ملفوظات مرشد الامت

ارشادات

عارف باللہ مرشد الامت حضرت مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی مدظلہ العالی

ناظم ندوۃ العلماء لکھنؤ وصدر آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ

مرتب

مولانا سید رشید احمد حسنی ندوی

استاذ مدرسہ مظہر الاسلام بلوچ پورہ، لکھنؤ

ناشر

دار البحوث والنشر

مرکز احیاء الفکر الاسلامی مظفر آباد، سہارنپور (یوپی)

www.abulhasanalinadwi.org

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سلسلہ مطبوعات مرکز احیاء الفکر الاسلامی............(۳۱)

نام کتاب: ملفوظات مرشد الامت

عارف باللہ حضرت مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی مدظلہ العالی

مرتب: مولانا سید رشید احمد حسنی ندوی

صفحات: ۱۵۰ر

تعداد: ۱۱۰۰ر قیمت: ۵۰ر روپے

باہتمام: حافظ عبد الستار عزیزی

سن اشاعت............ ۲۰۱۳ء م ۱۴۳۴ھ

کمپوزنگ: عزیزی کمپیوٹر سینٹر مرکز احیاء الفکر الاسلامی، مظفر آباد، سہارنپور

ناشر

دار البحوث والنشر

مرکز احیاء الفکر الاسلامی مظفر آباد، سہارنپور، یوپی (انڈیا)

ملنے کے پتے

☆ مکتبہ اسلام ۲۷ ارمحمد علی لین گوئن روڈ لکھنؤ پن ۲۲۶۰۱۸

☆ کتب خانہ یحیوی متصل مظاہر علوم سہارنپور ☆ خانقاہ رحیمیہ رائے پور، سہارنپور (یوپی)

☆ دار الکتاب، دیوبند سہارنپور (یوپی) ☆ مکتبہ ندویہ، دار العلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ

☆ اتحاد بک ڈپو، دیوبند، سہارنپور ☆ الفرقان نیا گاؤں مغربی (نظیر آباد) لکھنؤ

www.abulhasanalinadwi.org

فہرست مضامین

عرض ناشر: مولانا قاری مفتی محمد مسعود عزیزی ندوی ۱۲

مقدمہ: حضرت مولانا مکرم حسین سنسار پوری مدظلہ ۱۴

عرض مرتب مولانا سید رشید حسنی ندوی ۱۶

پہلا باب

پیام اخوت ومساوات

اللہ تعالی بے وہم وگمان جگہ سے ان کو عطا کرتا ہے ۱۹

معلم کا کام حقیقت سے روشناس کرانا ہے .... //

اچھے معلم کا فرض ۲۰

تعلیم کا مطلب .... //

درس وتدریس اور دعوت وتعلیم نہایت عظیم الشان کام ہے ۲۱

اسلام میں تعلیم کی طرف توجہ ۲۲

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا علم کی طرف توجہ دلانا ۲۳

اخوت ومساوات کا پیغام .... //

ہر جاندار کے ساتھ حسن سلوک کرو ۲۴

اللہ کے رسول نے ہمدردی اور حسن سلوک کی تلقین فرمائی ہے ۲۵

زندگی کے بگاڑ کا اصل علاج خوف خدا ۲۶

www.abulhasanalinadwi.org

رہبران اخلاق و مذہب کی ذمہ داری ۲۸

دوسرا باب

ہمیں اپنی اصلاح کی فکر کرنی چاہئے

سیرت کسے کہتے ہیں؟ ۳۰
اللہ نے انسان کو کیا ہے؟ .... //
دینی فطرت کا تقاضہ ۳۲
حضرت ابراہیم علیہ السلام کو عطا کردہ سمجھ ۳۲
اللہ کا وحی کے ذریعہ انسانوں کو سمجھانا .... //
انسان کو اللہ کے احکام پر چلنے کے لئے بنایا گیا ۳۳
انسان کو کیوں پیدا کیا گیا ۳۴
واسطہ سے مانگنے میں شرک پیدا ہوتا ہے ۳۵
عرب کے لوگ مشقت سے زندگی گزارتے ہیں .... //
اللہ تعالی نے انسانوں کو بڑی بڑی صلاحیتیں دی ہیں ۳۶
دنیا امتحان گاہ ہے ۳۷
دین سیکھے بغیر نہیں آسکتا ۳۸
قرآن وسنت پر عمل کرنے کے لئے دین کو سیکھنا پڑے گا ۳۹
کسی ایک جز کا نام دین نہیں ہے ۴۰
ہمیں یہ فکر نہیں کہ ہمارے دینی امور صحیح ہوں ۴۲
یہ طریقہ جو قرآن وحدیث کے ذریعہ ہم کو ملا ۴۳

www.abulhasanalinadwi.org

ہمیں اپنی اصلاح کی فکر کرنی چاہئے ۴۳
حکمت کی تعریف ۴۴
اہل اللہ کے اخلاق کا اثر ۴۵
رمضان انعام واکرام کا مہینہ ہے .... //
رمضان میں غفلت نہیں کرنا چاہئے ۴۶
ماہ رمضان برکتوں کا مہینہ ہے ۴۷
رمضان کے مہینے میں خوب عبادت کریں ۴۸
اس ماہ مبارک میں دو اہم کام کرنے چاہئیں .... //
اسلام پورا شکر کا نام ہے ۴۹
عید خوشی کا دن ہے .... //

تیسرا باب

محبوب خدا کے اخلاق کریمانہ

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اثرات حیرت انگیز ۵۲
یہ توہین ہے .... //
لفظ اللہ کہنے کی تاثیر ۵۳
آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا سب کو برابر سمجھنا ۵۴
اسوۂ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ۵۵
آپ کے آنسو ۵۶
آپ کی جامعیت .... //

www.abulhasanalinadwi.org

چوتھا باب

طالبانِ علومِ نبوت سے خطاب

عربی زبان کا اہتمام کیجئے ۵۹
عربی زبان پر توجہ دیجئے ٦٠
مدرسہ کی ضرورت واہمیت ٦١
مدرسہ کے ذمہ دار سے بھی فائدہ اٹھانا چاہئے ٦٢
انسان کے اندر بہت سی خصوصیات ہیں ٦٣
انسان کی بنیادی ضرورت ٦٤
دنیا میں کام چلانے کی دو شکلیں ٦٥
اصل چیز فکر اور محنت ہے ٦٧
سارا انحصار آپ کی محنت پر ہے ٦٨
صاحب صلاحیت کی دنیا قدر کرتی ہے ٦٩
اپنے اساتذہ سے فائدہ اٹھائیں ٧٠
اپنی شفقت کو بنانے کی کوشش کریں ٧١
طالب علم کو اخلاق اور شائستگی کا نمونہ ہونا چاہئے ٧٢

پانچواں ا باب

آخرت کا تصور اور اس پر ایمان

زندگی ک اعمال سے جنت بنے گی ٧٥
تکبر وحسد کے سنگین نقصانات .... //
دل ٹھیک کرنے کی ضرورت ہے ٧٦

www.abulhasanalinadwi.org

ایمان بالغیب ضروری ہے........................ ۷۶
عقیدۂ توحید درست کرنا ضروری ہے........................ //
ہمارا تصور یہ ہو کہ اللہ ہمیں دیکھ رہا ہے........................ ۷۷
مصیبتیں اللہ کی نافرمانی کی وجہ سے آتی ہیں........................ ۷۸
اللہ والے بن جاؤ........................ ۷۹

چھٹا باب

اعمال کا دارومدار نیت پر ہے

دنیا آخرت کی کھیتی ہے........................ ۸۱
خیر امت کی امتیازی شان........................ //
اللہ اخلاص سے کام کرنے والوں کے ساتھ ہے........................ ۸۲
اللہ کی رضا پیش نظر رہے........................ //
قرآن پاک کی حفاظت کا وعدہ اللہ نے لے رکھا ہے........................ ۸۳
حوادثات کا علاج دین وشریعت پر عمل کرنا ہے........................ //
ہماری بقا قرآن وسنت سے مربوط ہے........................ ۸۴
نئی نسل کی تربیت کریں........................ ۸۵
ذکر خدا اور ذکر رسول اور پند وموعظت کی مجلسیں فائدہ سے خالی نہیں ہوتیں... ۸۶

ساتواں باب

مدارس کی اہمیت

اللہ نے ہمارے اندر صلاحیت رکھی ہے........................ ۸۸

www.abulhasanalinadwi.org

تاریخ کا مطالعہ کیجئے ۸۹
نائب بننے کے لئے نفس کو مارنا پڑتا ہے ۹۰
انسان بیچ میں ہے ۹۱
اللہ نے ہمیں متنبہ رہنے کا حکم دیا ہے ۹۲
مدارس کے ذریعہ علم دین سکھایا جاتا ہے .... //
ہمیں مدرسہ کی قدر کرنی چاہیے ۹۴
محسنین کی ہمیشہ قدر کرنی چاہیے ۹۵

آٹھواں باب

قرآن کریم کی خدمت سب سے اعلی خدمت

جس نے قرآن دل سے پڑھ لیا اس کی زندگی بدل گئی ۹۷
نو مسلم محمد اسد کا واقعہ .... //
انسان صحیح راستے پر آجائیں ۹۹
اس نسبت کو سمجھ کر کام کیجئے .... //
مشعل راہ .... //
بچوں سے خطاب ۱۰۰
معلموں سے ایک خطاب ۱۰۱
دانشور طبقہ سے خطاب ۱۰۳
دل کی مسرت حاصل کرنے کی ضرورت .... //
دل کی فکر بھی بہت ضروری ہے ۱۰۵

www.abulhasanalinadwi.org

نواں باب
اصلاحیات

ہر چیز کو کاریگر ہی جانتا ہے.......................... ۱۰۷
آپ صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں.......................... //
ہم لوگ دین شریعت کے قریب آئیں.......................... ۱۰۸
بامقصد زندگی گزاریئے.......................... ۱۰۹
اللہ ہر اچھے کام کا صلہ دے گا.......................... ۱۱۰
مسلمان کا مسلمان سے ملنا بڑا کار ثواب ہے.......................... ۱۱۲
علم کا صحیح استعمال.......................... ۱۱۳
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علم کو بڑی اہمیت دی.......................... //
حصول علم کا صحیح مقصد معلوم ہونا.......................... ۱۱۴
بغیر تعلیم کے آدمی مزدور اور خادم کی حیثیت سے رہے گا.......................... ۱۱۵
وہ علم کام کا ہے جو دوسروں کو فائدہ پہنچائے.......................... ۱۱۶
اخلاق و کردار مسلمانوں کا طرۂ امتیاز ہے.......................... //
خطیب حضرات کی ذمہ داری.......................... ۱۱۸
تعلیم حاصل کرنی چاہیئے.......................... //
انسان کا مقصد صرف دنیا بن کر رہ گیا ہے.......................... ۱۱۹
اسلام جبر و اکرام سے نہیں بلکہ اخلاق و محبت سے پھیلا.......................... ۱۲۱
ہماری کامیابی کا راز شریعت مطہرہ پر عمل کرنے میں ہے.......................... ۱۲۳
عربی زبان کو تمام باریکیوں کے ساتھ حاصل کرنا چاہیئے.......................... ۱۲۴

www.abulhasanalinadwi.org

دسواں باب

علم دین دنیا وآخرت دونوں کے لئے ہے

اصل چیز نیت ہے ۱۲۷
سب سے بڑا ذریعہ علم ہے ۱۲۸
علم دین، دنیا وآخرت دونوں کے لئے ہے .... //
اصل چیز یہ ہے کہ خدا ہم سے خوش ہو جائے ۱۲۹
ندوہ کا قیام دین و دنیا دونوں کیلئے عمل میں آیا .... //
اب اصلاح کیلئے کوئی نبی نہیں آئے گا ۱۳۰
ہمارے اوپر احسان عظیم ۱۳۱
حسن نیت کا خاص لحاظ رکھنے کی ضرورت .... //
بخاری شریف کا افتتاح ۱۳۲
باپ تہجد گزار اور بیٹا ملحد ۱۳۴
قرآن وحدیث کو سمجھنے والے لوگ علماء ہیں ۱۳۵
مؤمن کو چاہئے کہ ہر وقت ڈرتا رہے .... //
استاذ شاگرد کا ربط و تعلق بڑی چیز ہے ۱۳۶
ندوہ کا نظام تعلیم کی بنیاد .... //
ہر چیز کے دو پہلو ہوا کرتے ہیں ۱۳۸
اصل جائزہ آپ کو لینا ہے ۱۳۹
خود کو بنانے کی فکر کریں ۱۴۰

www.abulhasanalinadwi.org

دسواں باب
هدایات نافعه

تعلیمات نبوی کی ضرورت ۱۴۲
آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آخری نصیحت .... //
فضیلت و برتری صرف تقوی پر ہے ۱۴۳
عہد حاضر کے لئے مساوات انسان کا عظیم سبق ۱۴۴
زندگی میں دین و دنیا دونوں کی بھلائی مانگنی چاہئے ۱۴۵
تقاضوں کو پورا کرنا بھی دین کا جزء ہے ۱۴۶
اسلام نفس کے جائز تقاضوں کو پورا کرنے کی اجازت دیتا ہے .... //
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دو احسانات ۱۴۷
اتباع سنت کا معیار و تقاضہ ۱۴۸
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں ہماری کامیابی ونجات ہے .... //

www.abulhasanalinadwi.org

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عرض ناشر

شیخنا ومرشدنا حضرت مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی مدظلہ العالی کی باتوں اور صحبت میں اللہ تعالی نے عجیب تاثیر رکھی ہے، اس کی وجہ یہ ہے کہ انہوں نے اپنے آپ کو بالکل فنا کردیا ہے، اپنی تعریف اور اپنے سلسلہ میں کوئی بات پسند نہیں کرتے، بلکہ صرف پسند ہی نہیں، ایسے موقع پر طبیعت متاثر ہوجاتی ہے، انہوں نے اپنے ماموں مفکر اسلام حضرت مولانا سید ابوالحسن علی حسنی ندوی نوراللہ مرقدہ کے ساتھ زندگی کے ستر سال گزارے ہیں، حضرت مفکر اسلام نے آپ کی زبردست اصلاح کی، اور تنہائی اور مجمع میں بھی آپ کو "رابع" کہہ کر پکارا ہے، اور آپ نے بھی ایک اچھے استاد، ایک اچھے ادیب، اور دارالعلوم ندوۃ العلماء کے مہتمم ہونے کے باوجود کبھی بھی اپنے علو ومقام کا اظہار نہیں کیا، بلکہ جیسے حضرت مفکر اسلام نے فرمادیا، بس اسی پر "آمنا وصدقنا" تاریخ میں ایسے لوگ کم ہیں جن کی اس قدر لمبے عرصے تک تربیت کی گئی ہو، بزرگان سلف اور خلف میں یہ صفت حضرت مولانا کو ممتاز کرتی ہے، حضرت مفکر اسلام کے قول وفعل اور عمل کی ایسی نقل کی کہ اب حضرت مفکر اسلام کی وفات کے بعد، آپ شکل وشباہت اور قول وفعل اور بیان میں مفکر اسلام کی شبیہ معلوم ہوتے ہیں، حضرت مفکر اسلام کے ایک معتمد خادم جناب انجینئر عثمان صاحب نے بتلایا کہ حضرت مفکر اسلام نے فرمایا کہ لوگ کہتے ہیں کہ ہمارے نقش قدم پر چلا کرو، لیکن

www.abulhasanalinadwi.org

رابع کا معاملہ ایسا ہے کہ قدم بقدم چلتا ہے، یہی وجہ ہے کہ آج اللہ تعالی آپ کی ذات بابرکت سے عظیم کام لے رہا ہے، اور آپ کی باتوں اور صحبت میں بلا کی تاثیر ہوتی ہے، جو حضرت کی صحبت میں رہتے ہیں، انہیں اس کا خوب احساس ہے، حضرت مولانا کے بیانات وملفوظات اور اصلاحی باتیں آپ کے خدام اور اہل تعلق نقل کرتے رہتے ہیں، یہ ملفوظات آپ کے نواسے، مولانا حمزہ حسنی ندوی ناظر عام ندوۃ العلماء کے فرزند ارجمند مولانا سید رشید احمد حسنی ندوی نے مرتب کیے ہیں، جو پہلے ماہنامہ ''نقوش اسلام'' میں مختلف قسطوں میں شائع ہوئے، اب موصوف محترم نے حضرت مولانا کے ان بیانات، ملفوظات وارشادات کو ذیلی عناوین لگا کر خوبصورت انداز میں پیش کرنے کی کوشش کی ہے، اللہ تعالی موصوف کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

حضرت کے یہ بابرکت ملفوظات مرکز احیاء الفکر الاسلامی مظفر آباد، سہارنپور کے تحقیقی و تصنیفی شعبہ دار البحوث والنشر کو شائع کرنے کی سعادت حاصل ہورہی ہے، اللہ تعالی قبول فرمائے، قارئین سے گزارش ہے کہ وہ حضرت مولانا کے وجود بابرکت کو غنیمت جانیں، اور ان کی زیارت وملاقات اور صحبت سے فیض یاب ہوں، اللہ تعالی حضرت کی عمر میں برکت عطا فرمائے اور ہم سب کو حضرت کی قدر کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور آپ کی صحبت سے فیضیاب ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔

والسلام

محمد مسعود عزیزی ندوی

رئیس مرکز احیاء الفکر الاسلامی، مظفر آباد

۱۱رذی قعدہ ۱۴۳۴ھ

۱۸رستمبر ۲۰۱۳ء

www.abulhasanalinadwi.org

مقدمہ

ولی مرتاض حضرت مولانا سید مکرم حسین صاحب سنسارپوری مدظلہ

خلیفہ مجاز حضرت مولانا شاہ عبدالقادر صاحب رائے پوریؒ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمدللہ رب العالمین والصلاۃ والسلام علی سیدالمرسلین وعلی آلہ وصحبہ اجمعین امابعد!

حضرت مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی مدظلہ العالی جانشین مفکر اسلام حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندوی سے اس ناکارہ کو تعلق اور محبت ہے، جب بھی ندوۃ العلماء جانا ہوا تو حضرت مولانا نے اپنی بزرگانہ محبت وتعلق کا اظہار کیا، اور یہاں سنسارپور بھی کئی مرتبہ آپ نے اپنی تشریف آوری سے اور عوام کے مجمع میں اپنے بیان سے لطف اندوز ہونے کا موقع عنایت فرمایا، اللہ تعالی نے آپ کو اپنے ماموں حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندوی کی خصوصیات وصفات سے متصف فرمایا ہے، اور معلوم ہوتا ہے کہ آپ حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندوی ہی ہیں، آپ کی آمد پر لوگوں کا ایک ہجوم ہوجاتا ہے، ایک جم غفیر جمع ہوجاتا ہے، ایسی اللہ تعالی نے آپ کی ذات میں محبوبیت اور کشش رکھی ہے، اس طرح آپ کی باتوں میں بھی جاذبیت ہے، جو بہت عام فہم ہوتی ہیں، اور جن میں اصلاح کا بے پناہ مواد ہوتا ہے۔

www.abulhasanalinadwi.org

پیش نظر کتاب ''ملفوظات مرشد الامت'' آپ کے عظیم ملفوظات، ارشادات کا بیش بہا مجموعہ ہے، جو آپ کے نواسے عزیزم مولوی سید رشید احمد حسنی ندوی کا مرتب کردہ ہے، موصوف کی خواہش تھی کہ یہ ناکارہ اس پر کچھ تحریر کرے، ان کے جذبات کی قدر کرتے ہوئے اور حضرت مولانا سے تعلق کی بنا پر یہ چند سطور لکھ دی ہیں، اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔

ہمارے عزیز مولانا قاری مفتی محمد مسعود عزیزی ندوی رئیس مرکز احیاء الفکر الاسلامی، مظفر آباد اپنے ادارے کی طرف سے اس کتاب کو شائع کررہے ہیں، اللہ تعالیٰ مفید بنائے اور قارئین کو فائدہ اٹھانیکی توفیق عطا فرمائے۔

والسلام

مکرم حسین غفرلہ

سنسارپور، سہارنپور (یوپی)

۱۱ر ذی قعدہ ۱۴۳۴ھ

۱۸ر ستمبر ۲۰۱۳ء

www.abulhasanalinadwi.org

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عرض مرتب

الحمدللہ رب العالمین والصلاۃ والسلام علی سیدالمرسلین وعلی آلہ وصحبہ اجمعین ومن تبعھم بإحسان إلی یوم الدین۔

امابعد! آج یہ چند سطور لکھتے ہوئے دل جذبات سے معمور اور آنکھیں خوشی و مسرت سے اشکبار ہیں، شیخنا ومرشدنا مرشدالامت حضرت مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی دامت برکاتہم العالیہ وعمت فیوضھم کے عرفانی واحسانی علمی وروحانی علوم و معارف سے بھرپور ارشادات کا کشکول مسمیٰ بہ ''ملفوظات مرشدالامت'' زیورطبع سے آراستہ ہوکر منصۂ شہود پر آرہاہے، فالحمدللہ علی ذلک حمداً کثیراً طیباً، حضرت مرشدنا دامت برکاتہم العالیہ کے ارشادات وملفوظات کے فیوض وبرکات کا سلسلہ الحمدللہ سالہاسال سے جاری وساری ہے، خاص طور سے مہمان خانہ دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ ودائرہ حضرت شاہ علم اللہ حسنی تکیہ کلاں رائے بریلی اور دیگر مقامات پر وعظ وارشاد کا سلسلہ جاری وساری ہے، بالخصوص خانقاہ حضرت سید احمد شہید تکیہ کلاں رائے بریلی اور دوسرے مقامات پر جو بیانات وارشادات حضرت کی زبان مبارک سے صادر ہوئے ہیں ان کو جمع کیا گیاہے، مخلصین ومحبین کے پیہم اصرار پر حضرت کے علوم ومعرفت سے بھرپور انمول موتی ایک لڑی میں پرودئے گئے ہیں، تاکہ جو لوگ مجلس میں شرکت کرنے سے معذور ہیں انہیں بھی استفادہ کا موقع ہاتھ آجائے اور افادہ عام وتام ہوجائے، اس سلسلہ میں سب سے اہم اور مشکل مرحلہ حضرت والا

www.abulhasanalinadwi.org

سے اجازت طلب کرنا تھا، چونکہ حضرت اپنے آپ کو بالکل فنا کئے ہوئے ہیں، ریا ونمو کے ادنی شائبہ سے بھی ڈرتے ہیں اور بچتے ہیں، جب مخلصین کے مطالبات بڑھے اور اصرار ہونے لگا تو حضرت والا نے مخلصین کی طلب وتڑپ کے پیش نظر اجازت عطا فرمادی، راقم کی سعادت کی بات ہے کہ اللہ نے اس کام کو کرنے کی توفیق بخشی، اللہ پاک اس کو قبول فرمائے۔ آمین

ترتیب میں اس بات کی کوشش کی گئی ہے کہ حضرت والا کے الفاظ بعینہ ضبط تحریر میں آجائیں، البتہ بعض جگہ الفاظ کی تقدیم وتاخیر، ربط جملہ ومضمون، حذف مکررات، کلام کی سلاست وروانی کے سلسلہ میں اچھی ترتیب کی کوشش کی ہے، اس لئے اگر ان امور میں کچھ نقص وکمی محسوس کریں تو یہ مرتب کی جانب منسوب کریں، ساتھ ہی ساتھ ہم حضرت مولانا مرشد الامت دامت برکاتہم العالیہ کے بے حد ممنون ومشکور ہیں کہ انہوں نے اجازت دے کر ہم چھوٹوں کی ہمت افزائی فرمائی، اور ہم ان تمام احباب کے ممنون ہیں جن کے تعاون سے یہ کام منزل مقصود تک پہنچا، خاص طور سے ہمارے کرم فرما مولانا قاری مفتی محمد مسعود عزیزی ندوی زید لطفہ رئیس مرکز احیاء الفکر الاسلامی مظفر آباد سہارنپور کے مشکور ہیں کہ انہوں نے ہمارا بڑا تعاون کیا اور چھپوانے کی ذمہ داری قبول کی، اللہ پاک ان کو دونوں جہاں میں ترقیات سے نوازیں، ان کو عافیت وسلامتی کے ساتھ رکھے، اخیر میں قارئین سے گزارش ہے کہ ہمارے لئے بھی دعا فرمائیں کہ اللہ تعالی ہم کو خیر وعافیت کے ساتھ دین کی خدمت کرنے اور سنت نبوی پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

والسلام

سید رشید احمد حسنی ندوی

مدرسہ مظہر الاسلام بلوچ پورہ لکھنؤ

۲۰ رشوال ۱۴۳۴ھ

۲۷ راگست ۲۰۱۳ء

www.abulhasanalinadwi.org

باب اول

پیام اخوت ومساوات

www.abulhasanalinadwi.org

پیام اخوت ومساوات

اللہ تعالیٰ بے وہم وگماں جگہ سے ان کو عطا کرتا ہے

حضرت والا نے ارشاد فرمایا: میرے دینی بھائیو! یہ دنیا اللہ نے بنائی ہے اور خود وہ اس کا نظام چلا رہا ہے، لوگوں کو اپنی ضرورتوں کو پورا کرنے کے لیے چیزوں کو اسباب کے طور پر استعمال کرنے کا اس نے حکم بھی دیا، اچھے کام کرنے کے بھی اسباب ہوتے ہیں، غلط کام کرنے کے بھی اسباب ہوتے ہیں، جو لوگ اسباب کے ذریعہ کام کرتے ہیں، دنیوی وسائل اختیار کرتے ہیں؛ لیکن بھروسہ خداوند قدوس پر رکھتے ہیں تو اللہ پاک ان کے کاموں میں برکت عطا کرتا ہے اور ایسی جگہ سے انہیں رزق عطا کرتا ہے کہ انہیں وہم وگمان بھی نہیں ہوتا۔

معلم کا کام حقیقت سے روشناس کرانا ہے

ارشاد فرمایا: دعوت اور تربیت کا کام بھی نہایت اہم کام ہے، دونوں چیزیں انسانوں کی اصلاح کے لیے بنیادی ہیں اور ہر نبی کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے دعوت اور تربیت کو جوڑا، اور انہوں نے اس فریضہ کو کماحقہ ادا کیا اور یہی کام معلم کا ہے، معلم کے معنی حقیقت سے واقف ہونے کے ہیں یعنی معلم وہ ہے جو حقیقت سے واقف ہو، اور

www.abulhasanalinadwi.org

دوسروں کو واقف کرائے، دنیا کی کامیابی کا معاملہ ہو یا آخرت کی کامیابی کی بات ہو، معلم کا فرض ہے کہ وہ اپنے شاگردوں کو اس حقیقت سے واقف کرائے اور وہ بتائے کہ آخرت کی کامیابی کو ترجیح دیتے ہوئے دنیا کی کامیابی حاصل کی جائے تو یہ بہتر ہے، نیز اس بات سے معلم اپنے شاگردوں کو روشناس کرائے کہ دنیا کی کامیابی یادالٰہی اور عبادت کے ساتھ بھی ممکن ہوسکتی ہے۔

اچھے معلم کا فرض

ایک اچھے معلم کا فرض ہے کہ وہ اپنے شاگردوں کو ایسی ایسی قیمتی باتیں بتائے اور سکھائے جس سے وہ آخرت میں کامیاب ہوسکیں، چونکہ بچہ کے مزاج میں اللہ پاک نے سیکھنے اور اخذ کرنے بلکہ جذب کرنے کی مکمل صلاحیت رکھی ہے، اس کی مثال جاذب کی طرح ہے کہ اگر اس کو اچھی صحبت ملے، اچھا معلم ملے، اچھے احباب ملیں، اچھا معاشرہ ملے اور اچھا ماحول ملے تب بچہ اچھا بنے گا، استاذ اگر اچھا ہے تو اس کا اچھا اثر پڑے گا اور بچہ کی شخصیت میں نمایاں فرق ہوگا انشاءاللہ۔

تعلیم کا مطلب

دراصل تعلیم کا مطلب ہی ہے بچہ کو اچھی اور قیمتی باتیں بتانا، سکھانا، سمجھانا اور اچھا بنانا، اور علم کا مطلب ہے حقیقت سے واقف ہونا، جاننا اور مان لینا اور جب بچہ حقیقت سے واقف ہوگا تو خطرہ سے محفوظ رہے گا اور صحیح زندگی گزارے گا، ایک نیک اور صالح استاذ کا سب سے بڑا کام یہ ہے کہ وہ اپنے شاگردوں کو حقیقت سے واقف

www.abulhasanalinadwi.org

کرائے، حقائق کو دلوں میں اتار دے، حماقت سے نکال کر سمجھ دار بنا دے اور تاریکی سے نکال کر روشنی اور نیکی کے راستے پر ڈال دے، جیسے ہمیں یقین ہے کہ آگ جلا سکتی ہے، اور جلا دیتی ہے، اگر چہ اس نے ابھی جلایا نہیں ہے؛ لیکن آگ کے بارے میں علم اور واقفیت ہے کہ وہ جلا سکتی ہے اور جلا ڈالتی ہے، اسی طرح ہمیں یقین اور فکر ہو کہ آخرت میں جہنم کی آگ جلا ڈالے گی، لہٰذا اس کی حقیقت سے واقف کرانا ایک معلم کا فرض ہے، بیماری کی تلافی ہے لیکن موت کی کوئی تلافی نہیں، دنیا کی ناکامی کی تلافی تو ممکن ہے، لیکن آخرت کی ناکامی کی کوئی تلافی نہیں، اس لیے آخرت کے بارے میں ہر وقت فکر مند رہنا اور دوسروں کو فکر دلاتے رہنا چاہئے، یہ اللہ تعالی کا فضل ہے کہ اس نے ہم کو اور آپ کو علم کا کام دیا ہے، یہ اللہ تعالی کا عطا کردہ ہے، معلم جو کچھ اپنے شاگردوں کو دیتا ہے، دراصل اللہ تعالی اس کے دل میں ڈالتا ہے، اور وہ سکھاتا ہے، تو اس میں عملاً اللہ کا کمال ہوتا ہے، معلم کا کمال نہیں ہوتا، وہی معلم کے دل میں القا کرتا ہے، انبیاء اور واعظین کا کام بھی دعوت و تعلیم و تربیت تھا، اور انہوں نے اس فریضہ کا کما حقہ حق ادا کیا۔

درس و تدریس اور دعوت و تعلیم نہایت عظیم الشان کام ہے

ارشاد فرمایا، میرے بھائیو! اگر ہماری نیت یہ ہے کہ ہم اللہ کے واسطے پڑھا رہے ہیں اور ہمارے عزیز طلباء اور شاگرد اللہ کے راستہ پر پڑ جائیں، غلط راستہ سے بچ جائیں تو یہ بہت بڑا کام ہے اور یہ بڑی شرافت اور سعادت مندی کا کام ہے، اس لیے یہ کام یکسوئی کے ساتھ اجر آخرت اور رضاء الٰہی کے لیے کریں، اس میں جتنی

www.abulhasanalinadwi.org

بھی مشقت اٹھائیں سب اللہ کے واسطے سمجھیں، مقصود راحت و آرام نہ ہو بلکہ مقصود رضاء الٰہی ہو اور در حقیقت درس و تدریس اور دعوت و تعلیم کا کام نہایت عظیم الشان اور اعلیٰ ترین کام ہے، لہٰذا اسکو اعلیٰ طریقہ سے کرنا چاہئے، اگر اس کو اعلیٰ طریقہ سے کیا جائے گا تو اس کا اچھا نتیجہ نکلے گا، اور اس راستہ میں اگر کچھ تکلیف پہنچے اور وقتی آزمائش پیش آئے تو اس کا زیادہ خیال نہ کرنا چاہئے۔

اسلام میں تعلیم کی طرف توجہ

تعلیم کی طرف اسلام میں جو توجہ دلائی گئی ہے وہ کسی دوسرے مذہب میں نہیں ملتی، قرآن مجید میں فرمایا گیا "قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ" (۱) کیا وہ لوگ برابر ہو سکتے ہیں جو جانتے ہیں ان لوگوں کے جو نہیں جانتے، ایک دوسری آیت میں علم والوں کو اللہ تعالیٰ کا زیادہ ڈر رکھنے والا بتایا گیا فرمایا "اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ" (۲) کہ اہل علم ہی اللہ سے ڈرتے ہیں، اور یہ بات بالکل سمجھ میں آنے والی ہے کہ کسی بھی چیز کا علم اس کی حقیقت کو ظاہر کرتا ہے، اور آدمی کو کسی شے کی حقیقت معلوم ہو جائے تو اس کو ماننے اور اس پر عمل کرنے میں اس کو کوئی تردد نہیں ہوتا، اللہ تعالیٰ نے مکمل اور آخری دین اسلام کو بنایا ہے، وہ ایسی حقیقتوں پر مبنی ہے جو زندگی کو سنوارنے اور درست کرنے والی ہیں، اور اس زندگی کے بعد آنے والی زندگی میں کامیابی دلانے والی ہیں، ظاہر ہے کہ آدمی کو جب ان حقیقتوں کا علم ہو جائے گا تو اس کی عقل و قلب ان کو ماننے اور ان کے لیے ان کے مطابق عمل کرنے سے کیوں کوتاہی کرے گا۔

---

(۱) سورۂ زمر آیت ۹۔ (۲) سورۂ فاطر آیت ۲۸۔

www.abulhasanalinadwi.org

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا علم کی طرف توجہ دلانا

ارشاد فرمایا: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے علم حاصل کرنے کی طرف خصوصی توجہ دلائی ہے، اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "طَلَبُ العِلْمِ فَرِیْضَۃٌ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ" کہ علم کا طلب کرنا ہر مسلمان مرد وعورت پر فرض ولازمی ہے، اور آپ نے صرف تلقین ہی نہیں بلکہ اپنے صحابہ کو اس پر عامل بنایا، ایک صاحب کو عبرانی زبان سیکھنے کا حکم دیا، تاکہ توریت کو براہ راست پڑھ کر بتا سکیں، اللہ کے حکم کو جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر وقتاً فوقتاً نازل ہوتا تھا، اس کو قلم بند کرنے کے لیے آپ نے باقاعدہ آدمی مقرر کیے، آپ ان سے لکھواتے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دین کی دعوت کے لیے خطوط تحریر کرائے اور اپنے صحابہ کو پڑھنا، لکھنا سکھانے کے لیے انتظام فرمایا، تعلیم دراصل ذہن انسانی کو معلومات دینے اور ان سے علمی زندگی میں فائدہ اٹھانے کے سلسلے میں رہنمائی کرنے اور عمل پیرا بنانے کا کام ہے، یہ فرد کی بھی ضرورت ہے اور جماعت کی بھی، وطن کی بھی ضرورت ہے، اور انسانی زندگی کو خوشحال اور کامیاب بنانے کا ذریعہ بھی۔

اخوت ومساوات کا پیغام

ارشاد فرمایا: اللہ رب العزت نے اپنے محبوب پیغمبر جناب حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ جس دین کی تکمیل فرمائی ہے وہ ایک جامع اور ہمہ گیر نظام حیات ہے، یہی وہ دین محکم ہے جس کے آخری دین ہونے کی گواہی قرآن کریم میں دی گئی ہے "اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ

www.abulhasanalinadwi.org

لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا"(۱) اگر دین اسلام کی ابدیت عطا کرنے والے عناصر اور اس کے اجزائے ترکیبی کا جائزہ لیا جائے یا اس کی آفاقیت وہمہ گیریت کے اسباب کی جستجو کی جائے تو بجا طور پر یہی نتیجہ برآمد ہوگا کہ اسلام عدل وانصاف پسند دین اور جامع نظام حیات ہے، جس میں انسانی مزاج ومذاق کی پوری رعایت رکھی گئی ہے، وہ قوموں کے درمیان رنگ ونسل اور ملک ووطن کی بنیاد پر تقسیم کے قائل نہیں، وہ مساوات، ہمدردی عدل گستری واخوت وبھائی چارگی اور باہمی الفت ومحبت کا داعی ہے، وہ نوع انسانی کو جغرافیائی حد بندیوں اور نسلی وقومی تفاوت کی تعلیم نہیں دیتا ہے۔

ہر جاندار کے ساتھ حسن سلوک کرو

ارشاد فرمایا: محسن انسانیت جناب سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف انسانوں ہی کے ساتھ نہیں بلکہ ہر جاندار کے ساتھ ہمدردی اور حسن سلوک کی تلقین فرمائی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان تھا کہ "فِیْ کُلِّ کَبِدٍ امْرِیٍٔ لَکُمْ اَجْرٌ" ہر گرم کلیجہ رکھنے والی شئی کا خیال رکھنے پر تم کو اجر ملے گا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جانوروں کے ساتھ بھی برا سلوک کرنے کی اجازت نہیں دی، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک ضرورت کے لیے وہاں سے تھوڑی دیر کے لیے تشریف لے گئے، اسی درمیان ہم نے ایک چھوٹی چڑیا دیکھی، اس کے ساتھ اس کے دو بچے تھے ہم نے دونوں بچے پکڑ لیے، وہ یہ دیکھ کر اپنے پروں کو پھڑپھڑانے لگی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور پوچھا کس نے اس کے بچے

(۱) سورۂ مائدہ آیت ۳

چھین کر اس کو تکلیف پہنچائی ہے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا کہ اس کے بچے واپس کردو، یہاں ہم نے چیونٹیوں کی ایک آبادی دیکھی اور اس کو جلا دیا، آپ نے فرمایا اس کو کس نے جلا دیا ہے؟ عرض کیا ہم لوگوں نے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا آگ سے عذاب دینے کا حق صرف آگ کے رب کو ہے۔

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمدردی اور حسن سلوک کی تلقین فرمائی ہے

ارشاد فرمایا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب اس دنیا سے رخصت ہو رہے تھے تو زبان پر یہ الفاظ جاری تھے کہ دیکھو اپنے پروردگار کی عبادت کرتے رہنا، اور اپنے غلاموں کے ساتھ اچھا سلوک کرنا، ایسے نازک وقت میں اپنی امت کو اس طرف توجہ صرف اسی لئے دلائی تھی کہ یہ ایک مہتم بالشان فریضہ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نہایت اہم ذمہ داری تھی، تاکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے لوگ اس کی اہمیت کو سمجھیں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انسانوں کو جو پیغام خداوندی سنایا، اس میں سب سے اول بات یہ تھی کہ انسان کا سر سوائے اپنے مالک حقیقی کے جو خدائے واحد ہے کسی دوسرے کے سامنے نہیں جھک سکتا اور وہ سوائے خدائے واحد کے کسی کو حقیقی نافع یا نقصان رساں نہیں سمجھ سکتا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح انسان کو انسان کی بلکہ جانوروں، درختوں، ستاروں، دریاؤں اور پہاڑوں کی بندگی اور عبادت سے نکال کر تنہا خدائے واحد کی عبادت تک محدود کر دیا، اسی کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انسان کی فضیلت تمام زمینی مخلوقات پر بتائی اور ان مخلوقات کو انسان کا خادم

www.abulhasanalinadwi.org

بتایا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انسان کو انسان سے محبت کرنا سکھایا، اپنے ہم مذہب لوگوں کے ساتھ اپنائیت اور برادرانہ محبت کرنا سکھائی، اپنے اہل خاندان کے ساتھ سلوک وتعاون کی تلقین کی، پڑوسیوں کے ساتھ سلوک کرنے کی ایسی تاکید فرمائی کہ بعض صحابہ رضی اللہ عنہم کو شبہ ہونے لگا کہ ان کو اپنے عزیزوں اور قرابت داروں کا مرتبہ نہ دے دیں اور وراثت میں شریک قرار نہ دے دیں، اپنوں کے علاوہ غیروں کی بھی راحت کا خیال رکھنے کی ہدایت فرمائی اور تلقین فرمائی کہ راستہ میں کوئی چیز ایسی پڑی دیکھو جس سے کسی چلنے والے کو تکلیف پہنچ سکتی ہو تو اس کو ہٹا دو، اس کام کا تم کو اجر ملے گا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی اہلیہ کی طرف سے جو غلام حاصل ہوئے تھے، ان کو آزاد فرما کر ان کے ساتھ عزیز بلکہ بیٹے جیسا معاملہ رکھا حتی کہ عربوں کے معزز ترین قبیلہ قریش سے تعلق رکھنے والی اپنی ایک قریب ترین عزیزہ سے ان کی شادی کر دی، اس طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دکھا دیا کہ آقا و غلام کو کس انتہائی حد تک یکساں کیا جا سکتا ہے۔

زندگی کے بگاڑ کا اصل علاج خوف خدا ہے

ارشاد فرمایا: دنیا کی تاریخ یہ بتاتی ہے کہ اگر پروردگار عالم کا ڈر نہ ہو اور آخرت میں جزاء وسزا کا تصور نہ ہو تو انسان اپنے نفس کا بندہ اور زندگی کے ہر معاملہ کو صرف اپنے دنیاوی مفادات کے پس منظر میں دیکھنے والا بن جاتا ہے، اور یہ بات بعض وقت اس قدر بڑھ جاتی ہے کہ اس کی خاطر دوسروں کے ساتھ حق تلفی بلکہ ظلم و چیرہ دستی کرنے سے بھی باز نہیں آتا، یہ بات قوموں کی زندگی میں پائی جاتی ہے اور افراد کی زندگی میں

www.abulhasanalinadwi.org

بھی نمایاں طور پر دیکھی جاسکتی ہے، تاریخ انسانی میں خوف خدا اور خوف آخرت سے
عاری معاشروں میں اس سلسلہ کے بڑے افسوسناک واقعات، ظالمانہ رویئے برابر
واقع ہوتے رہتے ہیں، قرآن مجید میں ایسے معاشرہ کا جہاں جہاں تذکرہ آیا ہے وہاں
ان کے ظالمانہ طور وطریق کو واضح کیا گیا ہے اور ان کے بگاڑ کے تذکرے کے ساتھ
اس کی بنیادی وجہ خدائے واحد کی تابعداری سے ان کی برگشتگی ظاہر کی گئی ہے، جیسے
فراعنۂ مصر نے اپنے انتقال کرنے والے بادشاہوں کے پہاڑ جیسے مقبرے بنانے
کے لیے اپنے عوام کے ساتھ کس قدر ظالمانہ طریقہ سے سلوک اور اس کی بنا پر ظلم
وزیادتی کے ذریعہ اپنی عظمت کے نشانات قائم کرنے کی مثالیں پیش کیں، پھر اپنے
دنیوی فائدوں کے لیے اپنی ماتحت اقلیتی قوم بنی اسرائیل کی شریف زادیاں اپنی
کنیزیں بنائیں تاکہ ان سے بے محابہ خدمت لیں اور فائدہ اٹھائیں اور ان کے بچوں
کو عمومی طور پر تہ تیغ کرنے کا طریقہ اختیار کیا کہ وہ بڑے ہو کر مقابلہ پر نہ آسکیں،
قرآن مجید اس کا ذکر اس طرح کرتا ہے "يُذَبِّحُ اَبْنَاءَ هُمْ وَيَسْتَحِي نِسَائَهُمْ" (۱) ان
کے لڑکوں کو ذبح کرتا تھا اور لڑکیوں کو زندہ رکھتا تھا، دوسری طرف قوم عاد وثمود اور عمالقہ
اپنی طاقت اور زور زبردستی کا مظاہرہ کرتے پھرتے تھے، جس کو قرآن مجید میں یوں
بیان کیا گیا ہے "أَتَبْنُونَ بِكُلِّ رِيعٍ آيَةً تَعْبَثُونَ وَتَتَّخِذُونَ مَصَانِعَ لَعَلَّكُمْ
تَخْلُدُونَ وَإِذَا بَطَشْتُمْ بَطَشْتُمْ جَبَّارِينَ" (۲) ہر جگہ پر تم کوئی شاندار یادگار تعمیر کرتے
ہو اور جب کسی پر تم طاقت کا استعمال کرتے ہو، تو بڑے جبار وقہار بن کر طاقت کا
استعمال کرتے ہو، قرآن مجید نے ان قوموں کا ذکر غالبًا اس لیے کیا کہ آئندہ آنے

---

(۱) سورۂ قصص آیت ۴ (۲) سورۂ شعراء آیت ۱۲۸/۱۲۹/۱۳۰۔

www.abulhasanalinadwi.org

والے لوگ سمجھیں کہ آئندہ بھی خدائے واحد سے برگشتہ اور آخرت فراموش قوموں کا بھی یہی وطیرہ بن سکتا ہے، لہٰذا لوگ اس کو سمجھیں اور اپنے کو باطل پسندی اور نفس پرستی سے ہٹا کر خدائے واحد کے مقرر کئے ہوئے راہ مستقیم پر گامزن کریں، ورنہ وہ عذاب الٰہی کا شکار ہوں گے، قرآن مجید میں صاف صاف بتایا گیا ہے، کہ جب انسانی معاشرے میں خرابیاں بہت عام اور بھیانک حد تک پہنچ جاتی ہیں تو پورا معاشرہ غضب الٰہی کا شکار ہوتا ہے، اور بعض وقت اس کا اثر پورے معاشرے کی مکمل تباہی کی شکل میں ظاہر ہوتا ہے؛ لیکن افسوس کی بات ہے کہ انسان عموماً اپنی طاقت و دولت کے نشے میں ان حقائق سے چشم پوشی کر لیتا ہے، جس کا خراب انجام اس کو بعد میں جھیلنا پڑتا ہے۔

رہبران اخلاق و مذہب کی ذمہ داری

میرے بھائیو! اس نصیحت کو سمجھو! کہ اولاً رہبران اخلاق و مذہب کی ذمہ داری ہے کہ اللہ پاک کا خوف دلائیں اور آخرت کی پکڑ سے ڈرائیں اور حالات کو بہتر بنانے کی طرف توجہ دلائیں، ہر قائدین ملک کی ذمہ داری ہے کہ بگڑے ہوئے حالات کو درست کرنے کی کوشش کریں اور ایسی زندگی کی قدروں کی پاسداری ہو اور اپنے رب واحد کے احکام کی تابعداری ہو تاکہ ملک وملت چین وراحت، امن وخوشحالی سے زیادہ سے زیادہ متمتع ہو اور صحیح انسانی معاشرہ قائم ہو سکے "اللّٰھم وفقنا لما تحب وترضی واجعلنا من التوابین ومن المتطھرین"۔

www.abulhasanalinadwi.org

دوسرا باب

ہمیں اپنی اصلاح کی فکر کرنی چاہیے

ہمیں اپنی اصلاح کی فکر کرنی چاہیئے

سیرت کسے کہتے ہیں؟

حضرت اقدس نے ارشاد فرمایا کہ آدمی کے اخلاق وکردار کو سیرت کہا جاتا ہے، ان لوگوں کی سیرت دیکھی اور پڑھی جائے، جنہوں نے کوئی خاص کام کیا ہو، جس کو لوگ پسند کرتے ہوں اور اس سے خوش ہوتے ہوں، بزرگوں کی سیرت وغیرہ ان سب میں سب سے بہترین اور عمدہ سیرت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت ہے۔

اللہ نے انسان کو کیا دیا؟

ارشاد فرمایا: اللہ نے انسانوں کو پیدا کیا، اسی طرح فرشتوں کو بھی پیدا کیا، اسی طرح انسان کو اللہ نے عقل دی ہے اور جانوروں کو عقل نہیں دی ہے، انسان کو اللہ نے علم کی صلاحیت دی، جانوروں کو علم کی صلاحیت نہیں دی، انسان عقل کے ذریعہ سوچتا ہے اور علم کے ذریعہ جانتا ہے، اسی وجہ سے انسان اتنا ترقی کر گیا ہے، یہ سب اللہ نے اس لیے کیا کہ اللہ ہمیں آزمانا چاہتا ہے کہ میری بات مان کر چلتا ہے یا نہیں، ہمارا شکر ادا کرتا ہے یا نہیں، اور اللہ نے حکم دیا ہم جو پسند کرتے ہیں اس کو کرو، اگر نہیں کروگے تو عذاب دیا جائیگا، اگر کروگے تو انعامات سے نوازا جائے گا، یہی چیز دین ہے، جو شخص اللہ کو اپنا معبود اور رب مان کر اللہ کے بتائے ہوئے راستہ کے

www.abulhasanalinadwi.org

مطابق اپنی زندگی گزارتا ہے، حلال کھاتا ہے اور عبادت بھی کرتا ہے، تو اس شخص کی سیرت ویسی ہے جیسے اللہ پاک چاہتا ہے، اس لیے انسان کو چاہئے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پاک کو معلوم کرے، صرف معلوم کرنا ہی کافی نہیں؛ بلکہ اس کے مطابق اپنی زندگی چلانے کی کوشش کرے، دوسروں کو بھی اس کی دعوت دے، اگر کوئی کسی کو ڈانٹ رہا ہے، جب تک ہمیں یہ معلوم نہ ہو کہ ڈانٹنے والا کون ہے اور کس کو ڈانٹ رہا ہے، ہم کو کچھ بھی سمجھ میں نہیں آسکتا، اگر کوئی باپ اپنے بیٹے کو ڈانٹ رہا ہے تو دیکھنے والا سمجھ جائے گا کہ باپ ڈانٹ رہا ہے کہ کہیں برے حالات میں پھنس نہ جائے بلکہ اس کے حالات سدھر جائے اور صحیح راستہ پر چلنے والا بن جائے۔

دینی فطرت کا تقاضہ

اس بات پر نظر ڈالو کہ اس کی دینی حالت کیا تھی، دینی فطرت کا تقاضہ ہے کہ جس طرح کھانا پینا انسان کا فطری تقاضہ ہے، اللہ نے انسان کے اندر ایک مرکزی تقاضہ رکھا ہے، بچہ چھوٹا ہوتا ہے تو ماں باپ کو ہی سب کچھ سمجھتا ہے؛ لیکن بڑا ہوتا ہے تو سوچتا ہے کہ ان کی مدد محدود ہے، آگے بڑھ کر بیمار ہوتا ہے تو ڈاکٹر وغیرہ سے رجوع کرتا ہے؛ لیکن اگر کوئی بڑی بیماری لاحق ہوجاتی ہے ڈاکٹر بے بس ہوجاتے ہیں اور بڑے ڈاکٹر کی ضرورت ہوتی ہے، یہیں پر انسان بھکتا ہے، انسان خود سے سوچتا ہے کہ کون سی طاقت ہے جو اس بیماری کو دور کرسکتی ہے، جو لوگ صحیح راستے سے نہیں سوچتے وہ بھٹک جاتے ہیں، اللہ نے انسان کو بڑی بڑی صلاحتیں دی ہیں کہ

www.abulhasanalinadwi.org

انسان ان صلاحیتوں کو صحیح طریقہ سے استعمال کرے اور کوشش پر موقوف رکھا ہے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کو عطا کردہ سمجھ

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے سوچا کہ لوگ ستاروں سے امیدیں وابستہ کرتے ہیں، کیا حقیقت میں وہ کچھ کرسکتے ہیں، حضرت ابراہیم علیہ السلام نے سوچا تو دیکھا سب کسی چیز کے پابند ہیں تو آپ نے کہا ہماری عقل ان کو نہیں قبول کرتی، پھر اللہ سے دعا کی کہ ہم کو سیدھے راستے پر لگادے، چنانچہ ان کو ایسی سمجھ دی گئی کہ اللہ تک وہ پہنچ گئے۔

اللہ کا وحی کے ذریعہ انسانوں کو سمجھانا

حضرت اقدس نے ارشاد فرمایا کہ انسان جس کو بڑا سمجھتا ہے تو اس کی عظمت کرتا ہے، اس کی عبادت کرتا ہے، اللہ نے وحی کے ذریعہ انسانوں کو سمجھانے کی کوشش کی، وحی کہتے ہیں آہستگی کے ساتھ کوئی بات کہنا، اللہ جو انبیاء کرام کو سکھاتا ہے وہ وحی کی باتیں کہلاتی ہیں، انبیاء نے بتلایا کہ اللہ ہی وہ ذات ہے جو سب کچھ کرسکتا ہے، بہت کم لوگ عقل کو صحیح استعمال کرتے ہیں، جس نے سب کچھ کیا اس کو چھوڑ رہے ہو، جس نے تم پر احسان کیا اسی کو چھوڑ رہے ہو، انبیاء کرام علیہم السلام نے لوگوں کو سمجھایا، اللہ نے عام انسانوں سے بڑھ کر انبیاء کو اس سمجھ کی طاقت دی ہے، یہ خدا کی طرف سے آئے ہیں، اس کے پیغمبر ہیں؛ لیکن انہوں نے سمجھنے کے بجائے ان کی جان کے درپے ہو گئے، حضرت عیسٰی علیہ السلام کے بارے میں آتا ہے کہ ان کو

www.abulhasanalinadwi.org

یہودی مانتے ہیں کہ آپ کو پھانسی دے دی گئی، ان کو بھی جھٹلایا، حالانکہ اللہ تعالی نے ان کو اٹھالیا تھا، اور جب دنیا میں فسادات برپا ہونگے تو وہ اصلاح کے لیے آئیں گے اور دجال سے مقابلہ کریں گے، نئے نبی کی حیثیت سے نہیں آئیں گے؛ بلکہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی امتی ہونے کی حیثیت سے آئیں گے، چنانچہ اللہ تبارک وتعالی نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت سی خصوصیات سے سرفراز کیا اور فرمایا "وَمَا اَرْسَلْنَاكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ"۔(۱)

انسان کو اللہ کے احکام پر چلنے کے لئے بنایا گیا

ارشاد فرمایا: دنیا کو انسان کی ضرورت کے لیے بنایا گیا ہے اور انسان کو اللہ کے احکام پر چلنے کے لیے بنایا، یہ جو کچھ تم دیکھ رہے ہو وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل دیکھ رہے ہو، اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کہتے تو پوری دنیا جو نظر آرہی ہے وہ نظر نہ آتی، اللہ کو انسان کی حرکت دیکھ کر نفرت ہوگئی تھی اگر اللہ تبارک وتعالی کے خلاف زندگی گزاروگے تو کیسے تمہیں باقی رکھے گا، نیکوں کے طفیل دوسرے لوگ زندگی عیش کے ساتھ گزار رہے ہیں، قرآن پاک میں ارشاد ہے کہ "ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ اَيْدِي النَّاسِ "(۲) گویا کہ انسان اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالے جارہے تھے، اللہ تعالی جو نظام چاہتا ہے اسے پورا کردیتا ہے، ان حالات میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت ہوئی تو دو فائدے ہوئے، انسانوں کو اللہ تبارک وتعالی نے دوبارہ سوچنے کی مہلت دی، سمجھنے کی مہلت دی، اور زمین ودنیا کو ختم کرنے کے بجائے اس کو باقی رکھا، پانی کے معاملہ میں چھینا جھپٹی میں مقابلہ تک ہوجاتے تھے،

(۱) سورۂ انبیاء آیت ۱۰۷۔ (۲) سورۂ روم آیت ۴۱۔

www.abulhasanalinadwi.org

اللہ نے انسان کو یہ چیزیں مہیا کی ہیں، یہ ان کے وجود کی بنا پر ہیں، کھانا بھی انسان کے لیے بڑی نعمت ہے، اللہ کی نعمتوں کا اچھے برے سب فائدہ اٹھا رہے ہیں، یہ اسی نے نظام بنایا ہے، سب کا سب ڈھونڈ کر اس کو معلوم کرے کہ انسان کو علم دیا ہے، اگر یہ نہ ہو تو جس کے پاس علم ہو بس اسی کے پاس رہے اور وہ ختم ہو جائے گا، دوسروں تک نہیں پہنچ پائے گا، حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی طرح راحت نہیں ملتی تھی، ہر وقت امت کی اصلاح کی فکر میں رہتے تھے کہ کیسے اس دنیا سے بدعات وخرافات ختم ہو جائے اور دین اسلام دوسروں کے اندر کیسے عام ہو جائے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی راحت کو چھوڑ کر ہم تک دین کی رسائی کی ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق وکردار دیکھ کر اسلام کے اندر بلوغ ہوا ہے، یہ ہدایت جو ہم کو دین کی شکل میں ملی ہے وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل میں ملی ہے۔

انسان کو کیوں پیدا کیا ہے؟

انسان کو اختیار دیا گیا ہے کہ وہ اپنی ضرورت کے مطابق ان چیزوں کو حاصل کرلے، دراصل انسان کی جو ضرورت ہے اسکو زمین پر رکھ دیا گیا ہے، اور انسان کو زمین پر اس لیے اتارا ہے تاکہ وہ اللہ تعالی کی پوری فرمانبرداری کرے، اللہ نے زندگی دی ہے، صلاحیت بھی دی ہے، تو کیوں ہم اس کے حکم کی خلاف ورزی کریں؛ لیکن پھر بھی انسان اپنے خالق ومالک کو نظر انداز کر کے ادھر ادھر کی چیزوں میں مبتلا ہو جاتا ہے، اگر تم ایسی زندگی بسر کرو گے تو ہم دھیان کچھ نہیں دیں گے، اگر کچھ کام نہیں کئے ہونگے تو ہم کچھ نہیں دیں گے، باری تعالی نے خزانہ کھول دیا ہے، جتنا لینا چاہو لے لو، پھر ضلالت کو دور کرنے کے لیے نبی آئے ہیں اور آ کر کہا کہ تم ایسے کام

www.abulhasanalinadwi.org

نہ کرو، جنت کا راستہ اعمال کی بنیاد پر ہے، پہلے تم رب کو مانو، گویا کہ رب العالمین نے ان کو نظر انداز کر کے کہا، جاؤ جس طرح چاہو تم زندگی گزارو، پھر جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لیے محنت کی اور دین کی خدمت پھر سے انجام دینے لگے اور یہ ایسا دین ہے جو تا قیامت دائم رہے گا اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی نسل میں آپ کو پیدا کیا تھا اور حضرت ابراہیم کو بچپن ہی سے بتوں سے نفرت تھی اور لوگوں کو دیکھتے تھے ان کی پوجا کرتے ہوئے، کچھ مورتیاں سورج کی پوجا کے نام سے مشہور و معروف تھی۔

واسطہ سے مانگنے میں شرک پیدا ہوتا ہے

ارشاد فرمایا: واسطہ سے مانگنا یہ دھوکا ہے، اور واسطہ سے ہی شرک پیدا ہوتا ہے، اللہ عز وجل کو چھوڑ کر غیر اللہ کی طرف دھیان لگ جاتا ہے بچپن ہی میں حضرت ابراہیم علیہ السلام نے توحید کو سمجھا کہ جو با اختیار ہوتا ہے وہ کہیں جاتا نہیں ہے، وہ دائم رہتا ہے، اللہ تعالی نے ان کو پھر آزمایا اور امتحان لیا کہ ان کو آگ میں ڈال دیا گیا تو آگ کی کیفیت نے اثر نہیں کیا، میرے بھائیو! حضرت ابراہیم علیہ السلام کی تو فکر یہ تھی کہ مر جائیں تو مر جائیں؛ لیکن توحید کو نہیں چھوڑیں گے، غرضیکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نتیجہ دیکھ رہے تھے۔

عرب کے لوگ مشقت سے زندگی گزارتے ہیں

جزیرۃ العرب کے لوگ بہت مشقت سے زندگی بسر کرتے ہیں، وہاں وہی شخص رہ سکتا ہے جو مشقت برداشت کرے، یہاں کے لوگ غرور و تکبر سے محفوظ رہتے ہیں جو کہ شرک تک پہنچا دیتا ہے، ان کے یہاں دھوکہ بازی و نفاق نہیں ہے، تمدن میں

www.abulhasanalinadwi.org

نفاق آجاتا ہے، میرے بھائیو! اللہ تعالی نبی بھیجتا ہے تاکہ برائیوں کو ختم کریں کیونکہ وہ لوگ اس طرح گمراہ ہوجاتے ہیں کہ جانور تک پیچھے رہ جاتا ہے، تو اللہ تعالی کے سامنے یہ مسئلہ ہوتا ہے کہ ان کو ہلاک کردیا جائے، یا ان کو باقی رکھا جائے، یا ان کی اصلاح ہو، اور اصلاح ہی چاہتا ہے، یہ اللہ کے بہت فضل وکرم سے ہوتا ہے، ان کی اصلاح کے لیے پیغمبر بھیجے گئے؛ لیکن لوگوں نے کہنا نہیں مانا تو ان کو اللہ رب العزت نے نیست ونابود کردیا۔

اللہ تعالی نے انسانوں کو بڑی بڑی صلاحیتیں دی ہیں

اللہ تعالی نے انسان میں ہی یہ خصوصیات دے رکھی ہیں، اسی بناء پر اس کو تمام مخلوقات سے ممتاز بنایا ہے اور وہ ایسے وسائل باور کرلیتا ہے، یہاں تک کہ وہ اپنے آپ کو خدا قرار دیتا ہے، تو انسانی تاریخ میں ایسے لوگوں کے واقعات ملتے ہیں۔

میرے بھائیو! اللہ رب العزت نے انسان کو بڑی بڑی صلاحتیں دی ہیں اگر اس کو صحیح طریقے سے استعمال کرلے، اور علم دیا ہے کہ اسکو بڑھانے اور ترقی دینے کی صلاحیتیں دی ہیں، فطری اور بنیادی صلاحتیں دی ہیں، ارشاد ہے "وَاَنْ لَیْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰی" (۱) کہ اللہ نے انسان کو اس کی کوشش وجد وجہد پر موقوف کیا ہے، یہ بننا شروع ہوتا ہے، پیدائش کے وقت سے کسی انسان کو اچھا ماحول ملا تو اچھا بنے گا، اگر برا ملا تو برا ہوتا ہے، اس کے جسم واعضاء میں اسی کی صلاحیت کو رکھا ہے، حالات جیسے ہوں گے ویسا بن جائے گا، کسی شخص کی شخصیت کو سمجھنے کے لیے اس کے حالات کو، اس کے خاندان کو جاننے کی ضرورت پڑتی ہے، اسی لیے اسے اصل

---

(۱) سورۂ نجم آیت ۳۹۔

حالات میں دیکھ کر اسی کو معروف کیا جاتا ہے، نبی انسان ہوتا ہے، اور فرشتہ ان تک ان کے پیغام کو من جانب اللہ لے کر آتا ہے، ہر چیز اس خدائے باری تعالی کے کہنے سے ہوتی ہے، کچھ انسان تکلیف کو برداشت کرنے والے ہوتے ہیں اور کچھ عمل نہیں کرنیوالے ہوتے ہیں۔

دنیا امتحان گاہ ہے

حضرت نے فرمایا کہ میرے بھائیو! دنیا میں جو زندگی گزارنے کی صلاحیت ہوتی ہے، اس کو اللہ تعالی نے ہر ایک انسان کو نوازا، سفر و حضر میں دشواریاں ہیں اور تکلیف میں زندگی گزارتے ہیں، جو عیش و عشرت میں زندگی گزار رہا ہے، اس کی پوچھ تاچھ ہوسکتی ہے۔

میرے بھائیو! یہ ایک کارخانہ ہے جس سے تمام چیزیں مہیا کی جاتی ہیں، اور سارا نظام اسی کی طرف وابستہ ہے، کہ کتنا مال بن سکے گا، کیا سہولتیں اور مصیبتیں درپیش ہوں گی، تفریح میں لگ گئے تو پتہ نہیں چلے گا کہ کتنا نقصان اٹھانا پڑ رہا ہے اور دنیا کی نگرانی باہر سے ہو رہی ہے، تو انسان کو اس کام کے لیے مہیا کردیا ہے، کیا نتائج ہوتے ہیں تمہارے دنیا کے اندر، اسی نے انسان کے مطابق اپنے کام مہیا کردئے ہیں، پھر نتائج اللہ رب العزت کے سامنے پیش ہوں گے، اور اللہ رب العزت نے اس کی عمریں مقرر کردی ہیں کہ فلاں کو اتنی زندگی دی گئی ہے، یہ اللہ رب العالمین نے بتائی نہیں ہے، پھر نسلیں آرہی ہیں اور جارہی ہیں، ان سے پوچھا جائے کہ تم نے عمر کس کام میں خرچ کی، احکام پر تم کتنا چلے، یہ سب پوچھیں گے، نابالغ کی عمر کا ہم تم سے تقاضہ نہیں کرتے ہیں بلکہ میں تم سے بلوغ کے بعد کا سوال کررہا ہوں کہ تم نے

www.abulhasanalinadwi.org

کتنا عمل کیا؟ ضرورت اور لایعنی کام میں کتنا مشغول رہے کہ تمہیں جتنا وقت دیا گیا ہے اس میں اعمال صالحہ کرکے جو تمہارے سامنے ہے وہ کام کرے، تمہیں معلوم ہے کہ یہ دنیا تفریح کی چیز نہیں ہے، بلکہ یہ امتحان گاہ ہے اور اللہ بہت سا موقعہ دیتا ہے سوچنے سمجھنے کا تو اللہ اس کا مطالبہ ضرور کرے گا۔

دین سیکھے بغیر نہیں آسکتا

ارشاد فرمایا: دین کے معنی طریقہ کے ہیں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے زندگی گزارنے کا جو طریقہ بتایا ہے، جو ہدایات آپ نے دی ہیں اور جس چیز کو ہم نے آپ کا حکم سمجھ کر اختیار کیا ہے وہ دین ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ جو قرآن وحدیث نے ہم کو بتایا ہے وہی دین کہلاتا ہے، اب ہم اس کو کیسے حاصل کریں، اس پر ہم کیسے عمل کریں اور اپنی زندگی کو اس کے مطابق کیسے بنائیں؟ یہ ہم کو سیکھنا پڑے گا، کوئی بھی کام بغیر سیکھے نہیں آسکتا اور نہ اس کو اچھے طریقے سے کیا جاسکتا ہے، جو بھی کام بغیر سیکھے اور اس کے آداب کی رعایت کے بغیر کیا جائے گا وہ الٹا پلٹا ہوگا، اس لیے کہ جو کام اٹکل سے اور بے سیکھے کیا جاتا ہے وہ پہلی بات تو ہوگا ہی نہیں، اگر ہوگا بھی تو صحیح نہیں ہوگا اور جب صحیح نہیں ہوگا تو اس کا نتیجہ بھی صحیح نہیں ہوگا، دین کا معاملہ تو اور بھی نازک ہے، اس کو سیکھنا پڑے گا، بغیر سیکھے اور بغیر معلوم کیے دین کا کام صحیح نہیں ہوسکتا، حضرت محی السنہ شاہ ابرار الحق صاحب نور اللہ مرقدہ نے اپنی پوری زندگی دین کو سیکھنے سکھانے کے لیے وقف کردی تھی، دین کو سیکھنے سکھانے پر وہ بھرپور توجہ دیتے تھے، حضرت شاہ صاحب فرماتے تھے کہ دین کو اچھی طرح سیکھو! اذان دینے کا طریقہ کیا ہے؟ تلاوت کے کیا کیا آداب ہیں؟ نماز پڑھنے کا صحیح طریقہ کیا ہے؟

www.abulhasanalinadwi.org

رکوع سجدہ کیسے کریں ؟ نمازی کی ہیئت کیسی ہونی چاہئے؟ نماز کے فرائض وواجبات، سنن ومستحبات یہ سب چیزیں سیکھنے سے تعلق رکھتی ہیں، بغیر سیکھے اور بغیر معلوم کئے ان باتوں پر کیسے عمل کرسکتے ہیں، ان کو سیکھے بغیر ہماری نمازیں درست نہیں ہوسکتیں، حضرت محی السنہؒ اس بات پر بھی توجہ دیتے تھے کہ امر ونہی دونوں پر ہی عمل کیا جائے، فرماتے ہیں کہ صرف یہ نہ ہو کہ اچھی باتوں کا حکم کرتے رہیں اور اچھے عمل کی ترغیب دیتے رہیں اور برے عمل پر توجہ نہ دیں، برے کام پر ٹوکیں نہیں، صرف امر بالمعروف پر اکتفا کرنا کافی نہیں، کیا عمل غلط ہے، کون کون سی چیزیں قابل اصلاح ہیں، اس پر توجہ کرنے کی ضرورت ہے، اگر اپنے اعمال کو اچھا بنانا ہے اور قبولیت کے درجہ تک پہنچانا ہے تو دین سیکھنا پڑے گا۔

قرآن وسنت پر عمل کرنے کیلئے دین کو سیکھنا پڑے گا

ارشاد فرمایا: قرآن وسنت پر عمل کرنے کے لیے اس کو معلوم کرنا پڑے گا، یہ دعوۃ الحق کے اجتماعات دین کی تصحیح اور لوگوں کی اصلاح کرنے اور عوام الناس کو برائیوں سے بچانے کے لیے بے حد مفید اور بہت مؤثر ہیں، ان کی بڑی اہمیت ہے، اس کے جلسے، اس کے مدارس، اس لیے قائم کرائے جاتے ہیں تاکہ دین پر صحیح طریقہ سے عمل کرنے والے پیدا ہوجائیں، یہ حضرت محی السنہ کی تحریک کا ہی نتیجہ ہے جو آج ہم اور آپ دیکھ رہے ہیں، لہٰذا اس سے فائدہ اٹھانا چاہئے اور اپنی کمزوریوں کو دور کرنا چاہئے، اگر ہم نے فکر نہ کی تو اس میں ہمارا نقصان ہے، لوگ ہم پر ہنسیں گے کہ ان کو دین پر صحیح طریقہ سے عمل کرنا بھی نہیں آتا، مثلاً کوئی شخص ہے جس کو اردو نہیں

www.abulhasanalinadwi.org

آتی اور نہ اس نے کبھی اردو سیکھی ہے، اگر بغیر سیکھے وہ اردو بولے گا تو صحیح نہیں بولے گا اور اردو جاننے والے لوگ اس پر ہنسیں گے، اسی طرح یہ قرآن کریم اللہ کا کلام ہے، اس کو بغیر سیکھے کیسے پڑھ سکتے ہیں، کیسے اس کی ادائیگی کر سکتے ہیں، اگر ہم قرآن کریم کو صحیح ادائیگی کے ساتھ نہیں پڑھیں گے اور نمازوں کو بے توجہی سے پڑھیں گے، تو ہوسکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ناراض ہو جائیں اور پھر وہ ہم کو سزا دیں، یہ بات الگ ہے کہ وہ ہم کو معاف کر دیں یہ تو اس کی مہربانی ہے، لیکن قرآن کریم کو غلط پڑھنا اور نمازوں کو غفلت کے ساتھ پڑھنا خدا کی ناراضگی کا سبب ہے، اگر کوئی شخص ہم کو ایک گلاس پانی پلا دیتا ہے تو ہم اس کے کتنے احسان مند ہوتے ہیں اور اس کا شکریہ ادا کرتے ہیں؛ لیکن جس اللہ نے ہم کو پانی دیا، کھانے کو دیا، گرمی سردی سے بچاؤ کا ہمارے لیے انتظام کیا، اس کے باوجود کیا ہم خدا کا شکر ادا کرتے ہیں؟ کم سے کم زبان سے تو اس کا شکر ادا کر دینا چاہئے اور نماز اور تلاوت کو صحیح طریقہ پر ادا کر کے اس کا احسان بجالانا چاہئے۔

کسی ایک جز کا نام دین نہیں ہے

حضرت نے ارشاد فرمایا کہ کسی ایک جز کا نام دین نہیں ہے، اسلام کی تمام تعلیمات اس کے بتائے ہوئے پورے طریقہ اور اسلام کے پورے ڈھانچہ کا نام دین ہے، تلاوت، عبادات، معاملات، حلال وحرام کی تمیز، رسالت وقیامت پر یقین، یہ سب دین کے بنیادی اصول ہیں، اس کی تمام باریکیوں پر عمل کرنے اور اس کو سیکھنے کی ضرورت ہے، اچھے اعمال کرنا، برے اعمال سے اپنے کو بچانا، اس سلسلہ

www.abulhasanalinadwi.org

میں علماء سے اور جاننے والوں سے معلوم کرنا پڑے گا، پہلے دین کو اس کے جاننے والوں سے سیکھو پھر اس پر عمل کرو، دین کو صحیح معلوم کرنا نماز، روزہ، زکوۃ، حج، معاملات، حرام وحلال اور اس دین میں جو بھی کچھ شامل ہے اس کے تفصیلی احکام سب کتابوں میں موجود ہیں، ان کو صحیح طریقہ اور صحیح انداز پر معلوم کرنا ضروری ہے؛ کیونکہ جب ہم دین کو صحیح طریقہ اور اس کی صحیح روح کے ساتھ اختیار کریں گے تو وہ دین قابل قبول ہوگا، جب ہم اپنی کوئی بات کسی بڑے کے سامنے پیش کرنا چاہیں تو کس انداز سے اور کتنے آداب کی رعایت کرتے ہوئے اور کتنی عاجزی اور کتنی سلیقہ مندی کے ساتھ پیش کرتے ہیں، جتنے اچھے اور موثر انداز میں آپ اپنی بات پیش کریں گے اتنی ہی وہ قابل قبول ہوگی، اور پھر آپ چھوٹے سے کس طرح پیش آتے ہیں، بڑے سے کس طرح، استاذ سے بات کرنے کا کیا انداز ہوتا ہے، والد سے بات کرنے کا کیا طریقہ ہے، اور اگر آپ آفس میں ہیں تو وہاں کن کن آداب کی رعایت کرنی ضروری ہے، غرضیکہ جو جس درجہ کا ہوگا اسی اعتبار سے اور اسی کے معیار کے آداب کی رعایت کے ساتھ اس سے گفتگو کی جائے گی، آپ نماز میں احکم الحاکمین سے محو گفتگو ہیں، تلاوت میں اس سے ہم کلام ہیں، تو اب دیکھئے احکم الحاکمین جو ہماری تمام عبادات سے بے نیاز ہے، تو اس کے سامنے کیا بے توجہی سے پیش ہوا جا سکتا ہے، اس کے سامنے بے ادبی سے پیش آسکتے ہیں، عبادات کو صحیح طریقہ پر ادا نہ کرنا یہ اس کے ساتھ بے ادبی ہے جو اس کی ناراضگی کا سبب بن سکتی ہے، یہی وجہ ہے کہ دین کو سیکھنے کی تاکید کی جاتی ہے، ہم اپنے دنیوی معاملات میں تو بڑی احتیاط اور بڑی مستعدی سے کام لیتے ہیں اور پوری توجہ سے کام میں مشغول

www.abulhasanalinadwi.org

رہتے ہیں، ہماری فیکٹری میں جو کام ہو وہ اچھا ہو اور جو مال تیار ہو رہا ہے وہ سب سے عمدہ ہونا چاہئے تاکہ بازار میں قبول ہو اور زیادہ سے زیادہ داموں پر بکے۔

ہمیں یہ فکر نہیں کہ ہمارے دینی امور صحیح ہوں

لیکن ہمیں یہ فکر نہیں ہے کہ ہماری نمازیں درست ہوں، ہمارے دینی امور صحیح ہوں، ہماری غلطیاں اور ہماری دینی کمزوریاں دور ہوں تاکہ ہمارے اعمال اور ہمارا زادراہ جو ہم نے تیار کیا ہے وہ اللہ کے یہاں قابل قبول ہو جائے، اس کی طرف کسی کی توجہ نہیں ہوتی، اگر ہم نے اپنی زندگی کو دین کے مطابق صحیح طریقہ سے گزارا اور دین کو اچھے طریقہ سے سیکھ کر اس پر عمل کیا تو پھر اس کے بہترین نتائج نہ ختم ہونے والی زندگی میں پائیں گے، جہاں کبھی موت نہیں آئے گی، اگر دنیا میں اچھے عمل کئے تو لافانی زندگی میں خوشی اور مسرت ملے گی اور سکون کی زندگی نصیب ہوگی؛ لیکن جو باتیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بتائی ہیں اگر ان پر عمل نہیں کیا تو قیامت میں عذاب الیم ملے گا اور مسلسل تکلیف دی جائیگی، اس لیے کہ وہاں کی زندگی کبھی ختم نہ ہوگی، دین کے جو اعمال اس کے آداب کی رعایت کے مطابق کئے جاتے ہیں، ان کے نتائج عمدہ ہوتے ہیں، جو عمل انسان کرتا ہے اچھے برے کے اعتبار سے اس کی چھاپ پڑتی ہے، اسی اعتبار سے وہ اپنے اعمال کی چھاپ آخرت میں دیکھ لے گا، انسان کے افعال واعمال اور حرکات وسکنات سب ریکارڈ ہوتے ہیں، کراماً کاتبین سب کچھ لکھتے رہتے ہیں، جیسے جس کے اعمال ہوں گے اسی اعتبار سے اس کا ریکارڈ اس کے سامنے رکھا جائے گا، حلال وحرام کا نتیجہ تو مقرر ہے، اس سے کوئی اپنے کو

بچا نہیں سکتا۔

یہ طریقہ جو قرآن وحدیث کے ذریعہ ہم کو ملا

ارشاد فرمایا: یہ دین اور یہ طریقہ جو قرآن وحدیث کے ذریعہ ہم کو ملا ہے، اگر اس میں کوتاہی کی گئی اور اس سے سرتابی کی گئی تو اس کا نقصان ہو کر رہے گا، اگر ہماری نمازیں، ہماری تلاوت اور ہمارے دیگر اعمال صحیح نہیں ہیں تو قیامت کے دن وہ ہمارے منھ پر مار دیئے جائیں گے، اور ظاہر ہے جو کام بے توجہی اور اس کے آداب کی رعایت کے بغیر کیا جاتا ہے ایسے عمل کے قبول ہونے میں شبہ ہوتا ہے، وہ عمل مشکوک ہے، ہم سمجھ رہے ہیں کہ ہماری نمازیں بہت اچھی ہیں، ہمارے اعمال بہتر ہیں، ہم نے بہت کچھ کرلیا ہے، لیکن اللہ تعالی کے یہاں کچھ قبول نہیں ہورہے ہیں، تو ایسی نمازوں سے، ایسے اعمال سے کوئی فائدہ نہیں ہے، اصل مسئلہ قبولیت کا ہے اور جو عمل صحیح نہیں ہے وہ اللہ کے یہاں قابل قبول نہیں ہے۔

نماز، تلاوت یہ کوئی معمولی چیزیں نہیں ہیں، تلاوت کررہے ہیں گویا کہ اللہ سے باتیں کررہے ہیں، اور نماز مؤمن کی معراج ہے، نماز اللہ سے ملنے کا بہترین ذریعہ ہے، نماز پڑھ رہے ہیں گویا کہ ہم اللہ کو دیکھ رہے ہیں، نماز اللہ کے سامنے اپنی بات پیش کرنے اور اس سے ہم کلامی کا مؤثر ترین ذریعہ ہے۔

ہمیں اپنی اصلاح کی فکر کرنی چاہئے

ارشاد فرمایا: ہمیں اپنی اصلاح کی فکر کرنا چاہئے، اگر ہم نے دین کو صحیح طریقہ سے سیکھا اور عمل کیا تو ہمارے اعمال درست ہوجائیں گے اور ہمارا دین بھی محفوظ رہے گا،

www.abulhasanalinadwi.org

اس لیے کہ ہمارا مذہب اسلام اب تک اس لیے محفوظ ہے کہ اس کے حاملین نے اس کو اچھی طرح سیکھا اور سمجھا ہے، اسی لیے اب تک دین کی تمام باتیں کتابوں میں موجود ہیں اور اس کے حاملیں علماء موجود ہیں، دوسرے مذاہب کا حال یہ ہے کہ ان کا دین محفوظ نہیں رہا، ان کی کتابیں تحریف کا شکار ہوگئیں، اپنے دین اور اپنے مذہب سے واقفیت نہ ہونا یہ مسلمان کی بہت بڑی غلطی ہے، کوئی چیز سامنے رکھی ہوئی ہے، لیکن بتائے جانے کے باوجود کوئی اس کو نہ اٹھائے صرف بے توجہی کی وجہ سے ہے، تو یہ ایسے انسان کی بہت بڑی نادانی کی بات ہے، لہٰذا دین کو صرف معلوم کر لینا کافی نہیں، کیونکہ قیاس کو دین نہیں کہتے اور بغیر سیکھے دین نہیں آتا، سائیکل کے بارے میں معلوم کر لینا اور اس کو چلا لینا کافی نہیں، اس کے بعد اس پر مشق کرنا بھی ضروری ہے، پہلے دین کو سیکھئے پھر اس کو اپنی زندگی میں لایئے اور بعد میں مشق کرتے رہئے، اللہ تعالیٰ ہم سب کو دین پر چلنے اور دین کو سیکھنے کی توفیق دے۔

حکمت کی تعریف

حضرت اقدس نے ارشاد فرمایا "اَلْحِکْمَۃُ ضَالَّۃُ الْمُؤْمِنِ حَیْثُ وَجَدَھَا فَھُوَ اَحَقُّ بِھَا" حکمت مومن کا گم شدہ مال ہے، وہ اس کو جہاں کہیں پائے وہ اس کا زیادہ حقدار ہے، حکمت کے معنی دانائی اور حسن کردار کے ہیں، معقول و مناسب قول حکمت کی بات ہے، اس کو دوسرے مفہوم میں سمجھ داری اور بہتر طریقہ فکر و عمل کا نام دیا جا سکتا ہے، علم اور عقل کے صحیح استعمال سے اس کو وجود ملتا ہے اور اس میں عافیت اور تاثیر پیدا ہوتی ہے اور اس کی کمی بیشی سے نفع اور تاثیر میں کمی بیشی ہوتی ہے، اہل اللہ

www.abulhasanalinadwi.org

اور ربانی علماء کے علم وفہم اور اخلاق ہی کا زیادہ تر اثر ہوتا تھا کہ بڑی بڑی تعداد میں لوگوں میں تبدیلی آئی۔

اہل اللہ کے اخلاق کا اثر

حضرت نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کو لے لیجئے ان کے اخلاق وسیرت نے دہلی اور اطراف میں کتنا اثر ڈالا، خواجہ معین الدین چشتی اور خواجہ قطب الدین بختیار کاکی نے اجمیر اور دہلی آ کر اخلاق ومحبت کا لوگوں کے ساتھ معاملہ کیا، اس سے جوق درجوق لوگ ان کے گرویدہ ہوتے چلے گئے، بعد کی شخصیات میں حضرت سید احمد شہیدؒ کی شخصیت اور ان کے رفقاء واصحاب کا حال بھی بڑا اثر انگیز رہا، جس کے ذریعہ نہ صرف برائیوں فسق وفجور اور غلط رسوم وعادات کا خاتمہ ہوا بلکہ ایمان کی ایسی باد بہاری چلی جس کی نظیر بہت کم ملتی ہے، اللہ تعالی اس کو قبول فرمائے اور مفید بنائے۔

رمضان المبارک انعام واکرام کا مہینہ ہے

ارشاد فرمایا: اللہ تبارک وتعالی نے ہم کو رمضان کا مقدس مہینہ عطا کیا ہے، اس مہینہ میں ہم محنت کر کے آخرت کی کامیابی حاصل کر سکتے ہیں، یہ مہینہ انعام واکرام کا مہینہ ہے اور آخرت انعام کا دن ہوگا، وہاں دنیا کے تمام اعمال کا بدلہ دیا جائے گا، اس بات سے آخرت کی محدود مدت سامنے آتی ہے، اصل زندگی تو آخرت کی زندگی ہے جس میں ہمیشہ رہیں گے، دنیاوی زندگی بہت قلیل ہے، اس کے لیے آدمی کس قدر محنت کرتا ہے اور تھوڑی سی راحت کے لیے سب کچھ کر ڈالتا ہے، اپنے آرام

www.abulhasanalinadwi.org

وراحت کے لیے سب کچھ قربان کرڈالتا ہے، یہ زندگی امتحان کی زندگی ہے، یہ امتحان کا زمانہ ہے، خدانے دنیا کوامتحان کا پرچہ بنارکھا ہے، اگر پرچہ اچھا رہا تو وہاں کی زندگی بھرپور راحت والی ہوگی، یہاں اگر نیک کام کریں گے تو وہاں اس کا فائدہ حاصل ہوگا، ایک منٹ کی محنت برسوں اورسالوں کا فائدہ دے گی، قرآن میں بار بار کہا گیا ہے: ''اگر کامیاب یہاں ہوگئے تو وہاں کی زندگی آسان ہے، ورنہ مشکل ہی مشکل ہے''۔

رمضان میں غفلت نہیں کرنا چاہیے

ارشادفرمایا: انسان جب مرتا ہے تو قبر میں اپنا عمل لے کر جاتا ہے، کوئی مال وجائداد لے کرنہیں جاتا، یہی اعمال نامہ وہاں کام آتا ہے اوراسی کے مطابق حساب وکتاب ہوتا ہے، اوراللہ تبارک وتعالیٰ نے یہ بھی بتادیا ہے کہ فلاں عمل کروگے تو آپ کے لیے وہاں نہر جاری ہوجائے گی، فلاں عمل کروگے تو وہاں یہ فائدہ ہوگا، دراصل وہاں فائدہ ہوگا یہاں کی نیکی سے؛ کیونکہ اللہ تعالیٰ ارحم الراحمین ہے اوراپنے بندوں پر بہت مہربان ہے، وہ ہمارے فائدے ہی کیلئے سب کچھ کہتا ہے، درخت، پہاڑ، ساری مخلوقات خدا کی تسبیح بیان کرتے ہیں، خدا کو کوئی ضرورت نہیں ہے یہ عمل جومخلوق کرتی ہے، اس کا فائدہ براہ راست اسی کو ملتا ہے، نقصان خود ہمارے لیے ہے، خدا کا کوئی نقصان نہیں، عبادت کرنے والوں کی بھی کمی نہیں، جمادات تک خدا کی عبادت کرتے ہیں، آدمی چٹیل میدان میں کھڑا ہواوراس کو پانی نہ مل رہا ہوتو کیا حال ہوگا، تو وہاں عمل ہی کام آئے گا جو ہم نے دنیا میں نیک اوراچھے کیے ہونگے،

www.abulhasanalinadwi.org

ورنہ ساری چیزیں برباد ہوجائیں گی، تو خدا چاہتا ہے کہ یہ نعمت اس کو ملے، خدا چاہتا ہے کہ ہمارے بندے زیادہ سے زیادہ محنت کرکے اس کے مستحق بنیں، انصاف کا تقاضہ تو یہی ہے کہ جو جیسی محنت کرے گا اس کو وہاں ویسا ہی ثواب ملے گا۔

ماہ رمضان برکتوں کا مہینہ ہے

ارشاد فرمایا: رمضان کے ماہ میں ایک نیکی ستر نیکیوں کے برابر ہوجاتی ہے، آدمی کے اندر جو کوتاہیاں ہوجاتی ہیں تو رمضان کے ذریعہ اس کی تلافی ہوجاتی ہے، اس لئے رمضان کا مہینہ برکتوں والا ہے، سب سے بڑی بات یہ ہے کہ اس مہینہ میں ایک رات ایسی بھی ہے جو بہت قیمتی ہے، جس کی عبادت کا ثواب ایک ہزار مہینوں کے برابر ہے، اللہ تعالی ارشاد فرماتا ہے: "لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ شَهْرٍ" (۱) اس مہینہ میں شب قدر جیسی رات کو اللہ تعالی نے مسلمانوں کے لیے رکھی ہے جس کا ثواب ایک ہزار مہینوں کے برابر ہے۔

غرضیکہ اللہ تعالی نے رمضان کے دنوں کا ثواب بہت بڑھا دیا ہے، تاکہ بندے اپنے گناہوں کی تلافی کرلیں، پہلی بات تو یہ ہے کہ ہمیں آخرت کی فکر کی ضرورت ہے، اگر ہمارے دلوں میں آخرت کی فکر ہوگئی تو ہم رمضان میں کیا پورے سال میں بھی اللہ کی عبادت سے غافل نہیں رہ سکتے، اس لیے ضروری ہے کہ ہمارے دلوں میں آخرت کی فکر پیدا ہو، جب فکر پیدا ہوگی تو دوزخ سے بچنے کے لیے تدبیریں اپنانی ہونگی چونکہ وہاں کی پریشانی اور تکلیف ہمیشہ ہمیش کے لیے ہوگی، اگر وہاں آدمی تکلیف میں رہا تو مسلسل تکلیف میں رہنا پڑے گا، اگر راحت میں ہے تو ہمیشہ

www.abulhasanalinadwi.org

راحت ملے گی، دنیا کی زندگی اس لیے بنائی گئی ہے کہ ہم اس کے اندر عمل کریں اور آخرت کی تیاری کریں، ورنہ ہم جہنم کے مستحق ہوجائیں گے، خدا سارے مسلمانوں کو پناہ میں رکھے، جہنم میں کیسی کیسی مصیبتیں ہوں گی اور انسان کس قدر مصیبت میں ہوگا ہم اس کو بیان نہیں کرسکتے۔

رمضان کے مہینے میں خوب عبادت کریں

ارشاد فرمایا: خدا نے ہمارا خیال کرکے تلافی کا مہینہ دیا ہے، تاکہ ہم خوب خوب عبادت کریں، اب مسئلہ یہ ہے کہ ہم خوب بات کو سمجھیں اور فائدہ اٹھائیں، رمضان کا مبارک مہینہ ہمارے سروں پر سایہ فگن ہے اگر ہم چاہیں تو خوب فائدہ اٹھا سکتے ہیں، خوب خوب فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں، رمضان میں وہ عبادت کریں جس میں خوب خوب ثواب ہے اور ان تمام کاموں سے بچیں جن سے خدا ناراض ہوتا ہے اور انسانوں پر مصیبت آتی ہے، ان تمام بداعمالیوں سے بچنا چاہئے اور خوب فائدہ اٹھانا چاہئے، اگر فائدہ نہیں اٹھایا تو ہماری بے عقلی کی بات ہے، لوگ کہیں گے کہ موقع مل گیا اور فائدہ نہیں اٹھایا، یہ ایسا ہے جیسا کہ ایک کسان نے تمام تر وسائل ہونے کے باوجود بھی اپنے کھیت کو خالی اور چٹیل میدان رکھا۔

موسم اچھا، پانی وافر مٹی بھی زرخیز
جس نے اپنا کھیت نہ سینچا وہ کیسا دہقاں

اس ماہ مبارک میں دو اہم کام کرنے چاہیں

غرضیکہ ہم کو اس مہینہ میں دو کام کرنے ہیں: ایک تو عبادت کرنا ہے، دوسرے

www.abulhasanalinadwi.org

جھوٹ وغیبت سے بچنا ہے، اگر کوئی اس میں غلط کام کرتا ہے تو اس کو اسی قدر عذاب وسزا ملے گی، کامیابی ہم کو آخرت میں معلوم ہوگی کہ ہم کیا کر کے آئے ہیں۔

اسلام پورا شکر ہی کا نام ہے

ارشاد فرمایا: خدا نے ہم کو سب کچھ دیدیا ہے؛ لیکن ہم اس کا شکریہ ادا نہیں کرتے، خدا ہم سے بدلہ نہیں چاہتا، وہ چاہتا ہے کہ تم اس کو مانو اور اس کا شکریہ ادا کرو، خدا نے تم کو پیدا کیا اور تمام نعمتوں سے نوازا ہے، بیٹا نہیں ہوتا تو یہاں وہاں مارے مارے پھرتے ہیں، خدا سب کچھ دیتا ہے، مگر ہم اس سے نہیں مانگتے، رمضان درحقیقت ہم کو تھوڑی محنت پر زیادہ اجر دینے کا نام ہے، تو ہمیں خدا کا شکر ادا کرنا چاہئے کہ خدا ہم کو اس تھوڑی سی عبادت پر کتنا ثواب دیتا ہے، ہماری نماز، روزہ سب کچھ شکر ہے، نماز روزہ سے خدا کو کچھ نہیں ملتا، بس خدا یہ دیکھ کر خوش ہوتا ہے کہ بندہ نے ہماری بات مانی، قرآن میں جگہ جگہ شکر کی بات کہی گئی ہے، اسلام پورا شکر ہی کا نام ہے، خدا نے رمضان اس لیے عطا کیا ہے کہ ہم زیادہ سے زیادہ نیکی کمائیں اور مقصد یہ کہ خدا راضی ہوجائے، اللہ کو خوش کرنا، راضی کرنا ہمارا مقصد ہے، ہم یہ دیکھیں کہ خدا کن باتوں سے خوش ہوتا ہے اور کن باتوں سے ناخوش ہوتا ہے، بہر حال قرآن پاک میں اللہ تعالی فرماتا ہے "لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيْدَنَّكُمْ" (۱) شکر کرنے سے خدا کی نعمتیں نازل ہوتی ہیں۔

عید خوشی کا دن ہے

آخری بات یہ ہے کہ عید خوشی کا دن ہے، عید میں ہر مسلمان خدا کا شکر گزار

(۱) سورۂ ابراہیم آیت ۷۔

www.abulhasanalinadwi.org

ہوتا ہے اور یہ عرض کرتا ہے کہ اے اللہ! آپ نے ہم سے یہ عمل کرادیا ورنہ ہم اس لائق نہیں تھے، تو رمضان کی محنت پر خوشی کرنا ہی شکر ہے، دوگانہ نماز عید کی شکر کی نماز ہے کہ خدا نے رمضان ہم کو عطا فرمایا اور فائدہ ہوا، رمضان یہ آپ کو آئندہ فائدہ دے گا، رمضان کے بعد بھی ہم دعا، تلاوت، ذکر اور نمازوں کا سلسلہ جاری رکھیں، یہ درحقیقت کامیابی کا ذریعہ ہے، خدا سے لو لگایئے کہ وہ ہمارا ایسا ہے، بس وہی دے سکتا ہے، خدا نے سب کچھ دیا ہے، آپ اس کو تسلیم کریں، تنہا خدا کی ذات سب کچھ دے سکتی ہے، اس کے علاوہ کوئی کچھ نہیں دے سکتا، عقیدہ یہ ہو کہ بس خدا کی ذات ہی دینے والی ہے اور کوئی کچھ نہیں دے سکتا؛ لیکن اگر دعا ہماری قبول نہیں ہوئی تو مقدر ہمارا ہے، ہمارے دل میں یہ بات ہو کہ رمضان گزر جائے پھر بھی اللہ سے غافل نہ ہوں، ہمیشہ خدا کا شکر ادا کرتے رہیں تو ضرور کامیاب ہوں گے۔ انشاء اللہ

www.abulhasanalinadwi.org

تیسرا باب

محبوب خدا کے اخلاق کریمانہ

www.abulhasanalinadwi.org

محبوب خدا کے اخلاق کریمانہ

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اثرات حیرت انگیز

حضرت والا نے ارشاد فرمایا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تبارک وتعالی نے انسانوں کا ایسا قائد، معلم اور مربی بنایا تھا کہ جس کے اثرات حیرت انگیز طریقہ سے سامنے آئے تھے، بڑے سے بڑا مخالف اگر دل میں خصوصی عناد نہ رکھتا ہوتو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک کو دیکھ کر اور آپ کی زبان مبارک سے دو جملے سن کر فریفتہ ہو جاتا تھا، کتنی ایسی مثالیں ہیں کہ آپ کا مخالف قتل کی نیت سے آیا، لیکن عناد نہیں تھا، ناواقفیت تھی، آپ کو دیکھتے ہی اور آپ کے دو الفاظ سنتے ہی صرف نیت نہیں بدل گئی بلکہ فوراً ایمان لے آیا۔

یہ تو امین ہے

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کریمانہ نوعمری ہی سے تھے، جن کی بنا پر سب آپ کی تعریف ہی کرتے تھے؛ بلکہ آپ کا خطاب ہی ''الامین'' پڑ گیا تھا، کہ امانتدار اور اس کا اظہار اس سے ہوتا ہے کہ بیت اللہ شریف کی جدید تعمیر میں حجر اسود کے نصب کرنے کے سلسلہ میں سخت اختلاف ہوا تو آخر میں قریش کے ایک محترم بوڑھے شخص نے یہ حل نکالا کہ اگلے روز صبح سب سے پہلے جو کعبہ میں پہنچے اس کو حکم

www.abulhasanalinadwi.org

بنا کر فیصلہ کرایا جائے گا، صبح سب سے پہلے آپ کا پہنچنا ہوا، لوگوں کو جب معلوم ہوا کہ سب سے پہلے پہنچنے والے آپ ہیں، تو سب نے خوشی سے کہا کہ یہ تو امین ہیں، ہم ان کے فیصلے پر راضی ہیں اور آپ نے بہترین فیصلہ بھی فرمایا جس سے ہر قبیلہ کو ہاتھ لگانے کا موقع بھی مل گیا، نبوت ملنے کے بعد جب کہ آپ کو امانتدار، کریم الاخلاق اور شرافت کا پیکر سمجھتے ہوئے آپ کے دین حق کے اعلان سے ناراض ہوکر سخت اظہار ناراضی کرتے تھے، جو بڑھتے بڑھتے دشمنی اور قتل کردینے کے ارادہ تک پہنچا، اس وقت بھی بہت سے لوگوں کی امانتیں آپ کے پاس تھیں اور لوگ آپ پر امانت کے معاملے میں مطمئن تھے اور آپ نے بھی ان کے قتل کا ارادہ کرنے والوں کی امانتیں بجنسہٖ واپس کرنے کا انتظام کرکے ہی مکہ چھوڑا کہ کسی کا حق نہ رہ جائے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کریمانہ اخلاق ایسے معیار تک پہنچے ہوئے تھے کہ جس سے بہتر انسانوں کے لیے ہو ہی نہیں سکتا اور ان میں ایک خاص خصوصیت یہ تھی کہ رحمدلی، محبت اور اخلاق کے ساتھ ساتھ ایمان اور توحید خالص کے تقاضوں کے بھی مکمل معیار کو قائم رکھا گیا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم دعوت حق کے معاملہ میں جبر نہیں کرتے تھے، صرف دعوت دیتے اور سمجھانے کی کوشش کرتے۔

لفظ اللہ کہنے کی تاثیر

ایک غزوہ کے موقعہ پر جنگل میں ایک درخت کے نیچے دوپہر کے وقت آپ تن تنہا آرام فرمارہے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار درخت کی شاخ سے لٹک رہی تھی، ایک مخالف وہاں پہنچ گیا اور تلوار لے کر آپ کو جگایا اور کہا کہ تم کو اب کون مجھ

www.abulhasanalinadwi.org

سے بچائے گا، آپ نے پورے اعتماد سے فرمایا: اللہ!

آپؐ کے پر اعتماد لفظ ''اللہ'' کا اثر یہ پڑا کہ وہ مرعوب ہوگیا، تلوار ہاتھ سے گرگئی، آپ نے فوراً اٹھالی اور اٹھا کر فرمایا کہ اب تم کو کون بچائے گا، اس نے خوشامد کرتے ہوئے کہا کہ کرم فرمائی کیجیے! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا ایمان لاتے ہو، اس نے کہا ایمان تو نہیں لاتا لیکن آپ کی مخالفت اب نہیں کروں گا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو چھوڑ دیا، نہ اس کو سزا دی اور نہ اس پر ایمان لانے کے لیے جبر کیا۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا سب کو برابر سمجھنا

آپ کا رویہ صحابہ کرام کے ساتھ بھائیوں جیسا ہوتا تھا، گفتگو ان سے بھائیوں کی طرح کرتے، خوشی کی بات ہوتی اسے ظاہر کرتے، فکر کی بات ہوتی اسے ظاہر کرتے، مشورہ کی بات ہوتی مشورہ لیتے، اپنی بڑائی کا مظاہرہ نہ کرتے، حالانکہ اللہ کی طرف سے آپ بڑے بنائے گئے تھے اور اللہ کا حکم تھا کہ ان کو بڑا سمجھو، ان کے سامنے زور سے نہ بولو، ان کے ساتھ معاملہ کرنے میں خیال رکھو کہ تمہاری وجہ سے ان کو زحمت تو نہیں ہو رہی ہے، قرآن مجید میں اس سلسلہ میں خاص احکام آئے ہیں، صحابہ کرام ان احکام کا پورا لحاظ کرتے تھے لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایسا معاملہ کرتے تھے جیسے اس طرح کے احکام آئے ہی نہیں، آپ کو زحمت بھی ہوتی تو آپ برداشت کر لیتے، آپ نہ شکوہ کرتے نہ تنبیہ کرتے، حد یہ ہے کہ ایک مثال ایسی سامنے آئی کہ آخری عمر میں آپ نے یہ فرمایا کہ بھائیو! مجھ سے اگر کسی کو کوئی تکلیف پہنچی ہو تو اس کا بدلہ یہیں لے لے، ایک صحابی نے کہا کہ ایک مرتبہ آپ نے اپنی سواری پر کوڑا

www.abulhasanalinadwi.org

اٹھایا جو میری پیٹھ پر لگ گیا، آپ نے اظہار ناگواری کئے بغیر اپنی پیٹھ کھول دی اور فرمایا کہ مارلو، عجیب وغریب واقعہ تھا کہ آپ نے یہ بھی نہ کہا کہ بلا ارادہ لگا ہوا ہوگا، اچھا معاف کر دو، بلکہ قصاص کے لیے تیار ہو گئے، صحابی بھی تو صحابی تھے، انہوں نے فوراً پیٹھ چوم لیا اور کہا کہ میں نے اسی لیے یہ بات کہی تھی کہ پیٹھ چومنے کا موقع مل جائے۔

اسوۂ نبویؐ

حضرت نے ارشاد فرمایا کہ ایک موقع پر ایک خاتون پر چوری کا الزام لگا، اس کے بعض اعزہ نے یہ چاہا کہ وہ قصاص سے بچ جائے، آپ نے فرمایا کہ حکم الٰہی ہے، حکم الٰہی ہے اور کہا کہ میری بیٹی فاطمہ بھی مرتکب ہوتی تو میں یہ حد قائم کرتا، آپ کو اپنی صاحبزادی حضرت فاطمہ سے بیٹی ہونے کی وجہ سے انتہائی محبت لیکن ایک موقع پر گھریلو کام کرتے کرتے ہاتھوں پر گٹے پڑنے لگے اور دوسری طرف باندی غلام آئے جو خدمت گار کے طور پر تقسیم ہو رہے تھے، انہوں نے جا کر عرض کیا کہ مجھ کو بھی کوئی باندی مل جاتی تو آسانی ہو جاتی، آپ نے معذرت کر دی اور پڑھنے کو کچھ ذکر و تسبیح بتا دیا اور آخرت کے فائدے پر اس کو مؤخر کر دیا، آپ کے صاحبزادے حضرت ابراہیم خوردسالی میں انتقال کر گئے، بحیثیت انسان یہ بڑا پر ملال موقع تھا اور اتفاق سے اسی موقع پر سورج گرہن بھی ہوا، لوگوں نے یہ سمجھا کہ اس بڑے حادثہ کے اثر سے ہوا ہوگا، آپ نے اس کو توحید کے عقیدے کا خیال کرتے ہوئے کھلا اعلان فرمایا کہ گرہن اللہ کی نشانی ہے، اس کا کسی کے مرنے یا جینے سے کوئی تعلق نہیں

www.abulhasanalinadwi.org

اور اس طرح آپ کی محبت پدری نے اس اثر انگیز موقع پر بھی توحید خالص پر بال نہیں آنے دیا، البتہ محبت پدری میں اظہار رنج فرمایا، لیکن ایسے جامع الفاظ میں کہ ان میں ادنی شکوہ نہیں صرف انسانی جذبہ پدری کا اظہار تھا، اپنے صاحبزادے کو دیکھ کر فرمایا کہ آنکھوں سے آنسو آرہے ہیں، دل غمزدہ ہے لیکن میں وہی کہوں گا جس سے میرا رب راضی ہو، میں تمہاری جدائی سے اے ابراہیم رنجیدہ ہوں۔

آپ کے آنسو

اظہار غم بھی ہوا، اپنے خالق اور رب کی مرضی پر رضامندی بھی ہوئی، اسی سے ملتا جلتا معاملہ جس میں جائز بشری رنج کی اجازت ہے، آپ کے ایک نواسہ کے سلسلہ میں پیش آیا کہ اس کے انتقال کے موقع پر آپ کی صاحبزادی (حضرت زینب) نے آپ کو بلوایا کہ بچہ کا آخری وقت ہے، آپ تشریف لائے اور بچہ کو گود میں لیا، بچہ کی روح پرواز کرگئی، آپ کی آنکھ میں آنسو آگئے، ایک صحابی نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا یہ اللہ کی رحمت ہے، جو اللہ نے اپنے بندوں میں رکھی ہے اور اللہ تعالی اپنے رحمدل بندوں پر رحم فرماتا ہے۔

آپ کی جامعیت

یہ جامعیت کہ انسان کی حیثیت سے انسان لیکن نبی اور مومن ہونے کی بنا پر ایمان وتوکل کے مکمل معیار کو برقرار رکھنا فطری جذبات رکھنے کے ساتھ ساتھ کسی وقت بھی جذبات سے مغلوب ہوکر ایمان وتوکل کی لکیر سے بال برابر بھی نہ ہٹنا یہ آپ کے مختلف موقعوں پر صاف دیکھا جاسکتا ہے، خود طائف کا واقعہ جس کو آپ نے ایک موقع

www.abulhasanalinadwi.org

پر اپنی زندگی کا سخت ترین واقعہ بتایا، اس میں بھی انتہائی کرب و مایوسی کی حالت میں
اپنے خدا سے جو فریاد کی، وہ دونوں پہلوؤں میں انتہائی توازن واحتیاط کی تھی، اس فریاد
میں آپ نے فرمایا، اے پروردگار تو مجھے کس کے حوالہ کر رہا ہے، ایسے دشمن کے حوالہ
جو میرے ساتھ سخت ترین برتاؤ کرے یا ایسے غیر کے حوالہ جو مجھ سے برے طریقہ
سے پیش آئے؛ لیکن اگر تیری مرضی یہی ہے تو میں راضی ہوں، البتہ اگر تکلیف کو دور
کر دیا جائے تو میرے لیے قابل ترجیح ہے، بہر حال میں تجھ کو راضی کرنے کی ہی
کوشش کرتا رہوں گا تا کہ تو راضی ہو جائے، تیرے علاوہ کوئی سہارا اور طاقت نہیں۔

تکلیف اور رنج کے موقع کی یہ مثالیں جو جامعیت رکھتی ہیں آپ کی حیات طیبہ
میں مسرت اور خوشی کے موقع کی مثالیں بھی اسی طرح جامعیت رکھنے والی ہیں، بہر
حال سیرت کے مطالعہ سے عجیب عجیب مثالیں سامنے آتی ہیں اور یہ سب اللہ کی
طرف سے آپ کی حیات طیبہ میں رکھی گئیں تا کہ تا قیامت آپ کے امتی ان کی نقل
کرنے کی اور اس معیار کی طرف بڑھنے اور کوشش کرنے کے لیے اپنا اسوہ بنائیں
کیونکہ نبی آخر الزماں محبوب خدا صلی اللہ علیہ سلم کا اسوہ مومنین کی اتباع اور ان کی
سنت پر عمل اہل ایمان کے لیے ممکن العمل اور آسان ہے اور آخرت میں کامیابی کا
ذریعہ، اللہ تعالی کے لاکھوں درود وسلام ہوں آپ پر اور آپ کے آل وازواج
واصحاب پر اور ہزار ہاں رحمتیں ہوں آپ کے متبعین پر۔

www.abulhasanalinadwi.org

چوتھا باب

طالبانِ علومِ نبوت سے خطاب

طالبان علوم نبوت سے خطاب

عربی زبان کا اہتمام کیجئے

حضرت والا نے ارشاد فرمایا پیارے بھائیو! سب سے پہلے میں نے عربی میں بات پیش کی، آپ کو یہ توقع ہوگی کہ اس سلسلہ میں جو بھی گفتگو کی جائے عربی میں کی جائے، تو ایسا ہو سکتا تھا لیکن وقت کی کمی اور زیادہ فائدہ کے مدنظر یہ رائے ہوئی کہ اردو میں ہی خطاب کیا جائے اور ''النادی العربی'' کے جلسے ہوتے رہیں گے انشاء اللہ، اس میں آپ عربی میں مختلف لوگوں اور اپنے ساتھیوں سے سنیں گے ''النادی العربی'' کی اہمیت سے کسی کو انکار نہیں ہے بلکہ وہ ہمارے ان مدارس کے لیے ایک امتیازی حیثیت رکھنے والی چیز ہے، عربی زبان کا اہتمام کیا جائے اور اس کو لکھنے اور بولنے کی بھی مشق کی جائے، صرف پڑھ لینے کی مشق کافی نہیں ہے، ہندوستان میں عربی زبان کے ساتھ عام طور پر یہ سلوک کیا جاتا رہا ہے کہ پڑھ لیا جائے، سمجھ لیا جائے کافی ہے، لیکن یہ ایسا ہے جیسے کہ انسان اپنی عام زندگی میں بول نہ سکتا ہو، اپنی بات دوسروں سے نہ کہہ سکتا ہو، اشاروں میں اپنی بات کہے تو ظاہر ہے کہ وہ فائدہ نہیں ہوگا جو زبان سے کہنے میں ہوتا ہے، ہم اپنی ضرورت کو، اپنی تکلیف کو، اپنی دشواری کو، اپنے الفاظ میں اور زبان سے بیان کریں تو زیادہ سمجھ میں آئے گی، بہ نسبت اس کے کہ ہم اشاروں سے کہیں کہ ہمیں تکلیف ہے، اسی طرح عربی زبان اگر ہم پڑھ لیتے ہیں، سمجھ لیتے ہیں

www.abulhasanalinadwi.org

اوراس کے آگے ہماری صلاحیت نہیں ہے،تو اپنی بات ہم دوسروں تک پہنچا نہیں سکتے اور اپنی تکلیف اور ضرورت کا اظہار نہیں کر سکتے ، اس کمی کی وجہ سے ہمارے ملک کے علماء کا تعارف باہر بہت کم ہوا ، اور یہاں علماء کی جو محنتیں ہیں اور جو کام ہیں دین کی خدمت اور دین کی نصرت کا ، باہر اس کا بھی تعارف نہیں ہو سکا۔

عربی زبان پر توجہ دیجئے

یہ بات سبھی کو معلوم ہے کہ ہمارے علماء کی جو محنتیں ہیں سب عیاں ہیں، مگر باہر ممالک میں ان کی محنتیں اور ان کی خدمات بہت کم ہیں، مگر اب وہاں پر ہمارے علماء کی پزیرائی بھی ہوتی ہے، اور ان کی اہمیت کو تسلیم کیا جاتا ہے، اس کی مثال مولانا تقی الدین صاحب ہیں ، ان کو لوگ مانتے ہیں ، ان سے فائدہ اٹھاتے ہیں ، ان کی قدر کرتے ہیں ، کیونکہ عربی میں ان کا کام سامنے آرہا ہے، اور لوگ دیکھ رہے ہیں کہ کیسا اہم کام یہ انجام دے رہے ہیں، لیکن اگر اس کام کو نہ کر سکتے خود بڑے صاحب علم ہوتے ،علم کا ذخیرہ اپنے اندر رکھتے اور رکھتے بھی ہیں ماشاء اللہ، لیکن وہ سامنے نہ آتا تو لوگ کیسے پہچانتے کہ ان کی کیا شخصیت ہے ، ان کا کیا مقام ہے ، ان کی کیا خدمات ہیں، اس لئے ہماری بات اگر دوسرا نہ سمجھے تو وہ ہماری قدر نہیں کرسکتا ، ہمارے کام کی اہمیت کو نہیں سمجھ سکتا، اس لیے عربی زبان کی مشق بولنے اور لکھنے کی بھی ہونی چاہئے ،صرف پڑھ لینے اور سمجھ لینے کی اہمیت اپنی جگہ پر ہے، لیکن اس سے پورا کام نہیں چلتا، خاص طور پر اس زمانہ میں جب کہ دنیا سمٹ گئی ہے اور کوئی شخص اب محدود نہیں رہ گیا ہے ، تو بات کو اپنی زبان سے ادا کرنا اور اچھی طرح سے

ادا کرنا، اپنے قلم سے اس کو ادا کرنا، یہ ایک اہم ضرورت ہے، اس لیے ''النادی العربی'' کی اہمیت کو آپ سمجھئے، اس کے پروگراموں میں شریک ہوں اور اس سے یہ فائدہ اٹھائیے کہ آپ میں عربی بولنے اور لکھنے کی صلاحیت پیدا ہو۔

مدرسہ کی ضرورت واہمیت

اس سے ہٹ کر مدرسہ کی ضرورت اور اہمیت ہے، یہ بات اصلاً آپ کو بتانے کی نہیں ہے، اس لیے کہ جب آپ عربی مدرسہ میں پڑھنے کے لیے آئے ہیں، تو اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ علم کی ضرورت کو محسوس کرتے ہیں اور علم حاصل کرنا چاہتے ہیں، ورنہ یہاں کیوں آتے، عربی مدرسہ میں کیوں آتے، پھر اس کے بعد آپ نے اس مدرسہ کا انتخاب کیا ہے، یاد رکھئے مدرسہ کا لفظ عمومی ہے، اس میں جامعہ بھی آجاتا ہے، ابتدائی مکتب بھی آجاتا ہے، مکتب کو بھی مدرسہ کہتے ہیں اور جامعہ کو بھی مدرسہ کہتے ہیں، جہاں علم کی خدمت ہورہی ہو، علم حاصل کیا جارہا ہو اس کو عربی میں مدرسہ کہتے ہیں، ظاہر ہے علم مکتب میں بھی حاصل کیا جاتا ہے اور مدرسہ میں بھی حاصل کیا جاتا ہے، اس لفظ کو عام معنی میں استعمال کررہا ہوں تو آپ اس مدرسہ میں کیوں آئے، آپ اس کی خصوصیت سمجھتے ہوں گے اور یہاں پڑھنے میں کچھ فائدہ محسوس کرتے ہوں گے، تو آپ نے کئی معنوں میں صحیح انتخاب کیا، ایک تو یہ کہ جو یہاں کا نصاب ہے وہ بہتر سے بہتر اور زمانہ کی ضرورت کے مطابق رکھا گیا ہے، پھر اس کے جو سربراہ ہیں، اس کے جو مؤسس ہیں ان کا دنیا کے اہل علم سے، دنیا کی علمی مجالس سے، دنیا کے جو بڑے سے بڑے علمی ادارے سے ربط ہے اور علمی کاموں

سے ان کا اشتغال ہے تو وہ خود اپنی جگہ پر مدرسہ ہیں، مدرسہ کے مؤسس ہیں اور خود بھی اپنی ذات سے مدرسہ ہیں، ایسا ہوتا ہے کہ آدمی اپنی ذات سے ادارہ ہوتا ہے، ایک تو ادارہ ہوتا ہے جو مختلف افراد کے جمع ہونے سے آپس کے تعاون سے چلتا ہے اور بعض وقت کوئی شخص اتنا ترقی کر جاتا ہے، علم کے مختلف گوشوں کو اتنا جمع کر لیتا ہے کہ خود وہ اپنی ذات سے مدرسہ بن جاتا ہے، تو اس مدرسہ کی ایک بڑی خصوصیت یہ ہے کہ اس کے سربراہ ایسے صاحب علم ہیں جن کی دنیا میں قدر ہے، جن کا تعارف ہے اور صرف یہی نہیں کہ ان کی شہرت ہے بلکہ وہ غیر معمولی سطح پر علمی کام انجام دے رہے ہیں، حدیث شریف کی ایسی خدمت کر رہے ہیں جس کی کم لوگوں کو توفیق ملی ہے، اور علماء کی نظر میں ان کی قدر و قیمت ہے، تو ظاہر ہے ان کی سربراہی کی وجہ سے اس مدرسہ میں ان کے اثرات ہیں اور اس مدرسہ کے نظام میں اور اس کے نصاب میں، ان کے ذہن سے جو چیزیں آئیں گی وہ مدرسہ کو تقویت پہنچائیں گی، اس کی افادیت کو بڑھائیں گی۔

مدرسہ کے ذمہ دار سے بھی فائدہ اٹھانا چاہئے

آپ کا کام یہ بھی ہے کہ صرف مدرسہ سے ہی فائدہ نہیں اٹھانا ہے، صرف درس سے ہی فائدہ نہیں اٹھانا ہے، بلکہ جو فائدہ آپ ان سے اٹھا سکتے ہیں وہ اٹھائیے، ظاہر ہے یہ فائدہ تو آپ مہتمم صاحب سے نہیں اٹھا سکتے کیونکہ وہ یہاں اور مدرسین کی طرح درس نہیں دے سکتے چونکہ وہ باہر رہتے ہیں؛ لیکن جب وہ آتے ہیں تو ان کی مجالس میں بیٹھنا چاہئے، ان کی باتیں سننی چاہئے، ان سے وہ چیزیں اخذ کرنی چاہئے

www.abulhasanalinadwi.org

جو علمی اعتبار سے آپ کے لیے مفید ہوں۔

انسان کے اندر بہت سی خصوصیات ہیں

انسان کی زندگی اتنی متنوع پہلوؤں کی ہے کہ ان کا شمار کرنا مشکل ہے، اللہ تعالی نے انسان کو عجیب چیز بنایا ہے اور اس کو زمین کا سردار بنایا ہے، کسی جماعت کا سردار ہوتا ہے، کسی ملک کا سردار اور سربراہ ہوتا ہے تو وہ بہت سی خصوصیات کا مالک ہوتا ہے، کوئی اپنے علاقہ یا اپنی جماعت میں بڑا ہے، تو اس میں خصوصیات ہوتی ہیں، تو اللہ تعالی نے انسان کو اس زمین پر سردار بنایا ہے، اس کے اندر بہت سی خصوصیات اللہ نے رکھی ہیں، جو دوسری مخلوقات میں نہیں پائی جاتیں، ان سارے پہلوؤں سے تعلق رکھنے والی معلومات ہیں، خصوصیات ہیں اور صفات ہیں، تو جس پہلو کو بھی لے لیجیے، اس کی معلومات بہت ہیں، اس کے اوصاف بہت ہیں، اور آدمی ان اوصاف کو، ان خصوصیات کو جانتا ہے تو یہ اس کا علم ہے، علم کہتے ہی ہیں معلوم ہونے کو، علم معلوم شدہ چیز کے لیے بھی استعمال ہوتا ہے اور معلوم کرنے کے لیے بھی استعمال ہوتا ہے، یہ مصدر بھی ہے اور اسم بھی، تو علم حاصل کرنے کا مطلب یہ ہے کہ ہم معلومات حاصل کررہے ہیں، جن سے ہم فائدہ اٹھاتے ہیں، اگر ہر پہلو کی معلومات حاصل کی جائے تو اتنی زیادہ ہیں کہ آدمی حاصل ہی نہیں کرسکتا، اس لیے انسان انتخاب کرتا ہے، الٹے سیدھے معلومات حاصل کرلے تو اس سے کیا فائدہ، مثلاً کوئی انجینئر ہے انجینئرنگ کی معلومات حاصل کرے گا، ڈاکٹر ہے تو وہ ڈاکٹری کی معلومات حاصل کرے گا، کسان ہے تو کاشتکاری کی معلومات حاصل کرے گا، تاجر

www.abulhasanalinadwi.org

ہے تو تجارت کی معلومات حاصل کرے گا، تو جس کی انسان کو ضرورت پڑتی ہے اس کی معلومات حاصل کرتا ہے۔

انسان کی بنیادی ضرورت

میرے پیارو! انسان کی بنیادی ضرورت یہ ہے کہ اپنے پروردگار کو پہچانے، اس کے حکم کے مطابق زندگی گزارے، یہ بنیادی چیز ہے اور باقی چیزیں اس کے بعد ہیں اور اللہ تعالی نے وہ چیزیں ہمارے لیے فراہم کردی ہیں، جو اس دنیا میں موجود ہیں ہم جب چاہیں اس کو حاصل کر سکتے ہیں، لیکن بنیادی چیز کے بغیر ہمیں کامیابی حاصل نہیں ہوگی، اور معلومات ہیں جو اللہ کو راضی کرنے والی ہیں، اللہ کے حکم کے مطابق کام کرنے کی معلومات ہیں اور اسی کا نام دین ہے، تو دینی معلومات ہمارے لیے بنیادی حیثیت رکھتی ہیں اور یہ مدارس اسی لیے قائم کئے جاتے ہیں کہ وہ سامان مہیا کیا جائے، جس سے ہم اپنے دین کی معلومات حاصل کرسکیں، اصلاً یہ مدارس اسی مقصد سے قائم کئے گئے ہیں لیکن چونکہ ہمیں دین کے ساتھ اپنی زندگی کو بھی چلانا ہے اور اپنی زندگی کو بھی استوار کرنا ہے، اسی لیے اس مدرسہ کی اور اس جیسے مدرسوں کی خصوصیت یہ ہے کہ اس میں دونوں چیزوں کو جمع کیا گیا ہے، آپ دینی معلومات بھی حاصل کریں جن سے آپ اپنی آخرت کو سنوار سکیں، اللہ کی رضا اور اس کی مرضی کے مطابق زندگی کو قائم کرسکیں، خود بھی اس پر عمل کرسکیں اور دوسروں کو بھی کراسکیں اور وہ معلومات اور علوم بھی آپ کو یہاں پڑھائے جاتے ہیں جن سے آپ اس دنیا میں کام چلاسکیں۔

www.abulhasanalinadwi.org

دنیا میں کام چلانے کی دو شکلیں

حضرت نے ارشاد فرمایا کہ ایک تو یہ کہ دوسروں کے ساتھ آپ کس طرح پیش آئیں، دوسروں سے آپ کس طرح فائدہ اٹھائیں، کس طرح آپ ان کے ساتھ زندگی گزارنے کی کیا شکل اختیار کریں، ایک تو یہ ہیں جو اجتماعی چیزیں جن کو اردو میں سماجیات اور عربی میں اجتماعیت کہتے ہیں، وہ معلومات یا علوم جو دوسروں کے ساتھ زندگی گزارنے کے لیے ضروری ہیں، ان میں تاریخ ہے، جغرافیہ ہے اور اسی طرح زندگی کا کام چلانے کے لیے حساب ہے اور اسی طرح دوسری معلومات ہیں، جن سے ہم کو سابقہ پڑتا ہے، جن کے ذریعہ ہم اپنی زندگی کو درست کر سکتے ہیں، یہ علوم بھی ضروری ہیں، تاکہ ایک صحت مند اور خوشحال انسان کی طرح آپ اپنی زندگی گزار سکیں، تو ہمارا جو نصاب ونظام تعلیم ہے، اس میں اس چیز کو بھی رکھا گیا ہے، اسی طرح دوسروں سے بات کرنے اور دوسروں کی بات سمجھنے کے لیے زبان کی اہمیت ہے جس زبان سے بھی واسطہ پڑتا ہے، اس زبان سے ہمیں واقف ہونا چاہئے، آپ دیکھیں گے کہ نصاب میں کئی زبانیں رکھی گئیں، جن سے ہم ہندوستانیوں کو سابقہ پڑتا ہے، عربی سے تو اس لیے کہ وہ ہماری مذہبی زبان ہے، پھر عربوں کی زبان ہے، اور اردو ہے، ہندی ہے اور فارسی بھی کسی حد تک ہے، اس لیے کہ اب فارسی کا رواج نہیں رہا، لیکن پہلے رہ چکا ہے، کتابیں بہت سی فارسی میں ہیں، تو آپ دیکھیں گے ہمارے ان مدارس میں زندگی کی اہمیت وضرورت کو سامنے رکھ کر یہ نصاب بنایا گیا ہے کہ دین کے علوم بھی ہم کو حاصل ہوں اور دنیا کی ضروری معلومات اور علوم بھی ہم کو

www.abulhasanalinadwi.org

حاصل ہو، تو آپ نے جب اس مدرسہ کا انتخاب کیا تو آپ نے بہت صحیح انتخاب کیا، آپ نے اس کی پوری بات کو سمجھا ہو یا نہ سمجھا ہو، اس سے پہلے؛ لیکن آپ کا انتخاب صحیح ہوا، اسی لیے کہ اس مدرسہ کی اور اس جیسے مدرسوں کی یہی خصوصیت ہے کہ کون سے مضامین پڑھائے جائیں اور کیا کیا پڑھایا جائے، جو بہتر سے بہتر شکل ہو سکتی تھی وہ اختیار کی گئی ہے۔

یہ صرف آپ کے بس میں ہے

اب مسئلہ سارا اس کا ہوتا ہے کہ آپ اس کو صحیح طور پر حاصل کریں، مدرسہ کے ذمہ داروں نے جو ان کا کام تھا وہ کر دیا، کہ بہترین نصاب انتخاب کر کے مضامین کو رکھ دیا اور اس کے لیے وسائل مہیا کرے، سکھانے والے، پڑھانے والے اور وہ سامان کہ جس سے علم حاصل کیا جا سکتا ہے، وہ سب انہوں نے مہیا کر دیا ہے، وہ یہی کر سکتے ہیں، لیکن علم کو آپ کے اندر اتار دیں، یہ ان کے بس میں نہیں ہے، نہ ان کے بس میں ہے نہ آپ کے اساتذہ کے بس میں ہے، یہ صرف آپ کے بس میں ہے، آپ چاہیں گے تو علم حاصل کریں گے، نہیں چاہیں گے تو نہیں حاصل کریں گے، آپ دس دس بیس بیس سال تک اگر مدرسہ میں رہے اور علم حاصل کرنے کی طرف توجہ نہ کریں تو آپ کورے کے کورے یہاں سے جائیں گے، یہ وسائل یہ اسباب، یہ سامان، اسی وقت کار آمد ہوں گے جب آپ علم حاصل کرنا چاہیں اور علم حاصل کرنے کیلئے آپ فکر کریں ورنہ ''النادی العربی'' جیسی دس انجمنیں قائم کر دی جائیں اور بہتر سے بہتر استاذ لا کر کھڑا کر دیا جائے،

www.abulhasanalinadwi.org

ملک میں اس سے بہتر استاذ نہ ہو اور نہ معلوم کیا کیا انتظامات کر دیئے جائیں اور آپ کو فکر نہیں علم حاصل کرنے کی تو آپ علم حاصل نہیں کریں گے کورے کے کورے رہیں گے۔

اصل چیز فکر اور محنت ہے

اس لیے بنیادی بات یہ ہے کہ آپ طے کریں کہ ہمیں علم حاصل کرنا ہے اور ہمیں اپنے اندر استعداد پیدا کرنا ہے، علمی صلاحیت پیدا کرنا ہے، جب آپ اس کا ارادہ کریں گے اور اس کے مطابق محنت کریں گے تو پھر علم آئے گا، آدمی یہاں سے جامعہ ازہر (مصر) چلا جائے، دنیا کی بہتر سے بہتر یونیورسٹی میں چلا جائے اور وہاں اگر اسے علم حاصل کرنے میں دلچسپی نہیں ہے تو وہاں سے اسی طرح لوٹے گا جس طرح یہاں سے گیا تھا، ایسی مثالیں ہمارے سامنے ہیں کہ بیس بیس سال بلاد عربیہ میں رہا ہے آدمی اور کوئی استعداد نہیں پیدا ہوئی اور اسی نے فکر کی تو سال بھر کے اندر نہ جانے کہاں سے کہاں پہنچ گیا، حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ جب استاذ ہو گئے تھے، اس کے بعد باہر گئے، لیکن باہر جانے سے پہلے اسی ملک میں یہیں کے اساتذہ سے اور یہیں کی کتابوں سے انہوں نے اتنی عربی حاصل کر لی تھی کہ عرب ان کی قدر کرنے لگے، خود ہمارے مولانا تقی الدین صاحب باہر کب گئے، جب استاذ ہو چکے اور برسوں پڑھا چکے تھے تو استاذ کی حیثیت سے گئے، سبھوں نے قدر کی، آؤ بھگت کی، تو آدمی اپنی محنت سے اپنے گاؤں کے اندر بھی صلاحیت پیدا کر سکتا ہے اور فکر نہ کرے تو بڑے سے بڑے مدرسہ میں انتظامات کے باوجود بھی کچھ نہیں کر سکتا

www.abulhasanalinadwi.org

ہے، تو یاد رکھئے کہ اصل چیز ہے آپ کی فکر۔

اللہ تعالیٰ نے آپ کو اتنے وسائل عطا فرمائے کہ جس پر لوگ رشک کریں، آج سے پہلے یہ وسائل حاصل نہیں تھے، آپ دیکھیں گے کہ آپ کے بڑوں نے کس طرح علم حاصل کیا کچھ تو ایسے ہوں گے کہ چھپروں کے نیچے بیٹھ کر علم حاصل کیا ہوگا اور ایسے بھی ہیں جو غربت کی وجہ سے جاڑوں میں مسجد کی چٹائی میں لپٹ جاتے تھے کہ سردی سے کچھ بچ سکیں اور سردی سر کی طرف سے لگ رہی ہے، پیر کی طرف سے لگ رہی ہے، چٹائی کہاں تک کام دے گی اور فاقہ کر رہے ہیں اور اسی حالت میں علم حاصل کیا۔

سارا انحصار آپ کی محنت پر ہے

آج ہم دیکھ رہے ہیں اور اس سے پہلے بھی دیکھا تھا یہاں ایک لائبریری ہے، ہندوستان کی مایہ ناز لائبریریوں میں اس کا شمار ہوگا، کس طرح منتخب کتابوں کو جمع کیا گیا ہے اتنی تعداد میں اور کیسے کیسے ایڈیشن اس کے اکٹھا کئے گئے ہیں کہ دور دور سے لوگ آ کر فائدہ اٹھائیں گے اور تحقیقی کام کریں گے، یہ سب آپ کے لیے مہیا کر دیا گیا ہے اور جو استاذ بہتر سے بہتر علم رکھے وہ لا کر اکٹھا کئے گئے ہیں، عمارت دیکھئے، رہائش دیکھئے، سارا سامان کر دیا گیا ہے، اس کے بعد اگر آپ میں صلاحیت نہ پیدا ہو تو کس کا قصور ہے، ساری ذمہ داری آپ پر آئے گی، اس لیے اس بنیادی بات کو آپ سمجھ لیجئے کہ سارا انحصار آپ کی محنت پر ہے، آپ محنت کریں گے تو بڑے سے بڑا درجہ حاصل کر لیں گے۔

صاحب صلاحیت کی دنیا قدر کرتی ہے

اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کے اندر ایسی صلاحیت رکھی ہے جس کو ایک طریقہ سے سطح مثال کے طور پر کہیے، ربڑ کی صلاحیت ہر انسان کے اندر ہے، کھینچیے، کھینچتا چلا جائے گا، اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کے اندر ایسی صلاحیت رکھی ہے کہ اس صلاحیت کو بڑھائیے اور اس سے فائدہ اٹھائیے، آدمی نبی تو نہیں بن سکتا اور انسان کے دائرہ سے بھی باہر نہیں نکل سکتا، باقی جتنی ترقی کرسکتا ہے اس دائرہ کے اندر رہ کر وہ کرسکتا ہے، بڑے سے بڑا ولی بن سکتا ہے، بڑے سے بڑا عالم بن سکتا ہے، بڑے سے بڑا خطیب بن سکتا ہے، بڑے سے بڑا مصنف بن سکتا ہے، بڑے سے بڑا محقق بن سکتا ہے اور بڑے سے بڑا لیڈر بن سکتا ہے، قائد بن سکتا ہے، آپ دیکھئے ایک بچہ پیدا ہوتا ہے کتنا کمزور اور کتنا معذور ہوتا ہے کہ وہ بتا نہیں سکتا ہے کہ اس کو بھوک لگی ہے یا تکلیف ہے، ماں اس کو کس طریقہ سے سمجھتی ہے کہ اس کو بھوک لگی ہے یا تکلیف ہے لیکن وہ بڑھ کر کیا ہوتا ہے، بعض وقت اتنا بڑا قائد ہوتا ہے کہ دنیا کو ہلا کر رکھ دیتا ہے، بعض وقت اتنا بڑا مفکر ہوتا ہے کہ اس کی رائے سے اور اس کے علم سے دنیا مستفید ہوتی ہے اور صدیوں اس کا نام چلتا ہے۔

اللہ نے ہر انسان کے اندر بڑی صلاحیت رکھی ہے، ایسی صلاحیت جو بڑھے، لیکن کیسے بڑھے گی، خود بخود نہیں بڑھے گی بلکہ بڑھانے سے بڑھے گی، جتنا آپ بڑھائیں گے بڑھتی چلی جائے گی، اور ایسے درجہ تک پہنچ جائے گی کہ لوگ حیران ہوں گے کہ ارے یہ کیا ہے کیسی شخصیت ہے، کیسا بڑا عالم ہے، کتنا بڑا خطیب ہے، لیکن کیسے ہوتا ہے خود بخود نہیں، محنت کرنے سے ہوتا ہے، اپنے کو کھپانے سے ہوتا ہے

www.abulhasanalinadwi.org

اوران وسائل، ان سہولتوں سے فائدہ اٹھانے سے ہوتا ہے، یہ سہولتیں، یہ کتب خانہ اور ایسے سرپرست اور ایسے سربراہ یہ ہمارے اسلاف میں کہاں حاصل تھے لیکن انہوں نے معمولی وسائل میں اپنے کو بنایا اور ترقی دی، آپ کے لیے تو بہت وسیع میدان ہے، ان سہولتوں کے ساتھ، ان انتظامات کے ساتھ، آپ معلوم نہیں کیا کیا کر سکتے ہیں، تصور کرنا مشکل ہے لیکن اس کا انحصار آپ کی محنت پر ہے، تو اس مدرسہ کی، اس جامعہ کی، آپ قدر کیجئے اور یہاں کے وسائل سے فائدہ اٹھائیے، اپنے سربراہ سے جو استفادہ آپ کر سکتے ہیں وہ استفادہ کیجئے، ان سے رہنمائی حاصل کیجئے تو آپ بہت آگے جا سکتے ہیں، بہت ترقی کر سکتے ہیں اور پھر آپ کی دنیا قدر کرے گی۔

یاد رکھئے! صاحب صلاحیت کی دنیا قدر کرتی ہے وہ شخص ضائع نہیں ہوتا، جس میں صلاحیت پیدا ہو جائے، جس میں کمال پیدا ہو جائے دنیا مجبور ہے ماننے پر، اور اس کی قدر کرنے پر، اور اگر آدمی اپنے اندر امتیاز نہ پیدا کرے، صلاحیت نہ پیدا کرے تو ایک ایسا عام انسان ہوتا ہے کہ سڑک پر چلا جا رہا ہے کوئی دیکھتا بھی نہیں اور کوئی پوچھتا بھی نہیں کہ کون جا رہا ہے۔

اپنے اساتذہ سے فائدہ اٹھائیں

حضرت نے ارشاد فرمایا کہ مولانا (مہتمم صاحب) یہاں ایک مجلس مذاکرہ منعقد کرنے جا رہے ہیں اور یہ جو مرکز امام ابی الحسن قائم ہے، اس میں باہر سے بھی بہت سے علماء جمع ہوں گے، ان کو دعوت دی جا رہی ہے، وہ آکر مقالے پڑھیں گے اور فائدہ پہنچائیں گے، نئی تحقیقات پیش کریں گے، اس سے آپ جو فائدہ اٹھا سکتے

www.abulhasanalinadwi.org

ہوں، فائدہ اٹھائیں؛ لیکن آپ لوگوں کی حیثیت میزبان کی ہے، اس لیے کہ آپ اس سے تعلق رکھتے ہیں اور مجلس مذاکرہ کو منعقد کر رہا ہے، انگریزی میں مجلس مذاکرہ کو ''سمینار'' کہتے ہیں اور عربی میں اس کو ''ندوہ'' کہتے ہیں۔

اپنی شخصیت کو بنانے کی کوشش کریں

حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحبؒ جن کے ہم سب شاگرد ہیں اور ان کے مسترشدین میں ہیں، انہوں نے کس طرح دنیا میں کام کیا اور کس طرح فیض پہنچایا اور انہوں نے لاکھوں شاگرد چھوڑے ملک میں اور ملک سے باہر، ان کے لاکھوں مستفیدین اور مسترشدین اور تلامذہ ہیں، ایک شخص نے کتنا بڑا فائدہ پہنچایا، ان کی زندگی کے مختلف پہلوؤں کو پیش کیا جائے گا، بتایا جائے گا کہ کس طرح ان کی شخصیت بنی اور کیا انہوں نے امتیاز پیدا کیا، یہ ہمارے لیے سبق کی حیثیت رکھتا ہے کہ ہم اپنے کسی بھی بزرگ کو کسی سلف اور کسی شخصیت کو سامنے رکھیں، اس کے آئینے میں ہم اپنی شخصیت کو بنانے کی کوشش کریں، تو اللہ تعالی کی مدد ہوتی ہے، ہم اس کے بالکل قریب تک پہنچ سکتے ہیں، اسی طرح بن سکتے ہیں، تو جو بڑی شخصیت اسلام کی دوسری ہیں ان میں کسی شخصیت کو لے لیجیے، آپ اپنے کو ان کے مطابق بنانے کی کوشش کیجیے تو بڑی حد تک کامیابی ملے گی، یہ سلسلہ چلا آرہا ہے اور اگر یہ سلسلہ نہ ہوتا تو دنیا کہیں سے کہیں چلی جاتی، بہک جاتی، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں صحابہ کرام رہے، تو ایک سے ایک آفتاب و ماہتاب بن گئے، پھر ان کی صحبت میں جو رہے آفتاب و ماہتاب کی طرح چمکے اور وہ سلسلہ برابر چلا آرہا ہے، چراغ سے چراغ

www.abulhasanalinadwi.org

جلتا ہے، آدمی سے آدمی بنتا ہے، آدمی کسی شخصیت کو اپنے سامنے لے آئے اور اس کے آئینے میں اپنے کو بنانے کی کوشش کرے تو اللہ کی بڑی مدد ہوتی ہے۔

تو اس طرح سیمینار یا مجلس مذاکرہ کی کسی عظیم شخصیت کو سامنے رکھ کر اور اس کے مختلف پہلوؤں پر توجہ دلوائی جائے وہ بہت سبق آموز بات ہے، اس میں بعض وقت وہ فائدہ ہوتا ہے جو درجے کے سبق میں فائدہ نہیں ہوتا اور سال بھر کی کوششوں سے وہ فائدہ نہیں پہنچتا ہے جو بعض وقت دو تین روز کے سیمینار سے ہوتا ہے۔

طالب علم کو اخلاق اور شائستگی کا نمونہ ہونا چاہئے

عزیز طلبہ جیسا کہ میں نے کہا کہ آپ کی حیثیت میزبان کی ہے، مدرسہ کے طلبہ اس سیمینار میں حصہ لیں گے تو طلبہ کو آنے والے دیکھیں گے کہ کس طرح ان کے ساتھ برتاؤ کیا گیا، کس طرح ان کے ساتھ تعاون کیا گیا، کس نے تعاون کیا، جو تعاون کرے گا اس کی شہرت ہوگی اور دنیا میں چرچا ہوگا، میزبان اگر مہمان کی خاطر تواضع کرتا ہے تو مہمان مشکور ہوتا ہے، ذکر کرتا ہے، تو آپ کی حیثیت میزبان کی ہے، ابھی سے آپ کو لگنا ہوگا کہ ایسی مجلس مذاکرہ منعقد ہو کہ یاد رکھا جائے اور دنیا میں شہرت ہو اور کہا جائے کہ وہ مجلس مذاکرہ تو معیاری ہوئی، اس سے بڑا فائدہ ہوا اور آپ اپنے اساتذہ اور ذمہ داروں کے مشورہ سے جو بھی اس میں کر سکیں آپ کو کرنا چاہئے اور یہ سمجھئے کہ یہ آپ کی شہرت اور آپ کی عزت کی بات ہے، اس میں سب سے بڑی بات یہ ہے کہ آپ کی رہائش آپ کا طرز عمل ایسا ہونا چاہئے کہ جس کے متعلق کوئی اعتراض کی بات نہ ہو صفائی و ستھرائی ہے، آپ میں تعاون ہے اور علم سے

www.abulhasanalinadwi.org

مشغولیت ہے اور تہذیب ہے یہ چیزیں بھی لوگ دیکھتے ہیں، یہ بھی دیکھتے ہیں کہ آپ کے اخلاق کیا ہیں، کیا شائستگی ہے، اپنے بڑوں کی آپ کس طرح اطاعت کرتے ہیں، اپنے اساتذہ کی کس طرح عزت کرتے ہیں اور اپنے ادارے کی ترقی اور ادارے کی خوبی میں آپ کیا تعاون کرتے ہیں، ان سب چیزوں کی ذمہ داری بھی آپ پر آتی ہے اور یہ ذمہ داری آپ کو نبھانی ہے، تو ان شاء اللہ یہ مجلس مذاکرہ شہرت کا باعث ہوگی اور اس سے ظاہر ہے کہ آپ کے مدرسہ کی شہرت ہوگی، لوگوں کی توجہ ہوگی، لوگ دیکھنے آئیں گے، اس کی تعریف کریں گے، اس کا تذکرہ کریں گے، اور اس کی تعریف کریں گے، اس میں آپ کا ہی فائدہ ہے، اگر لوگ مدرسہ کی تعریف کریں گے تو آپ کی بھی تعریف ہوگی، اگر آپ کی تعریف ہوگی یعنی اگر آپ اچھے ہیں تو مدرسہ اچھا سمجھا جائے گا، آپ اگر اچھے نہیں ہیں تو مدرسہ بھی اچھا نہیں سمجھا جائے گا، آپ اس ادارہ سے جڑے ہوئے ہیں، اس لیے آپ کوشش کریں اور جو بات میں نے شروع میں کہی ہے اس کو دل میں بٹھا لیجیے، آپ جتنی کوشش کریں گے، جتنی محنت کریں گے، اسی حساب سے آپ کامیاب ہوں گے اور ترقی کریں گے، اور اگر خود آپ کوتاہی کریں گے تو نہ مدرسہ کچھ کر سکتا ہے، نہ دارالعلوم کچھ کر سکتا ہے، اور نہ سارے وسائل کچھ کر سکتے ہیں، اس لیے اگر آپ لوگ لگ جائیں علم کو بڑھانے میں، اپنے کو صاف ستھرا اور مہذب بنانے میں، تاکہ آپ کو دیکھنے والے مطمئن ہوں اور خوش ہوں، آپ کی اور آپ کے مدرسہ کی تعریف کریں تو انشاء اللہ ضرور ویسا ہو کر رہے گا، میں انہیں باتوں پر اکتفا کرتا ہوں، اللہ تعالی ہم سب کو کہنے سے زیادہ عمل کرنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ (آمین)

www.abulhasanalinadwi.org

پانچواں باب

آخرت کا تصور اور اس پر ایمان

www.abulhasanalinadwi.org

آخرت کا تصور اور اس پر ایمان

زندگی کے اعمال سے جنت بنے گی

حضرت مرشدنا دامت برکاتہم نے ارشاد فرمایا میرے پیارو! آخرت کا تصور اور اس پر ایمان جزو ایمان ہے کہ مرنے کے بعد نئی زندگی ملے گی، وہ خوشی کی ہوگی یا تکلیف کی، دنیا کے اعمال ہی سے جنت بنے گی اور جہنم بھی، اچھے اعمال میں تو نہریں، درخت، محل، حوریں، راحت وسکینت سامنے آئے گی اور برے اعمال میں تو خون پیپ، سانپ بچھو اور آگ کی صورت سامنے ہوگی، اس کے لیے برائیوں سے بچنا نہایت ضروری ہے، عزیزو! صحابہ کرام کا حال یہ تھا کہ احکام نازل ہوتے تھے اور وہ اپنی عادتوں کو ایک دم چھوڑ دیتے تھے، شراب حرام کی گئی، سب نے اسی وقت شراب پھینک دی۔

تکبر وحسد کے سنگین نقصانات

یہودیوں کا انکار اور مخالفت ناواقفیت پر نہیں تھی بلکہ تکبر اور حسد کی وجہ سے یہ مخالفت تھی کہ دل نہیں قبول کررہا ہے عقل مان رہی ہے، علم تسلیم کررہا ہے لیکن دل ماننے کو تیار نہیں، یہ ساری کائنات اللہ کے قبضہ قدرت میں اور اس کے اختیار میں ہے، اگر اللہ کو برا لگ جائے اور وہ ناراض ہو تو پھر خیریت نہیں لیکن وہ پھر بھی کرم

www.abulhasanalinadwi.org

کرتا رہتا ہے۔

دل ٹھیک کرنے کی ضرورت ہے

میرے پیارو! اس لیے دل کو ٹھیک کرنے کی ضرورت ہے، اگر دل ٹھیک ہو جائے گا تو سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا، آج حال یہ ہے کہ ہمارے دلوں میں ایمان ایسا نہیں ہے جیسا ہونا چاہئے، اسی لیے مشکلات اور طرح طرح کے مسائل کا ہمیں سامنا ہے، اللہ پاک و برتر مہلت دیتا ہے کہ آدمی اپنا دل ٹھیک کرے اور سنبھل جائے، آخر تک جب وہ نہیں سنبھلتا تو اللہ کے عذاب کی گرفت میں آجاتا ہے، دنیا بھی تباہ ہوتی ہے اور آخرت بھی تباہ ہوتی ہے "خَسِرَ الدُّنْیَا وَالآخِرَۃِ" کا مصداق ہو جاتا ہے، اللہ حفاظت فرمائے اور اپنی پناہ میں رکھے۔

ایمان بالغیب ضروری ہے

اللہ تعالیٰ نعمتوں اور تکلیفوں دونوں میں امتحان لیتا ہے، دل کو اللہ پاک نے ایسا بنایا ہے کہ اسی سے بندہ اپنے رب سے قریب ہوتا ہے اور اسی سے دور ہوتا ہے، دیدار الٰہی تو آخرت میں ہوگا، دنیا میں بغیر دیکھے ہی ایمان لانا ہے، ایمان بالغیب پر ہی نوازشوں کا حق دار بننا ہوگا، نبی و رسول اللہ کے حکم سے غیب کی باتوں پر ایمان لانے کو کہتے ہیں اور نظروں سے مخفی چیزوں کی ترغیب و ترہیب دیتے ہیں، اس کا ماننا تسلیم کرنا نبوت پر ایمان لانا ہوا۔

عقیدۂ توحید درست کرنا ضروری ہے

عقیدۂ توحید کی بڑی اہمیت ہے، عقیدۂ توحید کتنے لوگوں میں صحیح ہے، عقیدۂ

www.abulhasanalinadwi.org

توحید صرف زبان سے کہنے کا نام نہیں بلکہ یہ عقیدہ ہو کہ خدا ایک ہے، وہی لائق عبادت اور مالک ومختار ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے آخری رسول ہیں اور اس بات کا یقین ہو کہ سب کچھ اللہ کررہا ہے، جو کچھ ہو رہا ہے اس کے کرنے سے ہو رہا ہے، اور جو کچھ ہوگا اس کے کرنے سے ہوگا، اس کی صفات میں کوئی شریک نہیں، لہٰذا ہمیں یہ عقیدہ رکھنا ہے کہ جو کچھ ہوتا ہے وہ اللہ کرتا ہے، آدمی اگر چمچے سے کھانا کھائے اور یہ سمجھے کہ یہ چمچہ کھلا رہا ہے، تو یہ اس کی حماقت ہے، ہمارا عقیدہ کمزور ہو گیا ہے، آج مسلمانوں پر مصیبتیں آرہی ہیں کہ وہ ایسے ہی اتفاقاً نہیں ہم نے سب کچھ اپنی کوششوں کو اور اپنے ذرائع اور وسائل کو سمجھ رکھا ہے، عقیدہ کی بڑی اہمیت ہے، عقیدہ تو دراصل اعمال میں داخل ہونے کا دروازہ ہے، جب عقیدہ ہی درست نہ ہو جو دروازہ ہے تو اعمال کیسے درست ہوں گے۔

ہمارا تصور یہ ہو کہ اللہ ہمیں دیکھ رہا ہے

نماز اس دھیان سے پڑھنا ہے کہ ہم اللہ کو دیکھ رہے ہیں، حضرت جبرئیل علیہ السلام نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ احسان کیا ہے؟ عربی زبان کے اعتبار سے احسان کہتے ہیں کسی کام کو اچھے طریقے اور حسن وخوبی کے ساتھ کیا جائے، تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے سوال کا جواب اس طرح دیا کہ: "أَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ" تم اس طرح سے اللہ کی عبادت کرو کہ تم اسے دیکھ رہے ہو اور ایسا نہ کرسکو، یہ سوچو کہ اللہ پاک ہم کو دیکھ رہا ہے، ظاہر ہے کہ جب آدمی کو یہ تصور ہوگا کہ ہم اللہ کے سامنے ہیں اور اسے دیکھ

www.abulhasanalinadwi.org

رہے ہیں تو پھر وہ اچھے طریقے سے نماز پڑھے گا اور اگر یہ تصور نہیں تو پھر یہ تصور ہونا چاہئے کہ اللہ تو ہمیں دیکھ ہی رہا ہے، اگر ہمارے سامنے کوئی شخص ہو اور وہ ہمیں اور ہماری حرکات وسکنات کو دیکھ رہا ہو تو پھر ہمارا دھیان ادھر ہی ہوگا، نماز دین کا بنیادی رکن ہے، یہاں تک کہ اس کو مومن اور کافر میں فرق کرنے والی چیز کہا گیا، اب کتنے لوگ ہیں جو نماز پڑھتے ہی نہیں اور پڑھتے ہیں تو ان میں کتنے ایسے ہیں جو دھیان سے نماز نہیں پڑھتے ، یہ ہے ہماری حالت ، میرے پیارو! ہمیں اس کی اصلاح کرنی ہے، اس کی اصلاح کے لیے آسمان سے فرشتے نہیں آئیں گے، اگر اکثریت خراب ہو اور اجتماعی طور پر بگاڑ ہو تو پھر مصیبت بھی اجتماعی ہوگی اور یہ مصیبتیں ڈاکٹروں اور حکیموں سے دور نہیں ہوں گی بلکہ ان اعمال سے دور ہوں گی جن سے اللہ پاک خوش ہوتا ہے، نفع اور نقصان کا مالک اللہ ہے۔

مصیبتیں اللہ کی نافرمانی کی وجہ سے آتی ہیں

ہم سمجھتے ہیں کہ یہ مصیبت فلاں وجہ سے آئی نہیں اس کی اصل وجہ تو اللہ پاک کی نافرمانی ہے، یہ اللہ پاک کی طرف سے بداعمالیوں کی سزا ہے جو اللہ تعالی اس دنیا میں بھی دے دیتا ہے، ورنہ اکثر برے اعمال کی سزا اللہ تعالی آخرت کی طرف منتقل کر دیتے ہیں. اور سزاؤں کا آخرت کی طرف منتقل کر دیا جانا بڑے خطرہ کی بات ہے، اس کے مقابلہ میں یہ آسان ہے کہ دنیا ہی میں سزا مل جائے، آخرت کی سزا بڑی دردناک ہوتی ہے، بہر حال اللہ تعالی کے عذاب سے بچنے کے لیے بڑی فکر کی ضرورت ہے، ہمارے نیک اعمال ہی ان مصیبتوں سے بچنے کا باعث بنیں

www.abulhasanalinadwi.org

گے ، ہم پر جب مصیبت آتی ہے تو ہم اللہ پاک کو یاد کرتے ہیں ، اور جیسے ہی مصیبت ختم ہو جاتی ہے تو اللہ پاک کو بھول جاتے ہیں، قارون کا یہ جملہ اللہ پاک کو پسند نہیں آیا تو اللہ نے اسے تباہ کر دیا اور اس کے خزانے سمیت اسے دفن کر دیا، آج بھی اس طرح کے حوادث پیش آتے ہیں ، زلزلے آتے ہیں ، اور اتنی بڑی تباہی مچتی ہے کہ ڈرنا چاہئے کہ کہیں قارون والی سزا تو نہیں، اللہ حفاظت فرمائے ہم سب کی، اللہ ہم سب کے گناہوں کو معاف فرمادے، اللہ ہم سب کو متقی و پرہیز گار بنادے۔ آمین

اللہ والے بن جاؤ

قرآن مجید اور حدیث شریف میں دینی رہنمائی کا سامان ہے، زندگی گزارنے کی باتیں اللہ پاک نے بتائی ہیں، ان کو جان کر انسان بنتا ہے، اللہ پاک نے آپ کو ہم کو انسان بنایا ہے، جانور نہیں بنایا ہے، جانور جہاں چاہتا ہے منھ مارتا ہے، لیکن انسان ایسا نہیں کرتا، انسان معقول اور مہذب طریقے سے سامان معیشت اختیار کرتا ہے، قرآن وحدیث سے ہمیں حلال وحرام کی باتیں معلوم ہوتی ہیں، ایذاءرسانی سے بچا جائے، خیر خواہانہ و ہمدردانہ طریقہ اختیار کیا جائے ، کھانے پینے ، رہن سہن میں اسراف سے بچا جائے، محنت وکوشش کو جاری رکھنے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے کہا کہ محنت جاری رکھو، اور عمل بھی کرو، تو ربانی عالم بن جاؤ گے، جس کا مطالبہ ہے، اللہ پاک نے ارشاد فرمایا ”كُونُوا رَبَّانِيِّينَ“ اس لئے علم کو اس جذبہ سے سیکھنا ہے کہ صحیح طریقہ سے زندگی گزاری جا سکے، اللہ ہم سب کے گناہ معاف فرمادے۔

www.abulhasanalinadwi.org

چھٹا باب

اعمال کا دار ومدار نیت پر ہے

www.abulhasanalinadwi.org

اعمال کا دار و مدار نیت پر ہے

دنیا آخرت کی کھیتی ہے

حضرت مرشد الامت نے ارشاد فرمایا کہ میرے پیارو! اللہ تعالیٰ نے دین و دنیا دونوں بنائے ہیں اور دونوں سے متعلق احکامات دیئے ہیں، حدیث میں آتا ہے "اَلدُّنْیَا مَزْرَعَۃُ الآخِرَۃِ" دنیا آخرت کی کھیتی ہے، نیز یہ دنیا دار العمل اور آخرت دار الجزاء ہے، دین کا تعلق آخرت سے ہے اور مسلمان اس دنیا میں عمل کرتا ہے تاکہ آخرت میں اس کو اس کا فائدہ پہنچے، ہماری زندگی کی نوعیت دہری ہے، ایک کا تعلق دنیا سے ہے اور دوسری کا تعلق دین سے؛ لیکن دنیوی معاملات میں بھی نیت اگر اچھی ہو تو دنیا دین بن جاتی ہے، جب کہ دنیا کے معاملات میں بھی اللہ کی رضا، سنت کی پیروی اور اللہ کے حکم کو پورا کرنے کی نیت ہو، اتنی بڑی تعداد میں آپ یہاں تشریف لائے ہیں، یہ اس بات کی دلیل ہے کہ آپ کی نیت اچھی ہے اور "إِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ" اعمال کا دار و مدار نیت پر ہے۔

خیر امت کی امتیازی شان

دین کے لیے ہر طرح کی قربانی دینے میں اس امت نے اپنا ایک وقار قائم کر رکھا ہے، دین کے معاملہ میں ہر طرح کی قربانی دینا، خواہ وہ جان کی قربانی ہو یا

www.abulhasanalinadwi.org

مال کی یا وقت کی، اس امت کا شعار ہے اور اس میں یہ امت ممتاز ہے، دنیا کی کسی اور قوم میں یہ بات نہیں ہے کہ وہ اپنے مذہب کے لیے اتنی قربانی دے، یہ اس امت کے خیر امت ہونے کی دلیل ہے اور اس سے کامیابی کی طرف اشارہ ملتا ہے، اگرچہ مسلمانوں میں انفرادی طور پر بعض خرابیاں پائی جاتی ہیں لیکن "من حیث القوم" یہ امت دین سے جڑی ہوئی اور اس سے وابستہ ہے، بعض خرابیوں کو دیکھ کر مایوس ہونے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ مسلمانوں میں دین کا جذبہ موجود ہے، اور جب جذبہ ہو اور دین کے لیے کوشش ہو تو اللہ کی طرف سے مدد ہوتی ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا" (۱) یعنی جو لوگ ہماری راہ میں مشقتیں برداشت کرتے ہیں ہم ان کو اپنے (قرب وثواب) یعنی جنت کے راستے ضرور دکھاویں گے۔

اللہ اخلاص سے کام کرنے والوں کے ساتھ ہے

بے شک اللہ تعالیٰ اخلاص سے کام کرنے والوں کے ساتھ ہے، لیکن ہر چیز کا تعلق آدمی کے ارادہ اور اس کی نیت سے ہوتا ہے، ارادہ ہو تو مشکل کام بھی آسان ہو جاتا ہے، اگر اس امت میں ارادہ پیدا ہو جائے تو اس کی خرابیاں خود بخود دور ہو جائیں، اور یہ دین کے راستہ پر چل پڑے۔

اللہ کی رضا پیش نظر رہے

ہر کام میں اللہ کی رضا پیش رہے، اور سنت کی پیروی ہو، شریعت کے جو احکام

---

(۱) سورۂ عنکبوت آیت ۶۹۔

www.abulhasanalinadwi.org

ضروری ہیں ہر مسلمان کو اس پر عمل کرنا چاہئے، ان میں کچھ احکام انفرادی ہیں، جیسے نماز، روزہ وغیرہ اور کچھ اجتماعی اور سماجی ہیں، جیسے میراث، نکاح وطلاق وغیرہ۔

قرآن پاک کی حفاظت کا وعدہ اللہ نے کیا ہے

اللہ نے اپنی کتاب کو محفوظ رکھنے کا وعدہ فرمایا ہے "اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّکْرَ وَاِنَّا لَہٗ لَحَافِظُوْنَ" (۱) یعنی ہم نے قرآن نازل کیا ہے اور ہم اس کے محافظ ہیں۔

اس طرح گویا اللہ نے اس کا وعدہ فرمایا ہے کہ دین کی حفاظت کرے گا، اور اس کے ماننے والوں کی بھی حفاظت کرے گا، بلکہ ہر اس چیز کی حفاظت کرے گا جس کا تعلق کتاب اللہ سے ہو، تاریخ کے مختلف ادوار میں مسلمانوں پر بہت سخت حالات آئے؛ لیکن وہ باقی رہے اور دین میں تحریف کی ساری کوششیں ناکام ہوئیں، خود ہمارے ملک ہندوستان میں تقسیم کے وقت حالات اتنے خراب تھے کہ مسلمانوں پر زمین تنگ ہوگئی تھی، بظاہر ان کا اس ملک میں رہنا مشکل تھا، لیکن اللہ کا فیصلہ تھا کہ مسلمان اس ملک میں رہیں گے، اور الحمد للہ ہیں، بلکہ اللہ کا فیصلہ ہے، پوری دنیا میں مسلمان باقی رہیں گے، قرآن کریم سے جن جن کا تعلق ہے سب کی حفاظت کرنے کا اللہ نے وعدہ فرمالیا ہے، سارے اسباب ووسائل قرآن کی حفاظت کے لیے مقرر ہوئے، اس پر عمل کرنا یہ بھی اس کی حفاظت ہے۔

حوادثات کا علاج دین وشریعت پر عمل کرنا ہے

اس امت کے ساتھ جو حوادث پیش آتے ہیں ان کی حیثیت امراض کی ہے،

(۱) سورۂ حجر آیت ۹۔

www.abulhasanalinadwi.org

امراض دوا، علاج سے اچھے ہوجاتے ہیں، اسی طرح یہ حوادث بھی علاج سے جاتے رہیں گے، اوران کا علاج دین پر اور شریعت پر عمل کرنا ہے، اس امت کی تاریخ میں بارہا ایسا محسوس ہوا کہ شاید اب یہ امت ختم ہوجائے گی، لیکن یہ پھر ابھر آئی، اور اپنی زندگی کا ثبوت دیا، اسی کو علامہ اقبال نے کہا ہے:

جہاں میں اہل ایماں صورت خورشید جیتے ہیں
ادھر ڈوبے ادھر نکلے، ادھر ڈوبے ادھر نکلے

اس مجلس میں دین کے نام پر اتنے آدمیوں کا جمع ہوجانا دین کا ایک معجزہ ہے، باوجود گناہ اور معاصی کے، آپ کچھ افراد کو ضرور دین پر عمل کرنے والا پائیں گے، انہیں کے طفیل میں دنیا میں برکتیں نازل ہوتی ہیں، نعمتیں نازل ہوتی ہیں، ہم ان کے ممنون ہیں جو دین کے لیے اور اللہ کی رضا کے لیے کام کرتے ہیں، تعلیمات قرآن کو اپنی زندگی میں جاری کرنا اور سنت سے احکام اور اس کا طریقہ معلوم کرنا یہ دین کی حفاظت ہے، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو تعلیم دی ہے اگر ہم اس کا جائزہ لیں تو وہ ہمیں اپنی اصلی شکل میں ملے گی، طریقہ وہی ہے، صورت شکل وہی ہے، لیکن طریقہ میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی، ہاں ایمان کی، اخلاص کی اور جذبہ کی کمزوری ہوسکتی ہے، لیکن طریقہ میں کوئی تبدیلی نہیں ہے، اس دین پر عمل کرنا آسان ہوجاتا ہے اور اس سے دین کی حفاظت ہوتی ہے۔

ہماری بقا قرآن وسنت سے مربوط ہے

ہماری بقا قرآن وسنت سے مربوط ہے، یہ امت جب تک دین سے وابستہ رہے گی تب تک باقی رہے گی، ہم دین سے جتنے دور ہوں گے خطرہ اتنا ہی بڑھے گا،

www.abulhasanalinadwi.org

مسلمانوں پر جب بھی مصیبت آئی ہے ان کی بداعمالیوں کے نتیجہ میں آئی ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "وَمَا أَصَابَكُم مِنْ مُصِيبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ أَيْدِيكُم" (۱) اور تم کو (اے گنہ گارو!) جو کچھ مصیبت پہنچتی ہے تو وہ تمہارے ہی ہاتھوں کے کئے ہوئے کاموں سے پہنچتی ہے۔

نئی نسل کی تربیت کریں

جہاں دین پر صحیح طور پر عمل ہوتا ہے وہاں امتحانات ومصائب بہت کم پیش آتے ہیں، ہم جواب تک زندہ ہیں تو ہمارے بزرگوں نے جو اصلاح کا کام کیا ہے یہ اسی کا نتیجہ ہے، جنھوں نے محنت کی اور باہر سے آئے، لوگوں سے ملے تاکہ دین باقی رہے، یہ ان کی محنت کا صلہ ہے کہ ہم اس ملک میں عزت کے ساتھ ہیں، لیکن اسے یاد رکھنا چاہئے کہ یہ ہمیشہ باقی نہیں رہے گا، ہمارے لئے ہمارے بزرگوں نے محنت کی، اب ہمیں اپنے بعد آنے والی نسل کے لیے محنت کرنی ہے، ہم نئی نسل کی تربیت کریں، ان کی اصلاح کریں، انہیں دین کے راستہ پر لگائیں، اسی میں ہماری بقا اور ہماری زندگی ہے، یہ اللہ کا کرم ہے کہ ہم زندہ ہیں اور فائدہ اٹھا رہے ہیں، اگر ہم دین پر عمل کریں اور اپنی زندگیوں میں شریعت کو نافذ کریں تو اللہ تعالیٰ ہمیں اس سے زیادہ عزت عطا فرمائے گا؛ لیکن کوتاہی کی صورت میں مصائب اور مسائل پیش آئیں گے، اللہ تعالیٰ کسی کا محتاج نہیں ہے وہ اپنے دین کی حفاظت کا کام کسی سے بھی لے سکتا ہے، ہم نہیں ہوں گے؛ لیکن یہ دین باقی رہے گا، ہمارے لیے سعادت کی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے ذریعہ سے اپنے دین کی حفاظت اور بقا کا کام لے، تاریخ

---

(۱) سورۂ شوریٰ آیت ۳۰۔

www.abulhasanalinadwi.org

میں اس کی مثالیں ملتی ہیں کہ بعض ممالک میں مسلمان بالکل ختم کر دیئے گئے، جب کہ انہوں نے دین پر عمل کرنا چھوڑ دیا، یہ بات ذہن میں بٹھانے کی ہے کہ ہمارے معاملہ میں کامیابی وعزت اور زندگی وبقا سب دین کے ساتھ مربوط ہے۔

ذکر خدا اور ذکر رسول اور پند و موعظت کی مجلسیں فائدہ سے خالی نہیں ہوتیں

ذکر خدا اور ذکر رسول اور پند و موعظت کی مجلسیں فائدہ سے خالی نہیں ہوتی ہیں، ان کا نتیجہ نکلنا چاہئے، ان کا کم از کم یہ فائدہ ضرور ہونا چاہئے کہ ہمارے اندر ارادہ پیدا ہو جائے، دین کی فکر پیدا ہو جائے اور اس بات کی فکر کہ ہم دین کو اپنی انفرادی اور اجتماعی زندگیوں میں نافذ کریں، اس سے اللہ کی نعمتیں نازل ہوں گی، اور ہم عزت سے رہیں گے، اور ہمارا یہ مقام صدیوں رہ چکا ہے، ضرورت ہے کہ ہم پھر اس مقام کے لائق بنیں، دنیا کی قیادت کے اہل نہیں، اس لیے ہم کو چاہئے کہ ہم دین کو نافذ کرنے کا ارادہ کریں اور اللہ کی نعمتوں اور برکتوں کے مستحق ہوں، اللہ تعالی ہمیں ہمارے نیک ارادوں میں کامیاب فرمائیں، اللہ پاک ہم کو اور آپ سب کو اپنی رضا کے مطابق عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

www.abulhasanalinadwi.org

ساتواں باب

مدارس کی اہمیت

www.abulhasanalinadwi.org

مدارس کی اہمیت

اللہ نے ہمارے اندر صلاحیت رکھی ہے

حضرت مرشد الامت نے ارشاد فرمایا کہ مدرسہ چھوٹا ہو یا بڑا، بڑی اہمیت کا حامل ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ نے انسان کو ایسی مخلوق بنایا ہے کہ اس میں سوچنے اور اپنے لئے بہتر لانے کی اس میں صلاحیت ہے، اور دیکھ کر یا سن کر جو مفید ہے اس کو اخذ کرنے کی صلاحیت اس میں موجود ہے، یہ صلاحیت اللہ نے خاص طور پر رکھی ہے، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے بہت بڑا کام اس کے سپرد فرمایا ہے، قرآن مجید میں ہے: "وَإِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلَائِكَةِ إِنِّي جَاعِلٌ فِي الْأَرْضِ خَلِيفَةً" (۱) اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو مخاطب کر کے فرمایا کہ میں زمین پر اپنا نائب بھیجنا چاہتا ہوں، نائب کا مطلب یہ ہے کہ جسے نائب بنایا ہے اس کی مرضی اور اصولوں کے مطابق کام کرے، تو اللہ تعالیٰ نے زمین پر انسان کو اپنا نائب بنایا، اور فرشتوں سے پہلے سے کہہ دیا کہ ہم زمین پر اپنا نائب بنانے والے ہیں، فرشتوں کو جو معلومات ہوتی ہیں، اس سے انہوں نے دیکھا کہ جو مخلوق اللہ تعالیٰ پیدا کرنے والے ہیں، جو اللہ کا نائب بننے والی ہے، فرشتوں کو تعجب ہوا کہ اللہ تعالیٰ نائب بنانے جا رہا ہے اور نائب لڑائی جھگڑا کریں گے، تو انہوں نے کہا "أَتَجْعَلُ فِيهَا مَن يُّفْسِدُ فِيهَا وَيَسْفِكُ الدِّمَاءَ" (۲) کہ اے

---

(۱) سورۂ بقرہ آیت ۳۰۔ (۲) سورۂ بقرہ آیت ۳۰۔

www.abulhasanalinadwi.org

اللہ! یہ جھگڑے فساد کریں گے، آخر میں اللہ تعالی نے فرمایا کہ "اِنِّی اَعْلَمُ مَالَاتَعْلَمُوْنَ" میں جانتا ہوں تم نہیں جانتے۔

کیا مطلب .... اللہ تعالی پیدا کر رہا ہے اس کو سب چیزوں کا علم ہے لیکن پھر بھی پیدا کر رہا ہے، تو اس کی کچھ مصلحت ہے اور مصلحت یہ کہ واقعی اللہ تعالی جیسا دنیا میں کرنا چاہتا ہے، وہی اس نے انسان کو سپرد کیا اور اپنے انبیاء اور نیک بندوں کے ذریعہ سے بتا دیا۔

تاریخ کا مطالعہ کیجئے

حضرت آدم علیہ السلام کے زمانے سے لیکر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ تک اللہ تعالی نے بہت سے انبیاء بھیجے، انبیاء نے لوگوں کی اصلاح کی اور راستہ بتایا، جس راستہ پر چل کر اللہ تعالی سے نزدیکی ہوتی ہے اور جو غرض اللہ تعالی نے بتائی وہ غرض پوری ہوئی، تاریخ کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ جگہ جگہ اور ہر زمانے میں انسانوں میں ایسے لوگ ہوئے ہیں، جنہوں نے اللہ تعالی کی مرضی کے مطابق دنیا میں کام کیا ہے، اور وہ نظام دنیا میں چلایا ہے، جو اللہ تعالی چاہتا تھا اور اللہ تعالی کی پسند کے مطابق نظام قائم کیا ہے، یہ وہ لوگ تھے جو نیک تھے، اللہ تعالی کے برگزیدہ بندے تھے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے تو کثرت سے انبیاء علیہم السلام بھیجے گئے، یہ وہ بندے تھے جن کی نیکی، اخلاق اور ان کی فطری زندگی پر فرشتوں کو رشک آتا تھا اور انہوں نے وہ باتیں پوری کیں، جو اللہ تعالی چاہتا تھا، اس طرح انسان نے اللہ کے نائب کی حیثیت سے اس دنیا میں کام کیا، ایسا نہیں جیسا کہ فرشتوں نے سمجھا تھا، کہ

www.abulhasanalinadwi.org

جھگڑا فساد ہو کر معاملہ ختم ہو جائے گا، اسی لئے فرمایا کہ تم نہیں جانتے میں جانتا ہوں۔

نائب بننے کے لئے نفس کو مارنا پڑتا ہے

اللہ تعالی کا نائب بننے کے لئے اس کی مرضیات معلوم کرنی پڑتی ہیں، اپنے نفس کو مارنا پڑتا ہے، اور اس بات کی فکر کرنی پڑتی ہے کہ کس بات سے اللہ تعالی خوش ہوتا ہے اور کس بات سے اللہ ناخوش ہوتا ہے، اور اللہ کی طرف سے کیا باتیں کرنے کی بتائی گئیں ہیں، اور کن باتوں سے منع کیا گیا ہے، جب انسان اس کی فکر اور کوشش کرتا ہے تو اللہ تعالی اس کو توفیق دیتا ہے، اور اس کو ایسا انسان بنا دیتا ہے جو اللہ تعالی کی مرضی کے مطابق دنیا میں کام کرے، وہ اللہ کی مرضی دنیا میں نافذ کرے گا، اور چلائے گا یہ اللہ تعالی کی نیابت ہوگی تو اللہ تعالی کی نیابت دنیا میں بار بار ہوئی، جگہ جگہ ہوئی؛ لیکن کن لوگوں کے ذریعہ سے ہوئی، جنہوں نے اپنی طبیعت کو مارا اور تکلیفیں اٹھائیں، تاکہ اللہ تعالی راضی ہو، انہوں نے محنتیں کیں تاکہ اللہ کی پسند کی بات دنیا میں رائج ہو، انہوں نے کوششیں کی تاکہ اللہ کا پسندیدہ نظام اس دنیا میں چلے اور الحمد للہ ان کی کوششوں کا فائدہ ہوا، مخلوق کی مخلوق بدل گئی، علاقے کے علاقے بدل گئے اور جماعتیں کی جماعتیں بدل گئیں اور فرشتے جیسے انسان جگہ جگہ پیدا ہو گئے، آپ اگر ایسے الوالعزم لوگوں کے حالات پڑھیں تو معلوم ہوگا کہ تاریخ میں ایسے لوگ کثرت سے پیدا ہوئے ہیں کہ فرشتے ان پر رشک کریں، فرشتوں کو اللہ تعالی نے ایسا بنایا ہے کہ وہ اللہ کی عبادت کر سکتے ہیں، ان میں معصیت کرنے کی صلاحیت نہیں، جو کام کریں گے اچھا ہی کریں گے، اس لئے کہ ان کو اللہ نے پیدا ہی ایسے کیا ہے، جیسے شیطان ہے، شیطان کے لئے اللہ نے لکھ دیا ہے کہ وہ اچھا کام نہیں

www.abulhasanalinadwi.org

کرسکتا، وہ جو بھی کام کرے گا برا ہی کرے گا، اور اللہ کی مرضی کے خلاف کرے گا، اس کا سب سے بڑا کام یہ ہے کہ وہ انسان کو بہکائے، انسانوں کو بھی اچھا کام نہ کرنے دے، اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں انسانوں کو متنبہ کیا" اِنَّ الشَّیْطَانَ لِلْاِنْسَانِ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ" (۱) لوگو! یہ تمہارا کھلا دشمن ہے تمہیں اچھے کام سے روکے گا، ہوشیار ہو جاؤ یہ تم کو تباہی میں ڈال دے گا، اس لئے کہ یہ تم سے برے کام لے گا، تو ہم ناراض ہو جائیں گے اور تمہاری آخرت تباہ ہو جائیگی، اس لئے اس کا کہنا نہ ماننا، اس کے چکر میں نہ آنا، یہ بہت برا ہے، تمہارا اصل دشمن ہے۔

انسان بیچ میں ہے

ایک طرف فرشتے ہیں جن سے کوئی برائی، کوئی غلط کام نہیں ہوسکتا، دوسری طرف شیاطین ہیں، انسان بیچ میں ہے، یہ اچھا کام بھی کرسکتا ہے، اور برا کام بھی کرسکتا ہے، اچھا کام کرے تو اپنے نفس کو مار کر اور کچھ تکلیف اٹھا کر کرے گا، اور برا کام کرے تو اپنے نفس کی خواہش پر اور شیطان کے کہنے سے کرے گا، اب یہ سمجھدار انسان کا معاملہ ہے کہ وہ یہ دیکھے کہ کون سا کام شیطان کا ہے اور کونسا رحمان کا ہے، رحمان کے حکم پر چلنا ہے، شیطان کے مشورے پر نہیں چلنا، اور انسان کا نفس ایسا ہے کہ جس کے ذریعہ سے شیطان لذت و راحت طلب کرتا ہے یعنی آدمی کو سبز باغ دکھا کر بہکاتا ہے، یہ نہیں کہتا کہ تم برا کام کرو، یہ نہیں کہتا کہ تم نماز نہ پڑھو، یہ نہیں کہتا کہ روزہ نہ رکھو، بلکہ ایسی بات کہتا ہے جس کا نتیجہ یہ ہے کہ آدمی روزہ نہ رکھے، یا نماز خراب طریقہ سے پڑھے، جیسے بعض تاجر کرتے ہیں کہ اچھا مال دکھایا اور خراب مال دیدیا ایسا کرتا ہے، سیدھے سیدھے نہیں بہکاتا، اچھی چیز دکھا کر بری چیز کی طرف

www.abulhasanalinadwi.org

ترکیب نکال کر مائل کر دیتا ہے۔

اللہ نے ہمیں متنبہ رہنے کا حکم دیا ہے

اللہ تعالی نے ہمیں متنبہ رہنے کا حکم دیا ہے، لیکن یہ سب چیزیں ہمیں کیسے معلوم ہوں گی، پیدائشی طور پر معلوم نہیں ہوتیں، ماں کے پیٹ میں ساری چیزیں معلوم کر کے نہیں آتے کہ اللہ تعالی کو کیا کیا چیزیں پسند ہیں اور اللہ تعالی کو کیا کیا چیزیں ناراض کرتی ہیں، یہ باتیں ہم کو نبی بتاتے ہیں، جن کو اللہ تعالی اپنی بات پہنچا دیتا ہے، وہی لوگوں کو یہ باتیں پہنچاتے ہیں، انبیاء علیہم السلام کثرت سے آئے، پوری تاریخ بھری ہوئی ہے کہ انبیاء علیہم السلام آئے، اللہ تعالی کا پیغام پہنچایا، خود بھی عمل کر کے دکھایا، آخری نبی حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم آئے اور انہوں نے ساری باتیں بتا دیں قیامت تک کے لئے طریقہ بتا دیا، ایمان کی زندگی کیا ہے، کفر کی زندگی کیا ہے، اللہ کو راضی کرنے والی زندگی کیا ہے اور اللہ کو ناراض کر دینے والی چیزیں کیا ہیں، سب انہوں نے بتا دیا، کتابوں میں موجود ہے، اب یہ کتابیں عربی میں ہیں، کتابوں کو جب تک پڑھا نہیں جائے گا، کتابوں سے جب تک ہم فائدہ نہیں اٹھائیں گے تو ہم کو معلوم نہیں ہو سکتا کہ اللہ تعالی کا کیا حکم ہے، اللہ تعالی کو کیا چیزیں پسند ہیں، کیا چیزیں ناپسند ہیں، اسی مقصد کے لئے کہ یہ چیزیں سب کو معلوم ہو سکیں، مدارس قائم کئے جاتے ہیں۔

مدارس کے ذریعہ علم دین سکھایا جاتا ہے

مدارس کے ذریعہ وہ علم سکھایا جاتا ہے، وہ علم پڑھایا جاتا ہے اور ایسے انسان تیار

www.abulhasanalinadwi.org

کئے جاتے ہیں، جو انبیاء علیہم السلام کا کام انجام دیں، محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبی تو آنا نہیں، اللہ تعالی نے یہ انتظام فرمادیا کہ حضور تک نبی آتے رہے، وہ بتاتے رہے، لوگوں کو سکھاتے رہے، اچھی باتوں پر چلاتے رہے، لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد علم کا دور آتا ہے، حق تعالی نے مقدر کیا تھا اس زمانہ کے لئے کہ علم عام ہو جائے اور علم اتنا پھیل جائے کہ کھانے پینے کی طرح علم ہو جائے، آج پوری دنیا میں کثرت سے ایسے ممالک ہیں جہاں کوئی شخص بے پڑھا نہیں، پوری آبادی پڑھی لکھی ہے اور ہر چیز کتابوں میں موجود ہے، مل جاتی ہے، لیکن وہاں دنیا کی باتیں ملتی ہیں جو اسلامی ملک نہیں، لیکن ہمارے مدارس اس لئے ہیں کہ اللہ اور رسول کی باتیں جو کتابوں میں موجود ہیں مل جائیں، ان کتابوں کو پڑھا جائے اور وہ باتیں معلوم کی جائیں تاکہ انسانوں کی زندگی ایسی بن جائے جیسی اللہ تعالی چاہتا ہے، اللہ تعالی نے انسان کو بیکار پیدا نہیں کیا، کسی مقصد سے پیدا کیا ہے اور وہ یہ ہے کہ اللہ کے حکم کے مطابق زندگی گزاریں، دوسروں کو اس کی تلقین کریں، لیکن یہ اسی وقت ہو سکتا ہے جب ہمیں معلوم ہو کہ ہم اللہ تعالی کو کس طرح راضی کر سکتے ہیں، اس کے احکام کیا ہیں، نبیوں نے ہمیں کیا کیا ہدایات دی ہیں۔

ہمیں ان مدرسوں کے ذریعہ معلوم ہوتی ہیں، مدرسوں میں لوگ پڑھ کر چیزیں معلوم کر لیتے ہیں، پھر اپنے ساتھیوں کو دوستوں کو عزیزوں کو اور ملنے والوں کو بتا سکتے ہیں جس کو ضرورت ہو آکر علماء سے پوچھ لے، علماء انہیں مدارس میں بنتے ہیں، مدارس ایسے ہیں جیسے کسی عمارت کے اندر کوئی گیس، بڑی لالٹین یا کوئی فانوس جل رہا ہو اور پورے گھر میں اس سے روشنی پھیل رہی ہو، اسی طرح یہ مدرسے جہاں جہاں

www.abulhasanalinadwi.org

ہیں، پورے گاؤں، پورے قصبے، پورے شہر کو اللہ کے دین اور رسول کی مرضی کی روشنی پھیلا رہے ہیں، یہ مشعل ہیں جو انسانیت کو نور کی چیزیں بتاتی ہیں، انہیں مدرسوں سے علم دین رائج ہوتا ہے، علم دین اگر نہیں آتا تو آدمی دین کی باتوں پر عمل نہیں کرسکتا ''یوم الدین'' یعنی قیامت کا دن، جس دن باتوں کا حساب ہوگا اور سوال ہوگا کہ تم دنیا میں کیا کر کے آئے ہو، تم نے اللہ کی مرضی کے مطابق زندگی گزاری یا شیطان کی مرضی کے مطابق، وہاں تمہارا اعمال نامہ کھل جائے گا اور فرشتے جو لکھنے کے لئے کاندھوں پر بیٹھے ہوئے ہیں اور تمام حرکتوں کو اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں اور محفوظ کرر ہے ہیں، نامہ اعمال تیار کرر ہے ہیں، وہ نامہ اعمال سامنے آجائے گا، اس روز سے پہلے ہمیں اپنی حالت درست کر لینی چاہئے تا کہ ہمارے اعمال درست ہوں، اس کے لئے ہمیں ان مدارس کی فکر کرنی پڑے گی، مدارس سے وہ آدمی تیار ہوں گے، جو پوری پوری بستی کو پورے پورے علاقہ کو اللہ کے رسول کی مرضی بتائیں گے، اچھے اعمال سکھائیں گے تا کہ لوگ اپنی زندگی کو سنواریں اور آخرت میں اپنے نامہ اعمال کو اچھا بنائیں۔

ہمیں مدرسہ کی قدر کرنی چاہئے

ہمیں اس مدرسہ کی قدر کرنی چاہئے جس کے سوسالہ اجلاس میں آپ شریک ہیں جو سو سال سے آپ کی آپ کے بچوں کی خدمت کرر ہا ہے، جن لوگوں نے اس مدرسہ کو قائم کیا ہے، وہ سارے مسلمانوں کے محسن ہیں، امت اسلامیہ کے محسن ہیں، اس لئے کہ وہ آخرت کے سنوارنے کا انتظام کرر ہے ہیں، اس سے آخرت میں کامیابی حاصل ہوگی، کوئی شخص ایک وقت کا کھانا کھلادے ہم اس کو محسن سمجھتے ہیں،

www.abulhasanalinadwi.org

کوئی ہماری ادنی سی ضرورت پوری کردے تو ہم اسے محسن سمجھتے ہیں، لیکن وہ ضرورت جس سے ہمیں ابدالآباد (ہمیشہ رہنے والی زندگی) میں کامیابی نصیب ہوگی، اس سے بڑا محسن کون ہوسکتا ہے۔

محسنین کی ہمیشہ قدر کرنی چاہئے

انسانیت کے سب سے بڑے محسن اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں، جن کے بتائے ہوئے طریقوں پر آج مسلمان عمل کررہے ہیں، وہ علمائے کرام ہیں، جو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی باتوں کو پھیلا رہے ہیں، وہ لوگ ہیں جو مدرسے قائم کررہے ہیں، ہمیں ان محسنوں کی قدر کرنی چاہئے، ان کے لئے دعا کرنی چاہئے کہ جس کی روشنی میں ہم اللہ کی مرضی کا راستہ طے کرسکتے ہیں اور شیطان سے بچنے کا راستہ ہم جان سکتے ہیں، اللہ تعالی ہم کو قدر کرنے کی توفیق دے، کوشش کرنے کی ہمت عطا فرمائے، اور آخرت میں اس کو قبول فرمائے۔

www.abulhasanalinadwi.org

آٹھواں باب

قرآن کریم کی خدمت سب سے اعلیٰ خدمت

قرآن کریم کی خدمت سب سے اعلیٰ خدمت

جس نے قرآن دل سے پڑھ لیا اسکی زندگی بدل گئی

حضرت اقدس دامت برکاتہم نے ارشاد فرمایا کہ ’’قرآن پاک کی خدمت سب سے اعلیٰ خدمت ہے، اللہ نے انسانوں کے لئے برائے نصیحت آسان کردی، یوں سمجھئے کہ ہائی کرنٹ پر ربڑ چڑھا دیا جاتا ہے، اندر کے تار پر اگر ہاتھ لگ جائے تو انسان خاک وراکھ ہو جائے، اسی طرح سمجھئے اللہ نے اس کو ڈھک دیا ہے تاکہ بندہ اپنے رب سے عبدیت کا معاملہ رکھ سکے، اسی لئے جو لوگ الفاظ کی روح تک پہنچ جاتے ہیں، ان کے دل لرز جاتے ہیں، اور ان کے برداشت سے باہر ہوتا ہے، قرآن مجید کی خدمت غیر مسلموں نے بھی کی ہے، لیکن یہ ایمان اور تابعداری کی نیت کے بغیر وہ خدمت تھی، اس لئے اس خدمت نے ان کو فائدہ نہیں دیا، مسلمان خدمت کرتا ہے تو ایمان اور تابعداری کی نیت سے کرتا ہے، وہ اس کی خدمت کے ذریعہ کہیں سے کہیں پہنچ جاتا ہے، قرآن مجید کو پھیلانا بہت مبارک ہے، اس کا تجربہ بار بار ہو رہا ہے کہ جس نے قرآن مجید کو کھلے دل سے پڑھ لیا، اس کی زندگی میں انقلاب آگیا۔

نومسلم محمد اسد کا واقعہ

ایک نومسلم محمد اسد مرحوم کا واقعہ ’’اَلْھٰکُمُ التَّکَاثُرُ‘‘ والا ابھی سنایا کہ تکاثر کی ہوس

www.abulhasanalinadwi.org

نے غافل کر دیا، اطمینان چھین لیا، آج گویا سب نے اپنے کو مادیت اور تمدن کے حوالہ کر دیا ہے، عزت اور دولت کا شوق، بس اسی میں لگے ہوئے ہیں، زیادہ حاصل کرنے کے شوق میں ہر چیز سے غافل ہو گئے ہیں، محمد اسد مرحوم ایک صحافی اور راہب باپ کے بیٹے تھے، صحافتی دورہ پر افغانستان آئے، وہاں قرآن مجید کا مطالعہ شروع کیا، قرآن پاک نے ان پر ایسا اثر ڈالا کہ وہ محمد اسد ہو گئے، اسلام قبول کرنے کے بعد وہ اسپین چلے گئے، وہاں احیاء الاسلام کے کام میں مصروف رہے اور وہیں ان کا انتقال ہو گیا، اللہ تعالیٰ انہیں جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام دے۔

یہ واقعہ ہے کہ جس نے قرآن مجید کو غیر جانبدار ہو کر پڑھا وہ بدل گیا، صحابہ کرام کی نصف تعداد قرآن مجید سن کر ایمان لائی اور نصف تعداد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت دیکھ کر، حضرت عمر کا واقعہ تو مشہور ہے ان کی بہن قرآن مجید کی تلاوت کر رہی تھیں، ان کے آتے ہی خاموش ہو گئیں اور چھپا لیا، انہوں نے کہا کہ لاؤ دکھاؤ، بس کیا تھا چند آیات کو سننے کے بعد ہی وہ مشرف بہ ایمان ہو گئے، اور دیگر صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق وشمائل کو دیکھ کر ایمان لائے، یہ آسمان کی چیز ہے، اللہ نے ہمارے فائدے کے لئے زمین میں بھیج دی تا کہ ہم ہدایت پائیں۔

قرآن مجید میں دراصل ایک مقناطیسی قوت ہے جو بھی اسے پڑھتا ہے، قرآن اسے اپنی طرف کھینچ لیتا ہے، اسے انسانوں کے ذہنوں کو مسخر کرنے اور انہیں صحیح کرنے کی پوری صلاحیت ہے، قرآن کریم کو عام بندگان خدا تک پہنچانا پوری امت کی ذمہ داری ہے، اس ذمہ کی ادائیگی میں ملک کا بھی فائدہ ہے اور انسانیت کا بھی۔

www.abulhasanalinadwi.org

انسان صحیح راستے پر آجائیں

اللہ تعالیٰ رحمٰن و رحیم چاہتا ہے کہ انسان صحیح راستہ پر آجائیں، وہ چاہتا ہے کہ لوگ جہنم سے نجات پائیں، اس لئے قرآن مجید کے اندر ایک کشش ہے جو بھی پڑھے گا، وہ مجبور ہو جائے گا اس کو سمجھنے کے لئے، اسی طرح عربی زبان جانتے نہیں لیکن سن کر بے ساختہ رونا شروع کر دیا اور سمجھ کر پڑھنے والے جب تلاوت کرتے ہیں، تو ان کے برداشت سے باہر ہو جاتا ہے، اور ایسا لگتا ہے کہ دل پھٹ جائے گا، اللہ نے اس میں بڑی طاقت رکھی ہے روحانی طاقت، آسمانی طاقت اور ایسا کیوں نہ ہوتا کہ یہ ربانی کلام ہے، اس سے اہل علم بھی فائدہ اٹھاتے ہیں اور معمولی صلاحیت والے بھی، دونوں طرح کی اس میں رعایت رکھی گئی ہے۔

اس نسبت کو سمجھ کر کام کیجئے

انسانیت کی نجات کے لئے اللہ نے یہ کلام عطا فرمایا ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی جب بعثت ہوئی تو یہ وقت تھا کہ اللہ نے دنیا پر نظر ڈالی تو اسے نفرت ہونے لگی پھر رحم آیا، نبی مبعوث کیا، اللہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا نبی بنایا کہ ان کی سیرت کو دیکھ کر لوگ ایمان لانے لگے، اور اپنے کلام کو ایسا بنایا کہ لوگ اس کے اثر سے ایمان قبول کرنے لگے، اس میں اللہ تعالیٰ کی نسبت ہے، اس نسبت کو سمجھ کر کام کیجئے اور جو بھی اس نسبت سے کام کرے گا، کامیاب ہوگا۔

مشعل راہ

دوستوں اور عزیزو! قرآن مجید کو صحیح طور پر سمجھنے کے لئے یہ ٹکنالوجی جو اختیار کی

www.abulhasanalinadwi.org

جا رہی ہے، یہ اللہ تعالی کی نعمت کی قدر ہے، جو نئی چیزیں سائنس کے ذریعہ سامنے آ رہی ہیں، اس میں یہ ٹکنالوجی بھی ہے، اللہ تعالی کا ہر کام ایک مقصد کے مطابق ہے، یوں ہی نہیں ہے، اللہ تعالی بندہ کو آزماتا ہے، اللہ تعالی نے انسانوں کو زندگی دی کہ اس کو یاد کرے، صبر وشکر دو چیزیں ہیں، صبر برداشت کرنے کو کہتے ہیں کہ نہ شکوہ کرے اور واویلا مچائے۔

قرآن مجید میں دسیوں جگہ قرآن مجید کی عظمت واہمیت کا تذکرہ ہے، اپنی زبان سے کلام اللہ کو ادا کرنا یہ عبادت ہے، اور اللہ کا وعدہ ہے کہ اس کلام کی وہ خود حفاظت فرمائے گا، اور اللہ دنیا میں اسباب کو اختیار کراتا ہے، اپنے بندوں میں ہی سے لوگوں کو کھڑا کرتا ہے کہ وہ قرآن مجید کی حفاظت کریں، ہر چیز اللہ تعالی کی تسبیح بیان کررہی ہے: "وَإِنْ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِهِ" (۱) لیکن یہ اضطراری ہے اختیاری نہیں ہے، جن وانس کے لئے اختیار رکھا ہے، یہ ٹکنالوجی بھی حفاظت کا ایک ذریعہ ہے، اس جذبہ سے جو اس کام میں حصہ لے گا اور اس ٹکنالوجی کو اختیار کرے گا وہ بھی قرآن مجید کی حفاظت کرنے والوں میں ہوگا، حفاظت کرنے والا درحقیقت اللہ رب العالمین ہے، لیکن ذریعہ اس نے ہمیں بنایا، یہ بہت بڑے شرف اور عزت کی بات ہے۔

بچوں سے خطاب

بچوں سے خطاب کرتے ہوئے حضرت والا نے فرمایا کہ: "بچوں میں اکثریت ان بچوں کی ہے جو ملیالم زبان جانتے ہیں اور اردو سے ناواقف ہیں لیکن ان کو اردو سکھانے کی مشق کرائی گئی، چنانچہ وہ اردو پڑھنے اور لکھنے لگے، یہ بھی اللہ تعالی کی بہت

(۱) سورۂ بنی اسرائیل آیت ۴۴۔

www.abulhasanalinadwi.org

بڑی نعمت ہے۔

عزیزو! تمہارے لئے یہ بڑی نعمت اور انعام کی بات ہے کہ تم اس اسکول میں آئے اور تم اللہ تعالی کا کلام پڑھنا سیکھ رہے ہو، اللہ تعالی جس نے آسمان بنایا اور زمین بنائی اور اللہ تعالی نے ہمارا کھانا پانی سب زمین میں رکھا اور جو کچھ ہم پہنتے ہیں، سب زمین میں اللہ تعالی نے رکھ دیا اور ہم کو اس کا علم دیا کہ ہم اس کو زمین سے نکالیں اور کام میں لانے کے لائق بنائیں، اللہ تعالی نے سب کچھ دیا، اس لئے ہم کو اللہ تعالی سے محبت کرنی چاہئے اور اللہ تعالی کے حکموں پر چلنا چاہئے، مسلمان کون ہے؟ مسلمان وہ ہے جو اللہ کو اور اللہ کے رسول کو مانتا ہے اور قرآن مجید کو مانتا ہے، یہ بات اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو بتائی کہ رب العالمین کون ہے؟ بتایا اللہ رب العالمین ہے، تم پڑھو گے لکھو گے تو اس قابل بنو گے کہ اللہ تعالی کے حکموں پر چل سکو اور سچے مسلمان بن سکو، ہمیں یہاں آکر اور تم سے مل کر بڑی خوشی ہوتی ہے، اللہ تعالی تمہیں خوش رکھے اور تم کو بڑا اور کامیاب بنائے اور اپنی مرضیات پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور یہ جو کوششیں ہو رہی ہیں ان کو قبول فرمائے، اور کام کرنے والوں پر اپنا فضل فرمائے۔

معلّموں سے ایک خطاب

''اقراء عربک اسکول'' منگور کا مطبوعہ اردو عربی قاعدہ، نورانی قاعدہ کا رسم اجراء ہوا، یہ وہ قاعدہ ہے جس کو شروع میں پڑھنے سے بچہ کے اندر اچھی تعلیمی لیاقت پیدا ہوتی ہے اور قرآن مجید کا اچھا تلفظ حاصل ہو جاتا ہے، اس نورانی قاعدہ کی خصوصیت یہ ہے کہ اس میں اردو تنبیہات کے ساتھ انگریزی تنبیہات کا بھی اضافہ

www.abulhasanalinadwi.org

کیا گیا ہے، اور اس پر مولانا محمد ایوب ندوی بھٹکلی نے نظر ثانی کی ہے، اس کے مصنف مولانا نور محمد مرحوم حضرت شاہ عبدالرحیم رائے پوری کے متعلقین میں تھے اور ان کی سرپرستی و ہدایت پر انہوں نے اولاً ان مکاتب قرآنیہ کے لئے ترتیب دیا تھا، جو پنجاب کے علاقہ میں ان کے قائم کردہ تھے۔

اس موقع پر معلموں کو خطاب کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ معلم کی حیثیت طالب علم کے سامنے سب سے زیادہ اہم ہوتی ہے، وہ ماڈل ہوتا ہے، طالب علم اس کی ہر ادا کو سب سے زیادہ قابل تقلید سمجھتا ہے، خاص طور سے چھوٹے بچے وہ تو بس اپنے استاد کو دیکھتے ہیں، اس لئے سب سے زیادہ ذمہ داری استاد کی ہوتی ہے۔

علم کی قدر و قیمت دنیا داروں کے یہاں بھی بہت زیادہ ہے، اس کی مثال ہمارے سامنے آکسفورڈ یونیورسٹی میں پیش آئے جب دو مسئلے آکسفورڈ مجلس منتظمہ کے سامنے تھے، ایک برطانیہ کی وزیر اعظم مارگیٹ تھیچر کو ڈاکٹریٹ کی ڈگری دینے کا، دوسرا اسلامک سینٹر کی منظوری کا، اسلامک سینٹر کو منظوری دے دی گئی اور ڈاکٹریٹ کی ڈگری تفویض کیا جانا نامنظور ہوا کہ ان کی سیاسی حیثیت تو بلند ہے، لیکن علمی حیثیت ایسی نہیں ہے کہ ڈاکٹریٹ کی ڈگری ملے۔

علم کی بھی قسمیں ہیں، اور اس کے حصول کے مقاصد ہوتے ہیں، ہمارا مقصد تعلیم دینے کا یہ ہونا چاہئے کہ نئی نسل کے اندر ایمان پر، اپنے مذہب اسلام پر یہ اعتماد پیدا ہو کہ زندگی کے تمام مسائل میں وہی ہماری رہنمائی کر سکتا ہے، اس وقت ہندوستان کے حالات عجیب وغریب ہیں، اسپین کی طرح یہاں اگر نئی نسل کو تیار نہیں کیا گیا تو یہ نسل انہی میں گھل مل جائے گی، اسپین میں تحقیق کریں کتنے غیر مسلموں کے بارے

www.abulhasanalinadwi.org

میں یہ معلوم ہوگا کہ ان کے باپ دادا مسلمان تھے۔

دانشور طبقہ سے خطاب

شہر کے دانشور طبقہ سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا دوستو! بھائیو! ساتھیو! میرے لئے خوشی کی بات ہے کہ یہاں ملاقات ہورہی ہے، یہ مسلمان آپس میں سب بھائی بھائی ہیں، یہ اسلامی اخوت ہے، اسلامی بھائی چارہ ہے، مسلمان جب مسلمان سے ملتا ہے تو دین کی نسبت سے ملتا ہے، اسلام کی نسبت سے ملتا ہے، صحابہ کرام آپس میں اس جذبہ سے ایک دوسرے سے اللہ تعالیٰ کے لئے ملتے تھے اور ایک دوسرے کے تجربہ سے فائدہ اٹھاتے تھے، جب تک مسلمان اس طریقہ پر رہے وہ دنیا پر غالب رہے۔

بعض وقت آدمی کو سب کچھ حاصل ہوتا ہے، لیکن دل کا سکون نہیں ملتا، سابق لیو پولڈ ویس محمد اسد نے اپنا واقعہ لکھا کہ ہم سفر میں تھے، کوئی ساتھ نہیں، دیکھا سب گم سم ہیں، بے چین ہیں، سب کچھ حاصل ہے، لیکن سب پریشان، میں گھر میں گیا قرآن شریف اٹھایا، سورۂ تکاثر "اَلْھٰکُمُ التَّکَاثُرُ" پر نظر پڑی، بس اس کا سبب معلوم ہوگیا مادیت اور ڈالر مرض ہے، اس حرص و ہوس میں کہ زیادہ سے زیادہ مال ومتاع مل جائے۔

دل کی مسرت حاصل کرنے کی ضرورت

سب اسی میں مبتلا ہیں کہ زیادہ سے زیادہ سامان اور زیادہ سے زیادہ حیثیت اور مقام مل جائے، لیکن اس کی فکر نہیں کہ دل کا اطمینان مل جائے، دل کا اطمینان اللہ

www.abulhasanalinadwi.org

تعالیٰ سے تعلق مضبوط کرنے سے ملے گا، جگر مرادآبادی نے خوب کہا ہے:

چھوٹی ہے ہر مسرت روح اگر تسکین نہ پائے

دل کی مسرت حاصل کرنے کی ضرورت ہے، اس کی طرف توجہ کی جائے، اور اسی سے روح کو تسکین ملتی ہے، اللہ کے نام سے، اللہ کے لئے اپنی عاقبت کی فکر پر توجہ کرنے سے دل کو راحت ملتی ہے، دوسری بات یہ عرض کرنی ہے کہ مسلمان قوم آج کی پیدا شدہ قوم نہیں ہے، ۱۴ رسو سال گزر چکے ہیں، تقریباً پانچ سو سال تک دنیا کی سب سے ترقی یافتہ قوم رہی، اور یہ وہ زمانہ تھا جب یورپ تاریکی میں تھا، اسی لئے یورپ اس عہد کو ''ڈارک ایج'' کہتا ہے، ہمارا وہ زریں اور سنہرا عہد تھا، ہم وہ قوم نہیں جو یوں ہی پودہ نکل آتا ہے، ہماری ایک تاریخ ہے اور روشن و تابناک تاریخ ہے، روحانی تاریخ جو صحابہ اور تابعین کے دور میں اوج کمال کو پہنچی ہوئی تھی، پھر علمی تاریخ جو پانچ چھ سو سال تک بڑی شان دار رہی، آج یہ بات کیوں حاصل نہیں، ہم کو محاسبہ کرنا چاہئے، بات اقلیت میں رہے، لیکن اقلیت میں ہوتے ہوئے کیا کیا کارہائے نمایاں انجام دئے، عبقری لوگ اقلیت میں ہوتے ہیں، وہ سب کو چلاتے ہیں، یہودی پوری دنیا میں ایک کروڑ ہیں، جب کہ مسلمان ایک ارب سے اوپر ہیں، یہودیوں کا امریکہ میں قبضہ ہے، اور اس کے ذریعہ دنیا میں قبضہ ہے، خود امریکہ میں یہودیوں سے تعداد میں زیادہ مسلمان ہیں، یاد رکھئے! اقلیت کو بہ نسبت اکثریت کے زیادہ محنت کرنی پڑتی ہے، ہم تو یہ کہتے ہیں کہ ہم کو یہ مطالبے نہیں کرنے چاہئیں کہ ہماری تعداد اتنی ہے اور ہم کو یہ حق ملے، ہم وہ صلاحیت پیدا کریں کہ ہم کو مطالبہ نہ کرنا پڑے، ہم کو اپنی صلاحیت سے سب کچھ ملے۔

www.abulhasanalinadwi.org

امت محمدی ایک نگراں و رہبر اور اتالیق امت ہے، دوسروں کی محتاج امت نہیں ہے، اللہ تعالیٰ نے ہم کو دین کی جو دولت عطا فرمائی ہے، اس کے ذریعہ ہم کو قائدانہ کردار ادا کرنا چاہئے، اور دوسروں کو گمراہی و تاریکی سے نکال کر روشنی اور ہدایت کی طرف لانا چاہئے۔

دل کی فکر بھی بہت ضروری ہے

دل کی فکر بھی بہت ضروری ہے، مادی ترقی جانوروں کے لئے کافی ہے، انسانوں کے لئے کافی نہیں، دل خوش ہے سب چیز اچھی ہے، دل بے چین سب بیکار، اور دل کو خوشی اور اطمینان حاصل ہوتا ہے اللہ کی یاد سے، اس کے نام سے "اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ" (۱) ہم کو اپنی تاریخ دہرانا چاہئے تاکہ ہم نگراں امت اور اتالیق امت بن سکیں۔

آپ حضرات بڑے شہر کے رہنے والے ہیں، آپ دونوں باتوں کا خیال کریں گے تو دوسرے بڑے شہروں کے لوگوں کی آپ رہنمائی کرسکیں گے، ہم آپ سے یہی کہیں گے کہ محنت ولیاقت کو اختیار کریں، اور دوسری چیز دل کی فکر کریں اور اس کو اللہ تعالیٰ کے نام سے جوڑیں، اس سے دل کا سکون اور جسم کی راحت دونوں حاصل ہوگی۔

www.abulhasanalinadwi.org

نواں باب

اصلاحیات

www.abulhasanalinadwi.org

اصلاحیات

ہر چیز کو کاریگر ہی جانتا ہے

حضرت مرشد الامت نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالی خالق ہے، اس کی باتوں کو چھوڑ کر محض اپنے ذہن سے فیصلے کرے یقیناً وہ غلطی کرے گا جیسے ایک کاریگر نے مشین بنائی، وہ مشین کے بارے میں بتائے گا کہ یہ پرزہ اس کام کا ہے، اور یہ یہاں فٹ ہوگا، بات اس کی مانی جائے گی، دوسرا آکر کہنے لگے، مشین اس طرح درست ہوگی، یہ پرزہ یہاں ہونا چاہیئے اس کی بات نہیں مانی جائے گی، مشین بنانے والے کی بات کا اعتبار ہوگا تو اللہ نے کائنات بنائی ہے، اور وہی دنیا اور انسان اور تمام چیزوں کا خالق ہے، وہ جس کام کو جس طرح کرنے کو کہے گا، مانا وہی جائے گا اور خود اس نے صاف فرمادیا ہے "اَلَا یَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ وَھُوَ اللَّطِیْفُ الْخَبِیْرُ"۔(۱)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں

اسی طرح اللہ نے اپنے رسول بھیجے اور جو بات اس کے رسول نے سنائی جن پر اللہ کی وحی اترتی ہے، تو رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی بات کو اہمیت دینی ہوگی اور اس میں نجات کا سامان ہے، حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی اور ان کی شریعت آخری شریعت ہے، اس کو سمجھنا ضروری ہے، اسی لئے ہمارے مسلم پرسنل لاء بورڈ نے

---

(۱) سورۂ ملک آیت ۱۴۔

www.abulhasanalinadwi.org

"تفہیم شریعت" کا شعبہ قائم کیا تا کہ شریعت کے علماء، ملک کے قانون کے وکلاء کے سامنے وہ مسائل رہیں اور ایسے فیصلے جج صاحبان نہ دے سکیں جو شریعت سے ٹکراتے ہیں اور جن سے شریعت کے مصالح کو نقصان پہنچتا ہے۔

ہم لوگ دین وشریعت کے قریب آئیں

ہم لوگ مخلوط زندگی گزارتے ہیں، دفاتر میں، کاروبار میں، سفر میں اور دوسرے مواقع پر اور دیگر جگہوں میں ایک دوسرے کا ساتھ ہوتا ہے، اسلام اور دین وشریعت کی خوبیاں، محاسن ومصالح کو انہیں بتایا جائے، اس سے یہ اثر پڑے گا کہ اسلامی شریعت پر جو اعتراضات ہوتے ہیں وہ نہیں ہوں گے اور پھر یہ کہ وہ دین وشریعت کے قریب آئیں گے اور ان کے اندر اسلام کی محبت پیدا ہوگی، اللہ تعالی نے جو قانون زندگی کے مختلف پہلوؤں کا دیا ہے، اس میں ہماری کمزوریوں کی پوری رعایت ہے اور شریعت اسلامی نے ایسی باریک رعایتیں رکھی ہیں کہ حیرت ہوتی ہے، مجبوریوں کی رعایت رکھی گئی ہے، اور کیسے نہ ہوتا کہ انسانوں کے خالق کی بنائی ہوئی شریعت ہے، جو انسانوں کی کمزوریوں، مجبوریوں، ضرورتوں کو جاننے والا ہے، اور کیوں نہ ہوتا کہ وہی خالق ومالک اور رب العالمین ہے، صرف نکاح کو ہی لے لیجئے اگر شریعت کا لحاظ رکھ کر اس کو انجام دیا جائے تو اس کا کھلا نتیجہ یہ ظاہر ہوگا کہ طلاق کے واقعات کم سے کم ہوں گے، مرد یہ عہد کرتا ہے کہ ہم اپنی بیوی کا خرچ اٹھائیں گے، وہ اس کے ساتھ اس کو باعزت رکھنے کا بھی عہد لیتا ہے، اور اس کے بعد اس کی فکر رکھتا ہے، اور جب شوہر اپنے عہد کا خیال رکھتا ہے تو عورت کو بھی خیال آتا ہے کہ وہ شوہر کو تکلیف نہ پہنچنے دے، وہ اس کے ذہنی راحت واطمینان اور جسمانی

www.abulhasanalinadwi.org

راحت وسکون کا خیال رکھتی ہے، اورایک دوسرے کوسکون ملتا ہے، اس لئے جب شوہر کا انتقال ہوجاتا ہے تو بیوی کے لئے شریعت کی ہدایت یہ ہے کہ بیوہ کا صحیح طریقہ پر دوسرا نکاح کردیا جائے، اسی طرح بعض عورتیں خلقۃً کمزور ہوتی ہیں اور وہ زیادہ بوجھ نہیں اٹھاسکتیں اور مرد کے جذبات اس کے متقاضی ہوتے ہیں کہ وہ دوسرا نکاح کریں، شریعت نے اس کی اجازت دی لیکن دونوں میں عدل کا پورا خیال اور لحاظ رکھنے کے ساتھ اجازت دی۔

بامقصد زندگی گزاریئے

''ہم کو خوشی ہورہی ہے کہ ہم آپ کے سامنے بیٹھے ہیں، یہاں قرآن مجید کی خدمت ہورہی ہے کہ یہ بہت بڑی دولت ہے اس کا اندازہ ہم کو یہاں نہیں ہوسکتا، آخرت میں ہوگا، قرآن مجید اللہ کا کلام ہے، اس کا وزن اتنا ہے کہ جس کو آسمان، زمین، پہاڑ کوئی برداشت نہیں کرسکتا، اللہ تعالی فرماتا ہے: ''لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْآنَ عَلٰى جَبَلٍ لَرَاَيْتَهٗ خَاشِعاً مُتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ'' (۱) اگر یہ قرآن مجید پہاڑ پر نازل کرتے، وہ لرز جاتا، پھٹ جاتا، انسانوں پر اتارا کہ وہ فائدہ اٹھائیں اور وہ غور کریں۔

اللہ نے انسانوں کو ایک مقصد سے پیدا کیا ہے اور صاف صاف کہا ہے: ''اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنَاكُمْ عَبَثًا وَّاَنَّكُمْ اِلَيْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ'' (۲) کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ تم بیکار پیدا کئے گئے ہو، اور سمجھتے ہو کیا تم ہمارے پاس لوٹ کر نہیں آؤ گے۔

اللہ نے انسانوں کو ذمہ داری دی ہے، انسانوں کو اس ذمہ داری کو سمجھ کر زندگی گزارنا ہے، غلام اپنے آقا کے حکم پر چلتا ہے، انسان اللہ تعالی کا بندہ ہے، وہ اس کی

(۱) سورۂ حشر آیت ۲۱۔ (۲) سورۂ مؤمنون آیت ۱۱۵۔

www.abulhasanalinadwi.org

مان کر نہ چلے تو پھر؟ جس کام کے لئے جس کو لگایا جائے گا، وہ نہ کرے، تو؟ اللہ تعالی نے انسان کو کھانے پینے کے لئے پیدا نہیں کیا ہے، محض اپنی اطاعت و بندی کے لئے پیدا کیا ہے۔

اللہ تعالی کی اطاعت و بندگی انسان نہیں کرتا تو ایسا ہے کہ مزدور کو مزدوری پر رکھا جائے، وہ ٹانگ پھیلائے بیٹھا رہے، کام نہ کرے، کیا اس کو مزدوری ملے گی؟ مزدوری نہیں ملے گی، بلکہ اس کو ہٹادیا جائے گا تو اللہ تعالی کی نہ ماننے کی صورت میں دو خطرے ہیں، ایک تو آخرت کا نقصان دوسرے یہ کہ دوسرے لوگوں کو اللہ تعالی اس سے آگے لائے گا۔

اللہ ہر اچھے کام کا صلہ دے گا

ارشاد فرمایا دنیا میں اللہ تعالی کی مان کر زندگی گزارنے والے کے لئے اللہ تعالی کے وعدے ہیں، کہ نہ ختم ہونے والی زندگی میں اس کا بدلہ ملے گا، اور بہت بڑھا کر اللہ تعالی صلہ دے گا، اللہ تعالی کا کرم یہ ہے کہ کوئی برے کام کا ارادہ کرتا ہے، تو برا کام کرنے پر برائی لکھی جاتی ہے لیکن نیکی کا ارادہ کرنے پر بھی نیکی لکھی جاتی ہے اور نیکی کرنے میں دس گنا ثواب لکھا جاتا ہے، اللہ تعالی نے ہمارے ساتھ رعایتیں بہت کی ہیں، ہم ان رعایتوں کو سمجھیں اور قدر کریں۔

اللہ تعالی نے فرمایا کہ ہم نے انسانوں اور جنوں کو اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا اور ہم ان سے کھانا نہیں مانگ رہے ہیں: "وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ مَا أُرِيْدُ مِنْهُمْ مِنْ رِزْقٍ وَمَا أُرِيْدُ أَنْ يُّطْعِمُوْنِ" (۱) بلکہ اللہ تعالی نے

(۱) سورۂ ذاریات، آیت ۵۶/۵۷۔

www.abulhasanalinadwi.org

زمین کو انسان کے لئے استوار بنا دیا ہے، کہ جو چیز جہاں سے نکلتی ہے، وہاں سے نکال لیں اور فائدہ اٹھائیں، ہم یہ کام تو کر رہے ہیں کہ اسٹور سے فائدہ اٹھائیں اور سامان نکالیں کہیں سے غلہ، کہیں سے گنا، کہیں سے ناریل کہیں سے دال چاول یہ چیزیں آسانی سے مل جاتی ہیں، تو ہم ان کو اپنا حق سمجھ لیتے ہیں، اسی طرح تیل جس سے ہم دوسرے کام لیتے ہیں لیکن جو چیز جہاں اسٹور ہے، وہیں سے نکال سکتے ہیں، کہیں اور سے نہیں، پانی کو اللہ نے عام کر دیا ہے کہ اس سے انسان کی زندگی وابستہ ہے، بغیر پانی کے انسان زندہ نہیں رہ سکتا، یہ سب ہم کرتے ہیں اور اللہ تعالی کا شکر ادا نہیں کرتے، اللہ تعالی بڑا حلیم ہے، لیکن جب پانی سر سے اونچا ہو جاتا ہے تو اللہ تعالی تنبیہ کرتا ہے اور ہوشیار کرتا ہے، غفلت سے نکالتا ہے، اس کے لئے کبھی آندھی طوفان، کبھی زلزلہ، سونامی لہریں، کبھی تباہ کن ولا علاج امراض جو کبھی کبھی وبائی شکل اختیار کر لیتے ہیں، یہ سب ایسے نہیں ہوتا ہے اس میں اللہ تعالی ہمارے لئے عبرت کا سامان رکھتا ہے، ضرورت عمل کرنے کی ہے اور دوسرے کو توجہ دلانے کی ہے اور اپنا جائزہ لینے کی ہے کہ کہیں اللہ تعالی کی نافرمانی تو نہیں ہو رہی ہے، کوتاہی تو نہیں ہو رہی ہے، کہ اس کا تدارک کیا جائے، آج ہم دیکھ رہے ہیں، ہر چیز ریکارڈ ہو جاتی ہے، صرف بول نہیں، حرکات سکنات بھی ریکارڈ کر لیتے ہیں، موبائل، ٹیلی ویژن، دوسرے آلات اور پھر جدید وسائل انٹرنیٹ وغیرہ کے ذریعہ ہر جگہ پھیلا دیتے ہیں تو اللہ تعالی ایسا نہیں کر سکتا؟ سب ریکارڈ ہو رہا ہے، جس کا ہم تصور نہیں کر سکتے ہیں، ہماری اعمال کی سی ڈی (CD) پیش ہوگی، سی ڈی سمجھانے کے لئے کہہ رہے ہیں کوئی بھی چیز ڈھکی چھپی نہیں رہ جائے گی اور اس وقت معافی مانگنے کا وقت بھی ختم ہو جائے

www.abulhasanalinadwi.org

گا اور جزاء وسزا کا وقت ہوگا، تلافی اور تدارک کی مہلت بھی نہیں ملے گی "فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ" (۱) اللہ تعالیٰ کو راضی کیے بغیر نہ دنیا میں خیر نہ آخرت میں کامیابی، اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ اس نے ہم کو مسلمان پیدا کیا، ہم اس پر شکر ادا کریں، شکر سے اللہ خوش ہوتا ہے، اور نوازتا ہے، اور اس کا ارشاد ہے: "لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيْدَنَّكُمْ وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ اِنَّ عَذَابِیْ لَشَدِيْدٌ"۔ (۲)

مسلمان کا مسلمان سے ملنا بڑا کار ثواب ہے

"مسلمان کا مسلمان سے ملنا بڑا کار ثواب ہے، اسلام کی نسبت سے ملاقات چونکہ اللہ تعالیٰ کے لئے ہوتی ہے، اس لئے اس کی بڑی اہمیت ہوتی ہے، بیوی کے منھ میں لقمہ دینا اللہ تعالیٰ کو پسند ہے، اس میں بھی ثواب ہے، اولاد کے حقوق ادا کرنے کی تاکید ہے، اس لئے اس میں بھی ثواب ہے، آپ لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے عہدے دیئے ہیں، آپ خاصے کام کر سکتے ہیں، اور لوگوں کو فائدہ پہنچا سکتے ہیں، یہ چیز بھی اللہ تعالیٰ کو بہت پسند ہے، اللہ تعالیٰ نے اسلام میں کامیابی حاصل کرنے کے اتنے طریقے رکھ دیئے ہیں کہ اس سے اللہ تعالیٰ کا تقرب حاصل کرنا آسان ہوگیا ہے، اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے دلوں میں یہ بات رکھی ہے کہ مسلمان مسلمان سے مل کر انشراح محسوس کرتا ہے، آپ لوگ جو کام کر رہے ہیں اس کے ذریعہ اپنے دنیاوی فائدہ والے کام دین کے کام کے بنا سکتے ہیں، دنیا کے معاملے کے ساتھ آخرت کا ثواب واجر حاصل کر سکتے ہیں، ہمارے لئے اجر حاصل کرنے کا بڑا موقع ہے، کسی کے ساتھ خوش دلی کے ساتھ پیش آنے پر بھی اللہ تعالیٰ نے اجر رکھا ہے

(۱) سورۂ زلزال آیت ۷/۸۔ (۲) سورۂ ابراہیم آیت ۷۔

www.abulhasanalinadwi.org

اور یہ کہ مسلمان سے صرف مسلمان کو نہیں غیر مسلموں کو بھی فائدہ پہنچے اور غیر مسلموں کو بھی عافیت وسلامتی ملے"۔

علم کا صحیح استعمال

حضرت والا نے فرمایا کہ "آپ لوگوں نے محسوس کیا ہوگا کہ جس مقدس ہستی کی وجہ سے دنیا کا نظام چل رہا ہے اور ہمارا آپ کا سب کا وجود اس کی وجہ سے ہے، اس ہستی کو نہ جانا جائے؟ یہ کس قدر خطرناک بات ہے۔

واقعہ یہ ہے کہ آدمی جب گرتا ہے تو جانور سے بھی بدتر ہو جاتا ہے، دنیا کا حال اس قدر خراب تھا کہ قبیلہ قبیلہ سے، خاندان سے خاندان معمولی معمولی بات پر لڑ رہا تھا کہ بات ہماری اونچی رہے، طاقتور کمزور کو مار گراتا اور اس کی تکلیف سے اپنی خوشی مناتا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انسان کو اس پستی سے اٹھایا اور بتایا کہ تم انسان ہو جانور نہ بنو، جینے کا طریقہ سکھایا، رہنے کا سلیقہ بتایا، علم دیا تاکہ معلومات حاصل کرے، اور دوسروں کے تجربے سے واقف ہو اور طریقہ اختیار کرے، علم سے بھی کام لے، عقل سے بھی اور یہ سمجھے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے سب سے اشرف واعلیٰ مخلوق بنایا اور مخلوقات میں سب سے اونچا مرتبہ عطا فرمایا، اللہ تعالیٰ نے انسان کو اونچا مرتبہ دیا اور وہ اس کی قدر نہ کرے، اپنے کو پست کردے اور جانوروں کا طور طریقہ اختیار کرے یہ کتنی حماقت اور بے عقلی کی بات ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علم کو بڑی اہمیت دی

ارشاد فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے، آپ نے علم کو بڑی اہمیت

www.abulhasanalinadwi.org

دی، لیکن اللہ تعالیٰ کے نام اور نسبت سے اس کو اختیار کرنے اور کام میں لانے کو کہا، بہتر راستہ بنانے کے لئے مربی و معلم (استاد) کی ضرورت پڑتی ہے، جیسے تاجر بننے کے لئے پہلے تاجر کے پاس بیٹھنا پڑتا ہے، صنعت کاری کے لئے پہلے صنعت کار کے پاس وقت گزارنا پڑتا ہے، اس لئے استاد کی رہنمائی میں جو علم حاصل ہوتا ہے اس علم کی قیمت زیادہ ہے، اور استاذ الاساتذہ سیدنا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں، ان کی احادیث وارشادات کو دیکھئے کون سا پہلو ہے، جو نہ ہو، ایک تو علم وہ ہے جو انسان کے پاس نہیں تھا، وہ علم دیا اور ایک علم وہ ہے جو زمین میں تھا اور اس سے انسان گزر رہا تھا، لیکن اس کو سمجھ نہیں پا رہا تھا وہ علم بھی دیا، اس طرح دین وآخرت کے علم کے ساتھ دنیا کا علم بھی دیا اور اس علم سے جو فائدے حاصل ہوتے ہیں ان کے صحیح استعمال کو بھی بتایا۔

حصول علم کا صحیح مقصد معلوم ہونا

''یورپ کا نظریہ علم کے سلسلہ میں صرف اتنا ہے کہ بطن (پیٹ) کو بدن (جسم) کو فائدہ پہنچے اور وہ بھی اپنے پیٹ اور بدن کو، دوسرے کے نہیں، اسلام نے روح کے فائدہ اور دوسرے انسانوں کے فائدہ کی طرف توجہ دلائی کہ جو اپنی ضروریات پوری نہیں کر پارہے ہیں ان کی ضروریات کی تکمیل میں مددگار ہوتا ہے، اسلام کا مقصد یہ نہیں کہ ہم صرف اپنی راحت وآرام اور اپنی دنیاوی ترقی کو اختیار کریں، انسانیت صرف اپنے کھانے پینے اور آرام کا نام نہیں ہے، انسانیت وآدمیت صورت وشکل کو نہیں کہتے، اعلیٰ اخلاق وکردار کو کہتے ہیں، علم حاصل کرنا اعلیٰ انسان بننے کے لئے، یہ نہیں کہ جانور کی طرح بے لباس اور جانور کی طرح کسی کا خیال نہ کرنے والا

www.abulhasanalinadwi.org

اور جس کا مال ہو اس کو اپنا مال سمجھ کر اپنی خواہش پوری کرنے والا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رہنمائی اور آپ کے ارشادات اور سیرت کی روشنی میں حصول علم کا صحیح مقصد ہمیں معلوم ہوگا۔

بغیر تعلیم کے آدمی مزدور اور خادم کی حیثیت سے رہیگا

ہم اس وقت مسلمان کہلائے جانے کے مستحق ہوں گے، جب ہم دونوں علم حاصل کریں گے، کہ وہ علم ہم کو دنیا میں صحیح زندگی گزارنے اور دوسروں کے کام آنے کا فائدہ دے اور آخرت کا بھی فائدہ دے، علم کے بغیر نہ دنیاوی بڑائی حاصل ہوتی ہے اور نہ آخرت کی بڑائی اور کامیابی حاصل ہوتی ہے، اس لئے کہ عمل کے لئے پہلے علم کی ضرورت پڑتی ہے، جتنا علم ہوگا اس کے مطابق عمل کیا جا سکے گا، بغیر تعلیم کے آدمی مزدور اور خادم کی حیثیت سے رہے گا، مخدوم و بزرگ نہیں بن سکتا، خود کچھ نہیں کر سکتے، جو دوسرا کہے گا اسی کے مطابق چلنا ہوگا، مسلمان ہونے کے ناطے ہماری ذمہ داری صرف دینوی معاملات تک محدود نہیں، آخرت بہتر بنانے کی بھی ہے، اپنی اور دوسروں کی فکر کرنی ہے، اس لئے امت اسلامیہ کی ذمہ داری دوہری ہے، دوسری قومیں صرف دنیا دیکھتی ہیں اور اس میں بھی خودغرضی کے نظریہ نے ان کو بہت زیادہ اخلاقی پستی میں گرا دیا ہے، اگر ہم صرف وہ ترقی حاصل کریں جس میں ہمارے پیٹ کا فائدہ ہو، وہ ترقی نہیں، بہت نقصان دہ چیز ہے۔

مسلمانوں نے برسوں دنیا پر ایسی حکومت کی ہے جو دنیا میں کوئی حکومت نہیں کر سکتی ہے اور مسلمان قوم دنیا کی چوٹی کی قوم رہی ہے اور یہ علم و دین کے اجتماع سے

www.abulhasanalinadwi.org

تھا، دوسری قوموں کے افراد نے ان مدرسوں اور یونیورسٹیوں میں آکر مسلمانوں سے علم کا فائدہ اٹھایا اور وہ یہ دولت دنیاوی حیثیت اچھی کرنے کے لئے لے کر چلے گئے، دین کو چھوڑ دیا، اس طرح علم تو انہوں نے لے لیا، لیکن اس کا استعمال صحیح نہیں کر سکے۔

وہ علم کام کا ہے جو دوسروں کو فائدہ پہنچائے

حضرت نے ارشاد فرمایا کہ نرا علم کسی کام کا نہیں ہوتا، وہ اسی وقت کام کا ہے، جب وہ دوسروں کو فائدہ پہنچائے اور اس میں اپنا کمال نہ سمجھا جائے بلکہ اس حقیقت پر نظر رہے کہ اللہ رب العالمین نے ہم کو دیا ہے، اس کا شکر ادا کیا جائے، شکر نہ ادا کرنے پر اللہ تعالیٰ کا غضب نازل ہوتا ہے، ابھی جاپان میں سونامی اور زلزلے نے جو شدید نقصان پہنچایا اس کا ظاہری سبب یہی نظر آتا ہے کہ ان لوگوں نے اس کو اپنا کمال سمجھ لیا تھا اور اللہ تعالیٰ کا فضل سمجھنے سے محروم تھے، اور اللہ تعالیٰ کا شکر نہیں کر رہے تھے، علم ہو یا مال، حکومت ہو یا اقتدار یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کے فضل ہی سے ملتا ہے، اس لئے اس کو اللہ تعالیٰ کا فضل سمجھنا چاہئے، اللہ تعالیٰ کو بھولنے سے علم فائدہ نہیں پہنچاتا اور یہ علم اس مقام پر نہیں پہنچاتا جس سے اللہ تعالیٰ راضی اور وہ نعمتیں ملیں، جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقرر ہیں، بس مادی نفع تو مل سکتا ہے لیکن روحانی نفع اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقرر کردہ ثواب حاصل نہیں ہوتا۔

اخلاق و کردار مسلمانوں کا طرۂ امتیاز ہے

حضرت والا نے اسلامی تعلیمات کی روشنی میں اخلاق و کردار اور سیرت کی تعمیر پر

www.abulhasanalinadwi.org

زور دیتے ہوئے فرمایا کہ کسی زمانہ میں اخلاق و کردار مسلمانوں کا طرۂ امتیاز تھا، لیکن آج ہم اخلاقی سطح سے گرتے جارہے ہیں جو ہم سب کے لئے فکر وتشویش کی بات ہے، صرف اسلامی نام رکھ لینے سے مسلمان نہیں ہوتا، بلکہ مسلمان کا ہر میدان میں اخلاق وکردار کا عملی مظاہرہ ضروری ہے۔

حضرت والا نے اسلامی معاشرہ کی تعمیر وترقی میں اخلاق وکردار کے رول پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا کہ اسلام نے بزور شمشیر سرفرازی وبلندی حاصل نہیں کی، بلکہ اس کی بنیاد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا خلوص وعدوں کا پورا کرنا، غلام اور دوست کے ساتھ یکساں سلوک ومحبت، آپ کی جرأت اور اللہ اور خود پر یقین جیسے اوصاف ہیں، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ وہ کامل نمونہ ہے، جو انسانوں کو سکون وسعادت، رحم وراحت ارفع واعلی نصب العین کی نشاندہی کرتا ہے، اور انہیں اپنی منزلوں کا شعور بخشتا ہے، حضرت والا نے اجتماعیت اور اتحاد واتفاق پر زور دیتے ہوئے فرمایا کہ اسلام کی بنیاد اجتماعیت ہے، اور جو کام اجتماعیت سے ہوا کرتا ہے، اس میں خدا کی مدد شامل حال ہوا کرتی ہے، اور کامیابی یقینی ہے، حضرت والا نے شریعت کے مطابق زندگی گزارنے پر زور دیتے ہوئے فرمایا کہ مسلمانوں کا شریعت کے مطابق زندگی نہ گزارنے کا نتیجہ ہے کہ آج سارے عالم میں اسلام دشمن طاقتیں اسلام کو بدنام کرنے میں لگی ہوئی ہیں، نیز حضرت والا نے اجتماعی اور انفرادی زندگی کو بہتر بنانے اور غیر مسلموں کے سامنے اسلام کا صحیح نقشہ پیش کرنے کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے فرمایا کہ ہماری زندگی میں اچھائیاں ہوں تو یقیناً اس سے دوسروں پر بہتر اثر پڑے گا اور اسلام کی بہترین عکاسی ہوگی، اس کے برخلاف اگر ہماری برائیاں عام

www.abulhasanalinadwi.org

ہونے لگیں تو پھر اس سے اسلام کی بدنامی ہوگی، آج ہمارا حال یہ ہے کہ ہم اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں جب کہ اعمال ہمارے غیروں جیسے ہیں، جس سے اسلام سے زیادہ خود ہمارا نقصان ہورہا ہے، آج ہم اپنی ضرورت کو پورا کرنے کے لئے دوسروں کی پرواہ تک نہیں کرتے خواہ دوسروں کا نقصان ہو یا فائدہ، صرف خود اپنے فائدہ کے لئے ہر ممکن کوشش کرتے ہیں۔

خطیب حضرات کی ذمہ داری

خطیب حضرات جمعہ کے خطبہ میں ملت اسلامیہ کی رہنمائی فرماتے ہوئے احکامات خداوندی کی طرف راغب کریں جمعہ کو اللہ تعالی نے ایک نعمت بنایا ہے، اس کا صحیح استعمال ہونا چاہئے، ورنہ آسان نہ تھا کہ اتنے بڑے مجمع کو ہر ہفتہ کسی عنوان کے تحت کے جوڑا کریں، لہٰذا خطیب حضرات کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے خطبات میں جمعہ کو بامعنی بنانے اور سامعین کی تڑپ اور امت کی ضرورت کے مطابق حالات حاضرہ کو مدنظر رکھتے ہوئے اپنے خطبات پیش کریں، اور بات اس ڈھنگ سے کہی جائے کہ جو دل میں اتر جائے کیونکہ بہت سی مفید اور کارآمد باتیں ڈھنگ نہ ہونے کی وجہ سے بے فائدہ اور ضائع ہوجاتی ہیں، حضرت والا نے فرمایا کہ ہر مسلمان امت کی اصلاح کے لئے اپنے دل میں سچی تڑپ اور ہمدردی پیدا کرے۔

تعلیم حاصل کرنی چاہئے

تعلیم کا مسئلہ نہایت اہم ہے، مقاصد کا جب فرق ہوتا ہے تو نتائج میں بھی تبدیلی آجاتی ہے، عام انسانوں نے مغرب کے طرز پر تعلیم کو صرف معاش سے جوڑ دیا، جس

www.abulhasanalinadwi.org

کے نتیجہ میں تعلیم کا فائدہ ہی مفقود ہوگیا، جب کہ ایک مسلمان کے نزدیک تعلیم کا سب سے اعلیٰ مقصد معاد اور خالق کائنات کی رضا کا حصول ہے، دین اسلام میں علم کا مقصد یہ ہے کہ انسان کی علمی، اخلاقی، نفسیاتی اور ذہنی تشکیل کی جائے، اس کو خدا کی معرفت، اس کے احکام پر چلنے اور دوسروں کی رہنمائی کے لئے حاصل کیا جائے، جب اس کو صرف روزی روٹی سے جوڑ دیا گیا تو سارے مسائل پیچیدہ ہوگئے اور علم کا معیار واثر محدود ہوکر رہ گیا، اگر مقاصد درست نہ ہوں تو علم فائدہ مند نہیں ہوگا، قرآن کہتا ہے کہ ان لوگوں کی طرح مت بن جاؤ جنہوں نے اللہ کو بھلا دیا تو اللہ تعالیٰ نے بھی اس کی ذات کو بھلا دیا، اللہ کو بھلانے سے انسان اپنے آپ کو بھلاتا ہے اور اس کو پتہ نہیں چلتا کہ کیا ہمارے لئے مفید ہے اور کیا مضر؟ اگر ہم اللہ کو بھول جائیں گے تو خدا بھی ہم کو بھلا دے گا اور ہم اللہ کو بھول جائیں گے تو خدا بھی ہم کو بھلا دے گا اور ہم خود اپنی ذات سے ناواقف ہوجائیں گے، دنیا کی تعلیم تو قرآن اور اللہ کو بھلا دینے والی تعلیم ہے، آج اگر دین کی بات آپ کریں تو لوگ کہیں گے کہ کام کی بات کیجئے، کام کی بات یہ ہے کہ ہم دنیا کی بات کریں، لوگوں نے سمجھ رکھا ہے کہ پوری زندگی جسم کی راحت پر صرف ہو، ضرورت ہے کہ تعلیم اور مقاصد تعلیم کو ہم سمجھیں۔

انسان کا مقصد صرف دنیا بن کر رہ گیا ہے

آج انسان کا مقصد صرف اور صرف دنیا بن کر رہ گیا ہے، وہ یہ بھی بھول چکا ہے کہ اس کے بعد بھی کوئی زندگی ہے جہاں جاکر سارے کئے کا حساب دینا ہے، اس غفلت کا اثر زندگی کے تمام شعبوں پر پڑ رہا ہے، یہاں تک کہ تعلیم وتربیت جیسا

www.abulhasanalinadwi.org

مقدس شعبہ بھی اس سے محفوظ نہیں رہا اور یہ واقعہ ہے کہ جب سے علم سیکھنے کا مقصد لوگوں نے صرف دنیا بنالیا ہے، تب سے زندگی کے فساد و بگاڑ میں اضافہ ہوگیا ہے، اور تعلیم کا مفہوم و معیار ہی یک لخت کچھ سے کچھ ہوگیا ہے، آج انسان نے تعلیم کے مقصد کو بھلا دیا ہے، اللہ تعالی نے جب عقل و علم دیا ہے تو اس سے فائدہ اٹھایا جائے اور کردار و شخصیت بنانے کی سمت میں اس کا استعمال کیا جائے۔

حضرت مولانا مدظلہ نے اپنے وسیع تجربات و مشاہدات کی روشنی میں فرمایا کہ مغربی ممالک اور پوری دنیا کی یہی صورت حال ہے، امریکہ کی پی ایچ ڈی کرنے والی ایک خاتون نے کہا کہ جب سے تعلیم کو معاش کے ساتھ جوڑ دیا گیا ہے، علم کا معیار گھٹ کر رہ گیا ہے، مغربی نظام تعلیم میں صرف نوکری پیش نظر رہتی ہے، پوری زندگی صرف اس لئے محنت کی جاتی ہے کہ اپنے آپ کو فائدہ پہنچایا جائے اور دوسروں سے کوئی مطلب نہیں، اللہ تعالی نے اس دنیا میں انسان کو پیدا کیا اور کہا کہ علم حاصل کرو تا کہ تم انسان معلوم ہو جانور نہ معلوم ہو، تو تعلیم اس لئے ہے کہ انسان خدا کی مرضی کے مطابق زندگی گزارے، اس لئے ضرورت ہے کہ تعلیم میں آخرت کو مدنظر رکھیں، ہم اس مختصر سی زندگی کے لئے کتنی محنت کرتے ہیں مگر بڑی زندگی (آخرت) کی کوئی فکر نہیں کرتے۔

جہاں تک مسلمانوں کا مسئلہ ہے تو ان کی تعلیم کا مقصد متعین ہے، ہمارا مقصد یہ ہے کہ انسانیت کی جامع تشکیل کی جائے، انسان کو اللہ رب العزت نے سب سے اعلی و افضل مخلوق بنایا اور دوسری تمام مخلوقات پر اس کو فوقیت دی، اس کا مطلب لوگوں نے یہ سمجھ لیا ہے کہ ہم اللہ کی دی ہوئی نعمتوں کا زیادہ سے زیادہ استعمال کریں،

www.abulhasanalinadwi.org

حالانکہ اسلام نے علم کا مقصد یہ رکھا ہے کہ انسان کی اخلاقی ونفسیاتی تشکیل ہو اور ہر وقت آخرت کی کامیابی پیش نظر رہے۔

ہم اپنے تعلیمی معیار کو بلند کریں اور اپنے مقاصد کو درست کریں، تحریک ندوۃ العلماء نے آج سے سو سال پیشتر یہی آواز بلند کی تھی کہ دنیا کے حالات میں جو علمی، تمدنی اور ثقافتی تبدیلیاں ہو رہی ہیں ان کو سمجھ کر آگے بڑھا جائے، اس لئے اپنے اپنے علاقوں میں آپ حضرات تعلیم اور اس کے مقاصد کو عام کریں، اور ان تعلیم گاہوں سے علم دین، اخلاق اور انسانیت سازی کا کام لیں اور مختلف طریقوں سے اس فکر کو معاشرہ میں عام کرنے کی کوشش کریں۔

اسلام جبر واکراہ سے نہیں اخلاق ومحبت سے پھیلا

ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی توفیق سے یہاں حاضری ہوئی اور اس سے پہلے بھی حاضری ہو چکی ہے، صوفی عبدالرحمٰن صاحب مرحوم کے تعلق سے اس مسجد میں بار بار آنا ہوا، یہاں سے بڑی یادیں وابستہ ہیں، یہ اللہ تعالیٰ کا بڑا فضل ہے کہ ہم لوگ مرکز اسلام سے اتنے فاصلہ پر ہونے کے باوجود قرآن وحدیث سے جڑے ہوئے ہیں، اسلام کا معجزہ ہے کہ اسلام اپنی اصلی شکل میں آتا ہے تو لوگ متاثر ہوتے ہیں، کفار ومشرکین قرآن مجید کو سننے سے گھبراتے تھے کہ سنیں گے تو قبول کرنا پڑے گا، اس لئے اپنی عورتوں، بچوں کو بھی دور رکھتے تھے، چنانچہ اسلام کا پیغام حق جہاں جہاں پہنچا، لوگوں نے قبول کیا، دنیا کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک اسلام کی دعوت پہنچی، انڈونیشیا، ملیشیا مسلم ملک بن گئے، چین وجاپان میں اسلام داخل ہوا، افریقی ممالک میں اسلام داخل ہوا، ہندوستان کی بعض ہندو ریاستیں پوری کی پوری مسلم

www.abulhasanalinadwi.org

ریاستیں بن گئیں، یہ حقیقت ہے کہ اسلام اپنی تعلیمات کی بنیاد پر اسلام کے ماننے والوں کے اخلاق وکردار کی بنیاد پر اولیاء، صوفیاء وعلماء کی خدمات کی بنیاد پر دنیا میں پھیلا، تلوار بندوق کے ذریعہ سے ظلم اور دھونس دھمکانے سے نہیں پھیلا، اسلام کی ایک خوبی یہ بھی ہے کہ وہ زندگی کی ضروریات کو پورا کرنے کے ساتھ عبادت وغیرہ کو انجام دینے کو کہتا ہے، نماز پڑھو اور نماز پڑھ کر کاروبار کرنے کی ترغیب دیتا ہے، فرماتا ہے:

"فَإِذَا قُضِيَتِ الصَّلَاةُ فَانْتَشِرُوا فِي الْأَرْضِ وَابْتَغُوا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ" (۱)

اسلام کی جو تعلیمات زندگی کے مختلف پہلوؤں اور طریقوں میں ہیں، وہ ہمیں بتانا چاہئے اور عمل میں لانا چاہئے، تاکہ ہماری زندگی اسلامی گزرے اور لوگوں کی اسلام سے متعلق غلط فہمی باقی نہ رہے، صحابہ کرام کی بڑی تعداد قرآن مجید کو سن کر ایمان لائی اور ایک بڑی تعداد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ کر ایمان لائی، ایمان لانے کے واقعات میں ایک واقعہ یہ ہے کہ ایک غیر مسلم کے سامنے قرآن کریم کھلا تھا اور سورہ "الھاکم التکاثر" کھلی تھی، ان کو تکاثر کی تفسیر نے متاثر کیا کہ آج ساری دنیا تکاثر میں مبتلا ہے، بس میرے پاس اتنا ہو جائے، اتنا اور بڑھ جائے اور حدیث میں آتا ہے کہ مٹی ہی منھ بھرے گی، یعنی قبر میں جاکر ہوس کا خاتمہ ہوگا، پھر پچھتائے گا اور پچھتانے سے کوئی فائدہ نہ ہوگا، جو چیز ہر وقت میرے سامنے رہنی ہے وہ اللہ کی مرضی ہے، اسی کو سامنے رکھ کر زندگی گزارنی ہے، قرآن مجید اور حدیث شریف میں بھی ہم کو یہ تعلیم دی گئی ہے کہ ہم آخرت کو پیش نظر رکھیں، دوسرا فائدہ یہ ہے کہ ہم ایسے ملک میں ہیں جہاں ہم اقلیت میں ہیں، اس سے ہماری دوسری ذمہ داری ہے کہ ہم اپنی

(۱) سورۂ جمعہ آیت ۱۰۔

www.abulhasanalinadwi.org

خیر خواہی ثابت کریں کہ ہم ہمدردانہ، خیر خواہانہ اور شرافت کے ساتھ زندگی گزارتے ہیں، دین کی معلومات قرآن وحدیث کی تعلیمات سے واقفیت ہونی چاہئے، اب اردو انگریزی ہندی مراٹھی سب زبانوں میں لٹریچر آچکا ہے، اس سے فائدہ اٹھانا چاہئے، سب سے اہم چیز آخرت کی فکر ہے، طویل زندگی اور نہ ختم ہونے والی زندگی ہے، اس کا خیال ترجیحی طور پر رکھنا ضروری ہے کہ یہاں دنیا میں ساری تگ ودو آخرت کے لئے کریں، چند سالوں کی یہ زندگی ختم ہو جائے گی، اور عمل ساتھ جائیں گے، مال ومتاع ساتھ نہیں جائیں گے۔

ہماری کامیابی کا راز شریعت مطہرہ پر عمل کرنے میں ہے

حضرت والا نے اپنے خطاب میں فرمایا کہ قرآن وحدیث دونوں ہدایت کے سرچشمے ہیں اور ان کا پڑھنا اور پڑھانا روئے زمین پر سب سے اونچا کام ہے، اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ مقبول ہے، مولانا نے مزید کہا کہ اس دنیا کے بنانے کا ایک مقصد ہے، اور یہ مدارس دینیہ اسلام کے قلعے ہیں اور یہ مدارس جب تک قائم ہیں گویا ہم سب قائم ہیں، اور جس دن یہ دینی مدارس ختم ہو جائیں گے اس دن دنیا برباد ہو جائیگی، حضرت نوح علیہ السلام اور ان کی قوم کو آزمایا اور موقع دیا کہ سنبھل جاؤ اور سدھر جاؤ پھر سدھار پیدا نہیں کیا گیا، تو پھر اللہ تعالی کا غضب نازل ہوا ہے اور قوم نوح کو ہلاک وتباہ کر دیا گیا، یہ دینی مدارس تو قرآن وحدیث کی بقاء کے ذریعہ ہیں۔

www.abulhasanalinadwi.org

حضرت والا نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو اختیار دیا ہے جو اس اختیار کا صحیح استعمال کرے گا وہ رضاء الٰہی کو پا سکتا ہے، ورنہ عذاب الٰہی کا شکار ہو سکتا ہے، اختیار کا صحیح استعمال کس طرح سے کیا جائے، اس کو تفصیل کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں بیان فرمایا ہے اور نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کی ہدایت کے لئے جتنی کتابیں نازل فرمائیں وہ سب دوسرے نبی کی آمد پر منسوخ ہو گئیں، لیکن جو کتاب ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اللہ نے ہماری ہدایت کے لئے نازل کی، اس کی حفاظت کا اللہ نے وعدہ فرمایا ہے، اور اسی طرح اللہ تعالیٰ نے فرمان رسالت حدیث کی بھی حفاظت فرمائی کہ علماء کرام نے محدثین کے تمام احوال پر نظر رکھتے ہوئے حدیثوں کو قبول کیا اور تمام احتیاطوں کے اختیار کرنے کے بعد حدیث بھی محفوظ ہو گئی، اس سلسلہ میں سب سے زیادہ احتیاط سے کام امام بخاری نے کیا ہے اور اسی طرح امام مسلم نے بھی احادیث کے قبول ورد میں بڑی سختی سے کام لیا ہے۔

عربی زبان کو تمام باریکیوں کے ساتھ حاصل کرنا چاہئے

حضرت والا نے طلباء سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ طلبہ کو عربی زبان کے سیکھنے میں جدوجہد کرنی چاہئے اور عربی کو تمام باریکیوں کے ساتھ حاصل کرنا چاہئے، قرآن کریم اور حدیث نبوی کو سمجھنے کے لئے عربی کو اس کے حق کے ساتھ سیکھنا لازمی ہے۔

حضرت والا نے ارشاد فرمایا: اللہ کی دی ہوئی نعمتیں ہمارے لئے عارضی ہیں جو ایک دن چھین لی جائیں گی، ان نعمتوں کی قدر کرنا ہماری ذمہ داری ہے، اس کی قدر

www.abulhasanalinadwi.org

ان نعمتوں کا شکر ادا کر کے ہی ادا ہو سکتی ہے، عقیدہ عبادات معاملات میں سے ایک سے بھی راہ فرار اختیار نہیں کر سکتے، ان میں سے صرف ایک کا کرنا یا دو کا کرنا کافی ہے بلکہ ان تینوں کو کرنے سے ایمان مکمل ہوتا ہے، عبادت یقیناً ضروری ہے، لیکن یہ کافی نہیں ہے، معاملات کو درست بنانے کی ضرورت ہے، آج ہم نے اس کو نظر انداز کر دیا ہے، نماز پڑھنا ضروری، حج اگر کر سکتے ہیں تو ضروری، لیکن دین اس پر ختم نہیں ہو جاتا بلکہ اس سے آگے بھی کچھ اور ہے اگر مال رکھتا ہے تو اس کو صحیح جگہ پر خرچ کرے اور جو حقوق عائد ہوتے ہیں ان کو ادا کرے، ضرورت کی تکمیل کے لئے مال خرچ کرنا برا نہیں لیکن ریاکاری کے لئے خرچ کرنا مذموم ہے، ہماری زندگی اللہ کی مرضی کے خلاف ہوگی، نام سے نہیں کام سے مسلمان کامیاب ہوگا، ہمیں زندگی کے ہر موڑ پر شریعت کا حکم معلوم کرنا چاہئے، سکون وچین کی تلاش میں ہر آدمی دوڑ رہا ہے، لیکن سکون سامان عیش وراحت سے نہیں اندر سے حاصل ہوگا، جب اللہ کے حکم کے مطابق ہماری زندگی ہوگی تو ہمیں قلبی سکون ہوگا، شریعت کے مطابق زندگی گزارنے والے کو جو سکون ملتا ہے وہ بادشاہوں کو بھی نصیب نہیں ہے۔

www.abulhasanalinadwi.org

دسواں باب

علم دین دنیا و آخرت دونوں کیلئے ہے

علم دین دنیا و آخرت دونوں کیلئے ہے

اصل چیز نیت ہے

حضرت مرشد الامت نے فرمایا کہ آپ کو رب کریم نے اس بات کی سعادت عطا فرمائی اور اپنا خاص فضل فرما کر ایک دینی درسگاہ میں داخل ہونیکی توفیق دی، یاد رکھئے اصل چیز نیت ہے، عمل بظاہر خواہ کتنا ہی مہتم بالشان اور نیک معلوم ہو رہا ہو مگر دل کے اندر اس کے خلاف ہے، اور نیت خدا کی رضا جوئی کی نہیں ہے تو وہ عمل اکارت ہے، یہی وجہ ہے کہ امام بخاری نے اپنی کتاب کا آغاز باب بدء الوحی سے کیا ہے، مگر پہلی حدیث تصحیح نیت کے تعلق سے بیان کیا ہے، اور وہ سارے اعمال جو بڑے اجر و ثواب کے حامل ہیں، مثلاً قربانی، حج، نماز، روزہ اگر ان کی ادائیگی خالص خدا اور رسول کے احکام کو سامنے رکھ کر ہو رہی ہے تو باعث ثواب ہے، ورنہ اگر بڑے سے بڑے جانور ذبح کر دئے جائیں، خشوع و خضوع والی نماز پڑھ لی جائے، دن بھر بھوکے رہ کر روزہ رکھ لیا، لیکن نیت خدا کی خوشنودی کے بجائے اپنی دولت و ثروت کا اظہار، اپنی نمازوں کا رعب و اثر، اور روزہ کے ذریعہ جسم کی ورزش اور توازن مقصود ہے، تو ساری محنت رائیگاں ہو جائے گی، اور یہ عبادتیں بجائے ثواب کے باعث عذاب بن جائیں گی۔

www.abulhasanalinadwi.org

سب سے بڑا ذریعہ علم ہے

علم کی اہمیت ونافعیت پر زور دیتے ہوئے فرمایا کہ اللہ کے احکام وفرامین کو جاننے اوران پر عمل پیرا ہونے کا سب سے بڑا ذریعہ علم ہے، اوراللہ نے انسان کوعلم کی خصوصیت سے بہرہ ورفرما کر دنیا اورآسمان کی تمام مخلوقات، حتی کہ فرشتوں پر بھی فضیلت عطا فرمائی۔

علم دین دنیاوآخرت دونوں کے لئے ہے

یادرکھئے علم سے حقائق کھلتے ہیں اورراہ معلوم ہوتے ہیں، آج دنیا کے اندر جو تمدن وتہذیب، سائنس وٹکنالوجی، وسائل راحت وآسائش میں نئی نئی ترقیاں سامنے آرہی ہیں، اورلوگوں کی آنکھیں خیرہ ہورہی ہیں وہ اسی علم کے اندرمحنت کرنے کا نتیجہ ہے، لیکن یہ ساری ترقیاں ایک مدت تک ہیں، اس کے بعد کوئی چیز کام نہیں آئے گی، یہ علم صرف دنیاوی زندگی تک ہی مفید ہے، لیکن تنہا علم دین ہی وہ علم ہے جوآخرت کی لازوال نعمتوں کے ساتھ دنیا میں بھی فائدہ پہنچاتا ہے، یہاں تو علم وحرکت کے بعد کچھ کھانے اورآرام کرنے کوملتا ہے، وہاں صرف خواہش اورارادہ پر وہ ساری نعمتیں حاصل ہوجائیں گی، جن کے بارے میں اس دنیا کا کوئی انسان تصور نہیں کرسکتا، یہ اس وقت ہوگا جب ہم خدا اور رسول کے مطیع وفرمانبردار اورایک شریف آدمی کی طرح زندگی گزاریں گے نہ کہ جانوروں کی طرح، جہاں جی چاہا منہ ماردیا اگرآدمی ایسا کرے گا تو اس دنیاوآخرت دونوں میں نقصان ہوگا اور یہ فرق معلوم ہوگا صرف علم کے ذریعہ۔

www.abulhasanalinadwi.org

اصل چیز یہ ہے کہ خدا ہم سے خوش ہو جائے

آپ نے دار العلوم ندوۃ العلماء کے قیام کا مقصد اور اس کا اصل کام و مقام کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ دار العلوم آئے ہیں، تو اپنی نیت کا جائزہ لیجئے، خدا کی رضا مندی مقصود ہے یا کچھ اور؟ اگر خدا اور رسول کی رضا مندی مقصود نہیں ہے تو دین تو کجا دنیا بھی حاصل نہیں ہوگی، ایسا نہیں کہ دنیا خدا کے دست قدرت سے باہر کی چیز ہے، ہم نے بہتوں کو دیکھا ہے اور کتنوں نے مجھ سے کہا کہ مولانا کیا بات ہے کہ جس کام میں ہاتھ لگاتے ہیں خسارہ ہی ہوتا ہے، جو تجارت شروع کرتے ہیں اس میں نقصان ہی ہوتا ہے، اصل چیز یہی ہے کہ خدا ہم سے خوش ہو جائے تو ہم کو سب کچھ ملے گا، اور اگر خدا ناراض ہو جائے تو کچھ بھی نہیں مل سکتا۔

ندوہ کا قیام دین و دنیا دونوں کیلئے عمل میں آیا

ندوۃ العلماء کا مقصد یہ ہے کہ خود تو درست ہوں ہی، دوسروں کی اصلاح، ان کو راہ راست پر لانے کی بھی کوشش کریں، ندوۃ صرف اس لئے نہیں قائم ہوا کہ صرف دین کا علم حاصل کریں بلکہ ایسے افراد تیار کرنا ہے جو عصری و دینی علوم کے جامع بن کر دنیائے انسانیت کی قیادت و رہبری کا فریضہ انجام دے سکیں، تو واقعی سوچنے کی ضرورت ہے کہ ہم یہاں کیوں آئے ہیں؟ نتیجہ ہمیشہ نیت کے مطابق ہی نکلتا ہے، دنیا کو آپ زیادہ دنوں تک دھوکہ نہیں دے سکتے، ایک نہ ایک دن حقیقت سامنے آ ہی جائے گی اور خالق کائنات تو ہر چیز سے واقف ہے، ان سے چھپانے کا تو سوال

www.abulhasanalinadwi.org

ہی نہیں ہوتا۔

ندوہ اوراس کا دارالعلوم اس لئے قائم ہوا تھا کہ دین کا علم حاصل کیا جائے اور دنیا کا بھی اور حضور کی نیابت کا دور زمانہ کے بدلتے ہوئے حالات اور انقلابات کو سامنے رکھ کر فریضہ انجام دیا جائے، اسلامی تاریخ میں ایسی شخصیتیں بار بار پیدا ہوتی رہی ہیں، جنہوں نے اس زمانہ کے لحاظ سے وسائل اختیار کئے اور دین کی خدمت کی، پورے کے پورے علاقے اور آبادیوں کو یکسر بدل ڈالا اور دنیا سعادت وفلاح سے ہمکنار ہوگئی، خدا ہمارے نوجوانوں کو اخلاص عطا فرمائے، دارالعلوم ندوۃ العلماء اوراس کے فرزندوں کو خالص اپنی رضا کے لئے قبول فرمائے اور تمام شر وفتن، نظر بد سے محفوظ رکھے۔

اب اصلاح کے لئے کوئی نبی نہیں آئیگا

اخیر میں طلبہ کو دنیا کے بدلتے ہوئے حالات اور نائبین نبی کی ذمہ داریوں کو یاد دلاتے ہوئے فرمایا کہ اس وقت دنیا انسانیت سے بہت دور چلی گئی ہے، جھوٹ، غیبت، بدکاری، حرام خوری کا دور دورہ ہے اور لوگ آخرت کو بھول چکے ہیں، ایسے ماحول میں اب اس کی اصلاح کرنے آسمان سے کوئی نبی نہیں آئے گا، بلکہ یہ ساری ذمہ داریاں اب نبی کے ماننے والوں پر ہیں، اس وقت اس متمدن دنیا کے اندر ایسے عیوب پیدا ہوگئے ہیں جو حیوانوں میں بھی نہیں ہیں، جانور اپنے نفس کی حد تک خود غرض ہوتا ہے، مگر آج کا انسان اپنے فائدے کے لئے دوسروں کو بگاڑ رہا ہے اور تباہی وبربادی پھیلا رہا ہے۔

www.abulhasanalinadwi.org

ہمارے اوپر احسان عظیم

طلبہ کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا: عزیز طلبہ آپ جس ماحول میں ہیں اس میں نصیحت کی شدید ضرورت ہے، بلکہ انسان کا سارا نظام اسی پر ہے کہ واقف ناواقف کو واقف کراتا ہے، حجۃ الوداع کے موقع پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''حاضرین غائبین تک یہ باتیں پہنچادیں قرآن وحدیث کا علم حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ہمیں ملا ہے، احسان عظیم ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا، پھر صحابہ کا، اس کے بعد والوں کا، اس طرح یہ علم ہم تک پہنچا ہے، اللہ تعالی نے انسان کو حصول علم کی صلاحیت عطا کی، برخلاف دیگر مخلوقات کے ان میں حصول علم محنت وکوشش کرنے پر زور دیتے ہوئے فرمایا کہ سب سے پہلے آپ کو اس بات پر اعتماد ہونا چاہئے کہ آپ جس جگہ پر آئے ہیں، بالکل صحیح جگہ ہے، اگر اعتماد نہ ہوگا تو پھر پڑھنے میں جی نہیں لگے گا، لہذا مقصد ہمیشہ سامنے ہونا چاہئے، خوب محنت کے ساتھ علم حاصل کریں، علم درجہ ہی میں حاصل نہیں ہوتا، بلکہ مطالعہ سے بھی حاصل ہوتا ہے، جو بھی کتاب ہے اس سے متعلقہ کتب کا مطالعہ کریں آپ کا علم بڑھے گا۔

حسن نیت کا خاص لحاظ رکھنے کی ضرورت

لڑکیوں کے ایک مدرسہ میں بخاری شریف کا افتتاح کرتے ہوئے طالبات سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا: ''تعلیم وتربیت کا کام عبادت کا کام ہے، علم وواقفیت کامیابیوں کی کنجی ہے، ترقیاں اسی سے حاصل ہوتی ہیں، یہ خیال آسکتا ہے کہ جاہل بھی اچھی زندگی گزار رہے اور عالم بھی، دونوں میں فرق کیا ہے؟ جاہل بھی جو زندگی

www.abulhasanalinadwi.org

گزار رہے ہیں وہ اپنی اسی واقفیت کی بنا پر جو انہیں دنیا میں آنے کے بعد حاصل ہوئی، معلومات اور واقفیت کے دو حصے ہیں ایک آخرت کے سلسلہ کی واقفیت کہ ابدی زندگی اچھی گزرے اور ایک دنیا میں اچھی زندگی گزارنے کی واقفیت، انسان سازی کا کام یہ ہے کہ حیوانی اثرات اس سے ختم کر کے کامل انسان بنانے کی سعی کی جائے، اساتذہ کو یہی کام سپرد کیا جاتا ہے، ایک بڑی ذمہ داری اس فضیلت کے حصول کے بعد یہ ہے کہ ہم اپنا جائزہ بھی لیں کہ ہم اپنے کام میں کتنے کامیاب ہیں، جس طرح ایک کسان کھیت کاٹنے کے بعد غلہ کا جائزہ لیتا ہے اور یہ دیکھتا ہے کہ کہیں کمی بیشی تو نہیں ہوئی۔

بخاری شریف کا افتتاح

حدیث کے مجموعوں میں سب سے معتبر مجموعہ امام بخاری کی کتاب صحیح البخاری اور امام مسلم کی صحیح ہے، صحیح البخاری کو سب پر فوقیت دی گئی ہے، اور اسی لئے اس کو اصح الکتب بعد کتاب اللہ کہا گیا ہے، امام بخاری عربی نہیں تھے، ان کے آبا واجداد بعد میں مسلمان ہوئے تھے۔

احادیث حدیث کی جمع ہے، ال تخصیص کر دیتا ہے، حدیث پر ال داخل ہوتا، اس کی تخصیص ہوئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کلام کے ساتھ یہ لفظ مخصوص ہو گیا، علماء کے نزدیک حدیث کا لفظ تین طرح کی چیزوں پر استعمال ہوتا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا قول یا فعل یا آپ کے سامنے قولاً یا فعلاً کوئی چیز ہوئی ہو اور آپ نے منع نہ کیا ہو۔

اللہ تعالی کی طرف سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جو بات کہنے یا کرنے کو کہی گئی یا توجہ دلائی گئی اس کا سب سے کھلا ذریعہ وحی تھا، امام بخاری نے اسی لئے سب سے

www.abulhasanalinadwi.org

پہلے اس کا باب باندھا ''باب کیف کان بدء الوحی'' امام بخاری نے باب یہ باندھا اور حدیث نیت کی پہلے درج کی کہ وحی شریعت کا مبداء اور ذریعہ نیت ہے اور شریعت پر عمل کرنے کا پہلا زینہ نیت ہے۔

حدیثوں کی حفاظت کا ذریعہ قوت حافظہ تھا، عربوں کا حافظہ بہت قوی تھا، اسی طرح غیر عربوں کا حافظہ بھی بہت قوی تھا، چونکہ اللہ کو حفاظت شریعت کا یہ عظیم کام اپنے بندوں سے لینا تھا، اسی لئے قوت حافظہ کی دولت قرون اولی کے لوگوں کو وافر عطا ہوئی تھی۔

حدیثوں کے راویوں کے سلسلہ میں ان محدثین نے بڑی جانچ پڑتال کی کہ وہ جھوٹ بولتے تو نہیں دیکھے گئے کسی غلط کام میں تو نہیں پکڑے گئے، بات خلط ملط تو نہیں کرتے، پھر راویوں میں کوئی راوی جھوٹا تو نہیں رہا ہے، حدیث کا مرتبہ قرآن کے بعد سے، قرآن کے بعد حدیث کا ہی سب سے اونچا رتبہ ہے، اسی لئے قرآن پاک میں ارشاد ہے "وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ" (۱) اسی طرح یہ دین وشریعت ہم کو وحی کے ذریعہ ملا، تو جب دین وشریعت کی بات آئے گی، تو وحی کی بات آئے گی، اس لئے امام نے پہلا باب وحی کا باندھا اور حدیث نیت کی ذکر کر کے اس طرف توجہ دلائی کہ شریعت پر عمل کے لئے نیت کا درجہ سب سے پہلا ہے، اس کے بغیر کوئی عمل صحیح نہیں ہوسکتا۔

اعمال کا انحصار نیتوں پر ہے، عمل کے لئے اس کی نیت دیکھی جائے گی، عمل بڑا ہے اور نیت ویسی نہیں ہے تو معاملہ اسی کے مطابق ہوگا، عمل چھوٹا ہے مگر نیت اونچی ہے تو معاملہ ویسا ہوگا۔

---

(۱) سورۂ

www.abulhasanalinadwi.org

آخرت میں آدمی کو ہر بات کا حساب دینا ہے اس لئے نیتوں کی حفاظت وتوجہ کی ضرورت ہے، علم حاصل کرنے والے کو ادھر خاص توجہ کی ضرورت ہے کہ ہمارا علم نافع ہو کہ ہم اس علم کے ذریعہ ہلاکت کے گڑھے سے بچیں اور جہنم کی آگ سے بچیں، تاریکی میں جانے سے بچیں۔

تعلیم حدیث میں ادب، شائستگی، حسن نیت کا خاص لحاظ رکھنے کی ضرورت ہے، ان باتوں کا لحاظ کرتے ہوئے ہم علم حدیث سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں، آپ کو مدرسہ کا شکر گزار ہونا چاہئے کہ انہوں نے یہ نعمت آپ کو مہیا کیا۔

باپ تہجد گزار اور بیٹا ملحد

ایک مجمع سے خطاب کرتے ہوئے حضرت اقدس نے مفکر اسلام کا یہ جملہ نقل کیا کہ ایسا نہ ہو کہ ”باپ تو تہجد گزار ہو اور بیٹا ملحد“ آپ نے فرمایا ”بچوں کی تربیت کا نظام گھروں سے چھن کر دوسروں کے ہاتھوں میں چلا گیا ہے، میڈیا فحش کاری اور بیہودگی کی اشاعت میں پوری قوت کے ساتھ سرگرم ہے، بار بار اس کی اشاعت ہو اور اس کی شناعت نہ بیان کی جائے تو حس ختم ہو جاتی ہے، مولانا نے فرمایا کہ کسی بڑے فرد خاندان یا مصلح ملت کے اٹھ جانے پر یہ کہنا کہ ”بزرگ چلے گئے، اب کوئی نہیں رہا، صحیح نہیں ہے، یہ بات ایک خاص سیاق میں کہی جاتی ہے، جب کہ بزرگان دین موجود ہیں، ان سے بے اعتنائی صحیح نہیں، اصل نفع پہنچانے والا صرف اور صرف اللہ ہے، نگاہ اللہ پر ہو اور جو اللہ کا ولی جہاں کہیں بھی مل جائے، اس کی قدر کی جائے اور اس سے نفع اٹھایا جائے۔

www.abulhasanalinadwi.org

قرآن وحدیث کو سمجھنے والے لوگ علماء ہیں

حضرت نے فرمایا اللہ نے انسان کو ایسا بنایا کہ وہ دوسروں سے سیکھتا ہے، اگر یہ سلسلہ ختم ہو جائے تو نہ عزم وحوصلہ ہوگا نہ جذبہ وولولہ ہوگا، انسان اچھی تربیت اور مشاہدہ سے بہت کچھ حاصل کرتا ہے، خود اپنی اس خداداد صلاحیت سے بھی جو انسان کے اندر ودیعت کی ہیں وہ خیر وشر میں فرق کر لیتا ہے، معلومات کا ذخیرہ جس سے ہم فائدہ اٹھاتے ہیں اور زندگی سنوارتے ہیں وہ دو طرح کا ہے، ایک تو یہ کہ ہم اپنے مشاہدہ اور تجربہ سے حاصل کرتے ہیں، اس کا تعلق اپنی ظاہری زندگی سے ہے اور ایک وہ ہے جو اپنے مشاہدہ اور تجربہ سے حاصل نہیں کر پاتے اور صرف اللہ کے بتائے ہوئے علم جس کا ذریعہ وحی رہا ہے، حاصل کرتے ہیں، اسلام آخری دین ہے، یہی باقی رہنے والا دین ہے، اس کی بقاء قرآن وحدیث کی بقاء ہے، قرآن وحدیث کو سمجھنے والے لوگ علماء ہیں، اس سے معلوم ہوا کہ صحیح اور راست باز علماء برابر رہیں گے۔

مومن کو چاہئے کہ ہر وقت ڈرتا رہے

آپ نے سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے فرمایا ''اللہ کی نصرت ومدد کے بغیر کچھ نہیں ہوتا، علمی نفع، مالی اضافہ، معاشی درستگی اور دینی فائدہ سب اللہ کی طرف سے ہے، آدمی کو اپنے سلسلہ میں دھوکہ نہیں کھانا چاہئے، قارون کو دھوکہ ہوا تو اس کو اس کی سزا بھگتنی پڑی۔

بزرگوں کی محبت، علماء کی نصیحت، والدین کی تربیت کا نتیجہ ہے کہ ہم آپ دیندار ہیں، اگر ہم نے محنت نہ کی اور توجہ نہ کی تو اگلی نسل کی کوئی ذمہ داری نہیں، یہ کس قدر

www.abulhasanalinadwi.org

افسوس کی بات ہے کہ ہماری اولاد کو کوئی بگاڑتا ہے اور ہم کو توجہ نہیں ہوتی، ہماری نسلیں جس ماحول میں پل رہی ہیں اس کی فکر نہیں، آنے والی نسل کی حفاظت کی فکر کیجئے، صحیح ایمان وعقیدہ والی نسل بنائیے، کافر تو انکار کرتا ہے لیکن مسلمان لاپرواہی برتتا ہے، مومن کو چاہئے کہ ہر وقت ڈرتا رہے اور اپنے ایمان کو قوی بناتا رہے۔

استاد وشاگرد کا ربط وتعلق بڑی چیز ہے

اساتذہ کو طلباء سے ایسا تعلق ہوتا ہے جو کسی خاندان کے بڑے کا اپنے فرزندوں اور خانوادے کے دوسرے متعلقین سے ہوتا ہے، طلباء کی ترقی سے اساتذہ کو خوشی اور مسرت ہوتی ہے، اگر کوئی طالب علم استاد سے بڑھ جائے تو وہ بھی ایسا ہی ہے جیسے بیٹا باپ سے زیادہ اچھی عزت اور ناموری حاصل کرلے، یہ مزاج اسلامی تہذیب کی دین ہے، لیکن مغربی تہذیب جس نے آزادی کا دلفریب نعرہ لگایا اس سے یہ تعلق جاتا رہا، استاد شاگرد کا ربط واتصال تو بڑی چیز ہے، باپ بیٹے کا تعلق بھی وہاں صحیح معنوں میں نہیں پایا جاتا ہے۔

ندوہ کے نظام تعلیم کی بنیاد

حضرت مولانا نے خشیت الٰہی، انابت خداوندی اور احکام ربانی پر عمل کو ندوہ کے نظام تعلیم کی بنیاد قرار دیتے ہوئے فرمایا:

''ہمارا یہ تعلیمی نظام اسی بنیاد پر قائم ہے، چاہے اس کو جدید کا نام دیا جائے یا قدیم کا، زندگی قدیم وجدید دونوں سے مل کر بنتی ہے، اور انسان ترقی کرتا ہے، بس فرق یہ ہے کہ اس کے اندر کتنا قدیم ہے اور کتنا جدید، ہر قدیم نہ اچھا ہوتا ہے اور نہ ہر جدید

www.abulhasanalinadwi.org

برا، ضرورت اس بات کی ہے کہ صحیح قدیم کی آبیاری ہو اور صالح جدید کی تخم ریزی، اس کی دو شکلیں ہیں، کبھی والدین اچھی تربیت اور تعلیم کا انتظام کرتے ہیں اور کبھی اساتذہ اور اچھے رہنما صحیح قدیم اور نافع جدید کے استعمال کا مشورہ دیتے ہیں اور اس کا خاطر خواہ نظم کرتے ہیں، اول الذکر کی مثال سید قطب شہید رحمتہ اللہ علیہ کی زندگی سے دی جا سکتی ہے، وہ عظیم مفکر، اچھے داعی اور کامیاب رہنما سمجھے گئے ہیں، انہوں نے اسلام کی شرح و ترجمانی اور افراد قوم کی ذہن سازی میں خاصا رول ادا کیا ہے، وہ اپنے دور شباب میں سیکولر ادیب تھے، اسی زمانہ میں انہوں نے "مشاهد القيامة في القرآن" اور "التصوير الفني في القرآن" اور "العدالة الاجتماعية في الاسلام" لکھی، پھر تحریک اخوان المسلمین سے وابستہ ہو گئے اور دین کے داعی اور اسلام کے سپاہی مانے گئے، میرے ذہن میں یہ سوال تھا کہ انہوں نے زمانہ روشن خیالی میں کیونکر خالص دینی اور ایمانی موضوعات پر کتابیں لکھیں، چنانچہ جب میں نے ان کی کتاب "مشاہد القیامۃ" کا مقدمہ پڑھا تو یہ ذہنی خلجان دور ہوا، وہ مقدمہ کتاب میں لکھتے ہیں کہ میں شیر خوار تھا، اپنی ماں کی گود میں لیٹا ہوا تھا، وہ قرآن کی تلاوت کرتی رہتی تھیں ان کی تلاوت میرے لوح قلب پر مرتسم ہوتی تھی، مجھے اب تک ان کی دلآویز آواز سنائی دیتی ہے، چنانچہ میں نے دور شباب میں اپنے آپ کو مجبور پایا کہ میں قرآن کا مطالعہ کروں، میں نے قرآن کا مطالعہ کیا اور قرآن سے متعلق یہ کتابیں لکھی، یہ ہے اثر والدین کی توجہ والتفات کا۔

اگر ماں اور باپ بچوں کی صحیح تربیت نہیں کر سکتے ہیں تو کوشش کرتے ہیں کہ ان کو ایسا ماحول اور مزاج ملے جس سے بچے کی صحیح ذہن سازی ہو اور وہ ماحول،

www.abulhasanalinadwi.org

اساتذہ اور اچھے رہنماؤں نیز دینی کتابوں کے مطالعہ کی شکل میں حاصل ہوتا ہے، اساتذہ کا کام صرف علم دے دینا نہیں بلکہ رہبری کرنے کا ہے، دورِ حاضر میں مغربی رجحانات نے اساتذہ سے رہبری کا کام سلب کرلیا، اور حکومتوں کے حوالہ کردیا ہے، جس کا اثر یہ ہے کہ انسان خودرو گھاس کی طرح رہتا ہے، اور اپنے آپ کو پوری آزادی کا مستحق سمجھتا ہے، لیکن اسلام نے اس پر کاری ضرب لگائی ہے، وہ زندگی کی رہبری توازن کے ساتھ کرتا ہے کہ قدیم اور جدید دونوں صالح قدروں کی اس کی زندگی میں جھلک دکھائی دیتی ہو، ندوۃ العلماء کا اصول ہے "اَلْجَمْعُ بَیْنَ الْقَدِیْمِ الصَّالِحِ وَالْجَدِیْدِ النَّافِعِ" ندوۃ العلماء اسی کے مطابق اپنا نصاب بناتا ہے اور ادارے بھی قائم کرتا ہے۔

ہر چیز کے دو پہلو ہوا کرتے ہیں

طالب علمی کے عام وخاص دو پہلوؤں کی طرف توجہ مبذول کراتے ہوئے فرمایا:

ہر شخص کے دو پہلو ہوتے ہیں، خاص اور عام، خاص پہلو یہ ہے کہ طالب علم کو جو سکھایا جائے اس کو وہ سیکھے اور تربیت کے سلسلہ میں یہ ہے کہ اس کو اساتذہ طلباء کو غلط کاموں سے اخلاص اور دردمندی کی بنا پر منع کرتے ہیں، وہ خوب جانتے ہیں ہ خراب ماحول کا کتنا اثر پڑتا ہے، عربی مثل ہے:

عَنِ الْمَرْءِ لَاتَسْاَلُ وَاَبْصِرُ قَرِیْنَہٗ
فَاِنَّ الْقَرِیْنَ بِالْمُقَارِنِ یَقْتَدِیْ

کسی کے متعلق کچھ معلوم کرنا ہو کہ وہ کیسا ہے تو اس کے متعلق نہ پوچھ بلکہ یہ دیکھو

www.abulhasanalinadwi.org

کہ وہ کن لوگوں کے ساتھ رہتا ہے، عام پہلو یہ ہے کہ وہ کن لوگوں کے ساتھ رہتا ہے، عام پہلو یہ ہے کہ طالب علم آزادانہ طور پر دانست اور عقل سے فراہم کردہ وسائل سے فائدہ اٹھائے، دستر خوان کتنا ہی عمدہ ہو، کھانا کتنا ہی اچھا ہو لیکن اگر کھانے والا نہیں کھاتا تو سب بیکار ہے"۔

اصل جائزہ آپ کو لینا ہے

طلبائے دار العلوم کو حضرت مرشد الامت نے علم دین میں انہماک کی طرف متوجہ کرتے ہوئے فرمایا کہ "سال کے اختتام پر تاجر اور کاروبار کرنے والے سال بھر کا جائزہ لیتے ہیں، دار العلوم کے نظام کے مطابق اساتذہ بھی امتحانات کے ذریعہ آپ کا جائزہ لیتے ہیں، لیکن اصل جائزہ آپ کو لینا ہے، آپ کسی بھی شخصیت کی زندگی کا مطالعہ کریں گے تو معلوم ہوگا کہ وہ اپنی فکر مندیوں اور محنتوں کی وجہ سے بنی، پھر اللہ نے ان کے لئے وسائل مہیا فرمائے، حضرت مولانا علی میاں رحمۃ اللہ علیہ عربی کے بہترین مقرر اور انشاء پرداز ہندوستان ہی میں بنے، انہوں نے اپنی کتاب "ماذا خسر العالم بانحطاط المسلمین" عالم عربی جانے سے پہلے لکھی، یہ وہ زمانہ تھا جب مسلمانوں کا حوصلہ پست تھا، انگریزوں کی دھاندلیاں اور ان کا ظلم و جبر جاری تھا، شرفاء شہروں کو چھوڑ کر دیہاتوں میں روپوش ہو گئے تھے، مسلمان سمجھ رہے تھے کہ اب ہمارا کوئی تابناک مستقبل نہیں ہے، طبیعتیں بیٹھ چکی تھیں، جب یہ کتاب چھپ کر آئی تو اس نے زلزلہ پیدا کر دیا اور ثابت کیا کہ مسلمان کتنے ہی پژمردہ اور شکست خوردہ ہوں لیکن ترقی کر سکتے ہیں اس کتاب کو عرب پڑھ کر مبہوت ہو گئے۔

www.abulhasanalinadwi.org

خود کو بنانے کی فکر کریں

فارغ ہونے والے طلباء کو مخاطب کرتے ہوئے درد و سوز کے ساتھ فرمایا "زندگی بڑی بے رحم ہوتی ہے، اگر آپ میں کوئی امتیاز نہیں تو کوئی پرواہ نہیں کرتی کہ آپ زندہ رہیں یا مر جائیں، اور ایسے لوگوں کا کوئی چرچا نہیں ہوتا، بعض دفعہ مصائب زمانہ ان کو روند ڈالتے ہیں، اس وقت آپ دارالعلوم میں ہیں آپ کو اس کے فراہم کردہ وسائل کی اہمیت کا احساس نہیں لیکن جب یہ وسائل نہیں رہیں گے تو اس وقت احساس بے چین کیے رہے گا، امریکہ کے سابقہ صدر نیکسن کا مقولہ ہے کہ آدمی کو پہاڑ سے اترنے کے بعد محسوس ہوتا ہے کہ وہ کس بلندی پر تھا، لہٰذا اپنے کو بنانے کی فکر کریں، معلوم نہیں کیسا دور ہو، حالات بدلتے رہتے ہیں، کل کے حالات آج سے کتنے مختلف ہوں گے نہیں کہا جا سکتا، اس وقت باطل طاقتیں پوری طرح سرگرم ہیں، چیلنجوں کا انبار ہے، دنیا آج بھی آپ کے تابع ہے، بس شرط یہ ہے کہ بنیادیں مضبوط ہوں، قدیم صالح کے ساتھ جدید نافع بھی ہو، صحیح فہم و تدبر ہو اور منزل متعین ہو۔

www.abulhasanalinadwi.org

گیارھواں باب

ہدایات نافعہ

www.abulhasanalinadwi.org

ہدایات نافعہ

تعلیمات نبوی کی ضرورت

حضرت والا نے فرمایا کہ پیغمبر اسلام کی تعلیم اور پیغام جس نے آج سے چودہ سو سال قبل انسانی تاریخ میں ایک عظیم انقلاب برپا کیا، آج کی متمدن دنیا کے لیے بھی روشنی کا بڑا مینار ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے زندگی کے ان مسائل اور تقاضوں کے لیے جن سے آج کے انسان کو سامنا ہے، ایسی ہدایت عطا فرمائی ہے جن پر عمل کرنے سے اعتدال اور حسن خوبی کے ساتھ الجھنوں کو دور اور پیچیدگیوں کو بآسانی حل کیا جاسکتا ہے، آپ نے موجودہ زندگی کی مشکلات کو حل کرنے کے لیے ایسے اصول عطا فرمائے ہیں جن کی روشنی میں زندگی کا قافلہ اپنی پیچیدہ راہ کو بآسانی طے کرسکتا ہے، اور ایک ایسا فلاحی معاشرہ تعمیر کرسکتا ہے جو مساوات باہمی ہمدردی نیک نفسی، علم دوستی اور انسانی کمالات وصلاحیتوں سے صحیح استفادہ کی صفات سے مزین ہو۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آخری نصیحت

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اخوت انسانی، مساوات وتعاون اور ہمدردی کے سبق دیئے، بڑے چھوٹے کا فرق مٹایا، کمزور طبقات اور عورت کو طاقت اور عزت کا مقام عطا کیا، آپ اپنی زندگی کے آخری لمحات تک اس کی تاکید فرماتے رہے، آپ نے

www.abulhasanalinadwi.org

اپنی وفات سے قبل نصیحت کے جو آخری الفاظ فرمائے ان میں ایک طرف نماز کی پابندی کی تاکید فرمائی جو کہ حق خدا ہے اور دوسری طرف انسانی ملکیت میں آنے والے انسانوں کے ساتھ حسن سلوک کی تاکید کی جو کہ انسانی اخوت کا عظیم حق ہے، آپ نے فرمایا "اَلصَّلٰوۃُ وَمَا مَلَکَتْ اَیْمَانُکُمْ" حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر جب کہ آپ پر ایمان لانے والوں کا سب سے بڑا اجتماع تھا، یہ فرماتے ہوئے کہ دیکھو شاید اب میں تم سے نہ مل سکوں، اس لیے خود بھی سنو اور دوسروں تک پہنچاؤ۔

فضیلت و برتری صرف تقوی پر ہے

ہدایات کے اہم نقاط یہ تھے کہ دیکھو تم سب ایک آدم کی نسل سے ہو، خواہ کوئی عرب ہو یا غیر عرب، اگر کوئی کسی سے افضل و برتر ہوگا تو صرف تقوی اور خوف خدا کی بنیاد پر ہوگا، اور دیکھو تم میں سے کسی کا کسی کی جان اور اس کے مال و متاع پر قبضہ کرنا یا ضائع کرنا اس طرح ممنوع اور حرام ہے جس طرح ذی الحجہ کے مقدس مہینہ اور عرفہ کے مقدس دن اور مکہ کے مقدس شہر کی حرمت و تقدس کو نقصان پہنچانا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انسان کی عزت و حرمت کو مذہبی عزت و حرمت کا درجہ دے کر اخوت و مساوات انسان کا وہ عظیم اعلان فرمایا جس کی مثال ماقبل کی تاریخ میں نہیں ملتی، آپ شاید اپنی باطنی نگاہوں سے مستقبل کی دنیا اور اس کی ضرورتوں کو دیکھ رہے تھے، لہذا آپ انسان کو آئندہ کے پیش آمدہ مسائل کو حل کرنے کے لیے رہنمائی دے رہے تھے، آپ کالے گورے کی تقسیم ختم کر رہے تھے، انسان کے خود ساختہ چھوٹے بڑے کے پیمانوں کو توڑ رہے تھے، آپ نسلی امتیاز کی دیواروں کو

www.abulhasanalinadwi.org

گرار ہے تھے، آپ عربوں کے مجمع میں کھڑے ہو کر یہ عظیم بے غرضانہ اور منصفانہ اعلان کر رہے تھے، کہ عرب کو غیر عرب پر کوئی تفوق نہیں ہے، سوائے اس کے کہ اس میں خدا کا ڈر زیادہ ہو، ایک انسان پر دوسرے انسان کی جان و مال ویسی ہی قابل احترام ولحاظ ہے جیسی مذہبی تقدس کو رکھنے والی کوئی چیز۔

عہد حاضر کیلئے مساوات انسانی کا عظیم سبق

آپ نے انسان کو انسان پر حکومت کرنے کا حق صرف اس کی خدا ترسی اور صلاحیت کی بنا پر دیا ہے، اور رنگ ونسلی علاقائی تفوق کے پیمانوں کو توڑا ہے، آپ نے اپنے ماننے والوں کو حکم دیا کہ اپنے امیر کی اطاعت کرو خواہ وہ حیثیت کے لحاظ سے غلام اور رنگ کے لحاظ سے کالا ہو، یہ وہ اعلان تھا کہ اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ کسی اور نے دیا ہوتا، اور عربوں کے دل اسلامی طاقت کے سامنے جھک نہ گئے ہوتے تو کہنے والے کی گردن اس کے پہلے لفظ پر اڑا دی جاتی، یہ حقوق انسانی کا پہلا اعلان تھا جو آج کی دنیا میں اور قیامت تک آنے والی قوموں اور نسلوں کے لیے برابر روشنی کا مینار رہے گا، یہ صرف ایک اعلان ہی نہیں تھا بلکہ پوری انسانیت پر ایک احسان تھا، اس کی وجہ سے آپ کے ماننے والوں میں مساوات کی غیر معمولی روح پیدا ہوئی اور ان کی حکومتوں کی تاریخ میں ایسے وقفے بار بار آئے، آزاد قوموں پر غلام نسل کے لوگوں نے بھی حکومت کی اور ان کی اطاعت سے کسی نے اس بنیاد پر انکار نہیں کیا کہ وہ کم حیثیت کی نسل کے لوگ ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات میں عہد حاضر کے لیے جہاں مساوات انسانی کا

www.abulhasanalinadwi.org

یہ عظیم سبق ملتا ہے وہاں مذہب اور زندگی میں مساوات وہم آہنگی کا پیغام بھی ملتا ہے اور یہ پیغام بھی وہ تاریخی اور عظیم پیغام ہے جس کی مثال ماقبل کی تاریخ میں نہیں ملتی۔

زندگی میں دین و دنیا دونوں کی بھلائی مانگنی چاہیے

مذہب کے سلسلے میں دنیا میں ہمیشہ یہ تصور رہا ہے کہ وہ صرف عبادت اور دنیا سے بے تعلقی پر مبنی ہے، چنانچہ مذہبیت میں ترقی کے خواہشمند کے لیے یہ ضروری سمجھا جاتا رہا ہے کہ وہ دنیا سے حاصل ہونے والی راحت ولطف کی چیزوں سے زیادہ سے زیادہ بے تعلقی اختیار کرے لیکن پیغمبر اسلام حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے آکر یہ پیغام دیا کہ دنیا چھوڑنے کی ضرورت نہیں ہے، دنیا اور دین کو ملانے کی ضرورت ہے، آپ نے خدا کا یہ کلام سنایا "قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِينَةَ اللّٰهِ الَّتِي أَخْرَجَ لِعِبَادِهٖ وَالطَّيِّبٰتِ مِنَ الرِّزْقِ" (۱) جس کا مطلب یہ ہے کہ خدا نے یہ جو اچھی چیزیں اور رزق کا سامان اپنے بندوں کے لیے نکالا ہے، اس کو کون حرام کرتا ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن مجید کی یہ آیت سنائی "رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ" (۲) جس میں خدا سے آخرت میں بھلائی اور خوبی مانگنے کے ساتھ ساتھ دنیا کی بھلائی اور خوبی بھی مانگی گئی ہے، اور اس طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم وہ رہبر انسانیت ہیں جنھوں نے دین کے ساتھ دنیا کو اپنانے اور اختیار کرنے کی دعوت دی، آپ نے دین ودنیا کو اس طرح ملایا کہ نہ تو دنیا کو یہ شکایت کہ اس کی حق تلفی ہوتی ہے اور نہ دین کو نقصان کہ دنیا اس کو کم کرنے کے باعث بن رہی ہے۔

(۱) سورۂ اعراف آیت ۳۲۔ (۲) سورۂ بقرہ آیت ۲۰۱۔

www.abulhasanalinadwi.org

تقاضوں کو پورا کرنا بھی دین کا جزء ہے

آپ نے انسان کو زندگی گزارنے کا جو طریقہ بتایا وہ انسان کی فطری اور ضروری تقاضوں کی نہ صرف پوری رعایت دیتا ہے بلکہ اس کو شرعی اور مذہبی حیثیت عطا کرتا ہے، چنانچہ آپ نے فرمایا کہ تمہاری ذات کا تم پر حق ہے، تمہارے جسم کا تم پر حق ہے، آپ نے انسان کا اپنی ذات کے جائز تقاضوں کو پورا کرنا، اپنے جسم کے جائز تقاضوں کو پورا کرنا، اپنے گھر والی اور گھر والوں کے جائز تقاضوں کو پورا کرنا مذہب کا جزو قرار دیا اور وہ عمل جن کو انسان خالص دنیا داری کا عمل سمجھا کرتا تھا اور ان میں سے بعض بعض کو بالکل مذہب کے خلاف سمجھتا تھا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کے مطابق ان میں سے متعدد مذہب کے عمل قرار پائے۔

اسلام نفس کے جائز تقاضوں کو پورا کرنے کی اجازت دیتا ہے

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کا اگر اس روشنی میں مطالعہ کیا جائے تو نظر آئے گا کہ اس میں وہ تمام ضروری چیزیں ہیں جن سے دین و دنیا کی جامعیت کا پورا ثبوت ملتا ہے، آپ کی تعلیمات کی رو سے مذہب زندگی کی مجبوریوں اور ضروری تقاضوں کی صرف رعایت ہی نہیں کرتا بلکہ ان کو اپنی آغوش میں لے لیتا ہے، وہ زندگی سے صرف یہ مطالبہ کرتا ہے کہ وہ اپنے غیر ضروری تقاضوں اور رجحانات کو مذہب کی ہدایات کا پابند بنا دے وہ دولت پیدا کرنے کو منع نہیں کرتا، صرف اس کے بڑھانے کی ہوس کو پابند کرتا ہے، وہ نفس کے جائز تقاضوں کو پورا کرنے کی اجازت

www.abulhasanalinadwi.org

دیتا ہے؛ لیکن اس کے حدود بتاتا ہے، گھریلو زندگی اور آپس کے معاملات میں ضابطۂ اخلاق متعین کرتا ہے، غرض کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوری انسانیت بلکہ پوری دنیا پر احسان کیا اس کو ظالمانہ اور محدود طریقہ زندگی سے نجات دلائی جس میں وہ پڑ گئی تھی کہ ایکطرف وہ اہل دنیا جن کے سامنے سوائے اپنی اغراض اور دنیا کی لذتوں اور نعمتوں سے اندھا دھند فائدہ اٹھانے اور لطف اندوز ہونے کی کوئی صورت نہ تھی، اور دوسری طرف اہل دین تھے جو دنیا کے معمولی بلکہ ضروری منافع سے بھی فائدہ اٹھانا صحیح نہیں سمجھتے تھے؛ لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور آپ نے انسان کو مذہب اور دنیاوی زندگی کا ایک مشترک اور جامع نظام عطا کیا جس میں مذہب اور زندگی کے درمیان کوئی تضاد نہ تھا، بلکہ وہ دونوں نہایت خوبی کے ساتھ باہم ایک وحدت بن گئے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دو احسانات

پیغمبر اسلام حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ دو احسانات کہ آپ نے انسان اور انسان کے فرق کو دور کیا، اور مذہب اور زندگی کے مابین دوری اور اختلاف کو ختم کیا، وہ بڑے احسانات ہیں جن کے ذریعہ انسانیت کو تاریخ کی ظالمانہ اقدار سے نجات ملی، اس کے لیے انسانیت پیغمبر اسلام کی جتنی زیادہ ممنون ہو کم ہے۔

میرے پیارو! ہم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت کے اس مبارک موقع پر ان احسانات کو یاد کریں اور اپنی زندگی میں آپ کی عظیم تعلیمات سے روشنی پیدا کریں۔

www.abulhasanalinadwi.org

اتباع سنت کا معیار و تقاضا

اتباع سنت کا تقاضا یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشی کا کام کیا جائے اور ناخوشی سے بچا جائے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام کی پیروی کی جائے اور زندگیوں کو اس پیمانے میں ڈھالا جائے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ کے شب و روز کے حالات سے اور تکلیف و راحت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے طرز و طریقہ سے، عبادات و معاملات میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سچی محبت کا یہی معیار ہے کہ دیکھا جائے کہ ہماری زندگی میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ و سنت کی پیروی کہاں تک ہے، دعوی کرنا آسان ہے، محبت و تعلق کا لفظی اور دکھاوے کا اظہار آسان ہے، آدمی جس طرح اپنی بہت سی خواہشوں پر پیسے صرف کر دیتا ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کے دعوے اور دکھاوے پر بھی صرف کر دیتا ہے، روشنی جلسہ جلوس بھی آسان کام ہیں، اس میں دل بھی لگتا ہے اور مزہ بھی آتا ہے لیکن جس میں جی لگتا ہو اور معلوم ہو جائے کہ یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پسند کی بات نہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ طریقہ نہیں، پھر اس کو آدمی چھوڑ دے اور اس کے مزے سے اپنے کو بچائے یہی وہ مشکل کام ہے جو ہماری زندگی سے نکلتا ہے اور جو سنت ہے جس سے اللہ کے رسول خوش ہوں گے اسی کو اختیار کرے خواہ اس میں کوئی مزہ نہ ہو، کوئی دکھاوا نہ ہو۔

رسول اللہ کی اتباع میں ہماری کامیابی و نجات ہے

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشی اور خوشنودی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام پر عمل کر کے دکھانے سے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی پیروی سے ہوگی، ہم

www.abulhasanalinadwi.org

دیکھیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم خوشی کے موقعوں پر کیا کرتے تھے، رنج کے موقعوں پر کیا کرتے تھے، اپنے پروردگار کی عبادت اور اس کے احکام کی بجا آوری کیسے کرتے تھے، پھر بیویوں سے کیسے پیش آتے تھے، بچوں کے ساتھ کیا معاملہ تھا، کیسی رحم دلی تھی، کیسا اخلاق تھا، قرآن مجید میں فرمایا گیا ہے: "لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِمَنْ كَانَ يَرْجُو اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الآخِرَ وَذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيرًا" (۱) یعنی تمہارے لئے اللہ کے رسول میں اچھا نمونہ ہے، یہ اس شخص کے لئے جو اللہ سے امید قائم کرتا ہے اور آخرت میں امید کرتا ہے اور اس نے اللہ کو بہت یاد کیا، اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت واطاعت اور ان کے اعمال واخلاق کو اپنی زندگی کے لئے نمونہ بنانا ہی اللہ پاک وبرتر سے محبت اور مقبولیت کا ذریعہ قرار دیا گیا ہے، قرآن مجید میں فرمایا گیا" قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ" (۲) اس لئے ہم مسلمانوں کو اپنی اپنی زندگی کا جائزہ لیتے رہنا چاہئے کہ ہم اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے واقعی محبت کرتے ہیں یا ہم کو شیطان دھوکہ دے رہا ہے، اور ہم سب انسانوں کو ہمارے پروردگار نے حکم دیا کہ اس عظیم اور رحمۃ للعالمین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کریں اس میں ہماری کامیابی اور نجات ہے۔

---

(۱) سورۂ احزاب آیت ۲۱۔ (۲) سورۂ آل عمران آیت ۳۱۔

www.abulhasanalinadwi.org

مرکز احیاء الفکر الاسلامی

وقت کی اہم ضرورت

﴿ایک دعوت، ایک تحریک، ایک کارواں﴾

مرکز احیاء الفکر الاسلامی ایک دینی، دعوتی، فکری، اصلاحی، ادبی، ثقافتی، تعلیمی اور جامع عالمی ادارہ ہے، جس کا قیام علماء حق دیوبند، سہارنپور اور لکھنؤ کی سرپرستی میں قرآن وحدیث اور اسلامی فکر کی دعوت وتبلیغ اور اشاعت کے لیے عمل میں آیا، تاکہ قوم کے اندر صحیح اسلامی روح وفکر اور دینی بیداری وحمیت پیدا کی جائے، عصر حاضر کے اسلوب میں اسلامی کتب دینی پمفلٹ اور دعوتی وفکری اور ادبی لٹریچر ورسائل تیار کر کے دنیا کے مختلف زبانوں میں شائع کیے جائیں، انٹر، ہائی اسکول پاس اور جدید تعلیم یافتہ حضرات نیز لڑکوں اور لڑکیوں کو الگ الگ پانچ سال کی قلیل مدت میں خصوصی کورس کے ذریعے عالم دین بنایا جائے اور مساجد ومکاتب قائم کیے جائیں نیز اسلامی شفاخانوں کا قیام کیا جائے تاکہ نادار طلبہ کے ساتھ غرباء اور مساکین کا علاج مفت اور اطمینان بخش ہو سکے، فرق ضالہ اور برادران وطن غیر مسلموں کو اسلام کی دعوت پیش کی جائے، اور ان کے سامنے اس کی ہمہ گیری اور پوری انسانی برادری کے لیے باعث رحمت بتایا جائے، اور پیام انسانیت پیش کیا جائے۔

ان مقاصد کی تکمیل کے لیے مرکز کے دائرہ کار کو مندرجہ ذیل شعبوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔

۱- جامعة الامام ابی الحسن الاسلامية ۲- جامعة فاطمة الزهراء للبنات

۳-مرکز الامام ابی الحسن للدعوة والبحوث الاسلامية ۴-اے ایس پبلک اسکول

۵-ڈپلومہ ان انگلش لینگویج اینڈ لٹریچر ۶- مکتبة الامام ابی الحسن العامة

۷- جمعية اصلاح البيان ۸- دعوت وارشاد ۹- دار الافتاء

۱۰-شعبۂ کمپوٹر ۱۱- مجلس صحافت اسلامیہ ۱۲- دار البحوث والنشر

ملت کے دردمند حضرات سے مخلصانہ اپیل ہے کہ وہ مرکز کا ہر طرح کا تعاون فرما کر عنداللہ ماجور ہوں

مرکز احیاء الفکر الاسلامی، مظفر آباد، سہارنپور، یوپی، انڈیا، فون: 09719831058

www.abulhasanalinadwi.org